حصن المسلم

کتاب و سنت کے اذکار

تالیف:
ڈاکٹر سعید بن علی بن وهف القحطانی

حرمین
رئاسة الشؤون الدينية
بالمسجد الحرام والمسجد النبوي

حصن المسلم

من أذكار الكتاب والسنة

ⓗ جمعية أصول للمحتوى الدعوي ، ١٤٤٦ هـ

القحطاني ، الدكتور سعيد بن علي بن وهف

حصن المسلم من أذكار الكتاب والسنة باللغة الأردية. / الدكتور سعيد بن علي بن وهف القحطاني – ط ١. .- الرياض ، ١٤٤٦ هـ

١٧٦ ص؛ ١٢ X ١٧ سم

رقم الإيداع: ١٧٠٥١ / ١٤٤٦

ردمك: ٥- ٠١- ٨٥٣٧- ٦٠٣- ٩٧٨

جمعية أصول
Osoul Foundation for Da'w

حرمين
رئاسة الشؤون الدينية
بالمسجد الحرام والمسجد النبوي

حصن المسلم

من أذكار الكتاب والسنة

الفقير إلى الله تعالى
د. سعيد بن عليّ بن وهف القحطاني

بسم الله الرحمن الرحيم

تقدیم

یقیناً تمام تعریفیں اللہ کے لیے سزاوار ہیں، ہم اس کی تعریف بیان کرتے ہیں، اسی سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں، ہم اپنے نفسوں اور بُرے اعمال کے شر سے اُسی کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ تعالی ہدایت دے، اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی راہ نہیں دکھا سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ بر حق نہیں۔ وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالی ڈھیروں درود و سلام نازل فرمائے آپ پر، آپ کے اہل خانہ اور اولاد پر، آپ کے اصحاب پر اور قیامت تک بھلائی کے ساتھ آپ کے اصحاب کی پیروی کرنے والوں پر ۔ امّا بعد:

یہ مختصر کتاب میری ایک دوسری کتاب «الذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ وَالعِلَاجُ بِالرُّقَى مِنَ الكِتَابِ وَالسُّنَّةِ»(۱) کی تلخیص ہے جس کے اندر میں نے صرف ذکر اور دعا کی قسم کو مختصراً پیش کیا ہے تاکہ اسے سفر میں ساتھ رکھنا آسان ہو۔

(۱) مذکورہ اصل کتاب اس میں درج احادیث کی تفصیلی تخریج کے ساتھ چار جلدوں میں چھپ چکی ہے، پہلی اور دوسری جلد میں اذکار (حصن المسلم) ہیں۔

اس کتاب میں میں نے ذکر اور دعا کے متن پر اکتفا کیا ہے اور اصل کتاب میں موجود حوالہ جات میں سے صرف ایک دو حوالوں کو ذکر کیا ہے، جسے صحابی (راوی) کا نام جاننے یا مزید تخریج کی ضرورت ہو وہ اصل کتاب کی طرف رجوع کرلے۔ میں اللہ عزو جل کے اسماء حسنی اور صفات علیا کے واسطہ سے اس سے دعا گو ہوں کہ وہ اس عمل کو اپنے شرف وعزت والے چہرہ کے لیے خالص بنائے، اس سے مجھے میری زندگی میں اور میرے مرنے کے بعد بھی فائدہ پہنچائے، اور جو بھی اس کتاب کو پڑھے یا شائع کرے یا اس کی اشاعت کا ذریعہ بنے اسے اس کے لیے فائدہ مند بنائے، بیشک اللہ سبحانہ ہی اس کا مالک اور اس پر قادر ہے۔اللہ تعالی درود و سلام نازل فرمائے ہمارے نبی محمد ﷺ پر، آپ کے اہل خانہ اور اولاد پر، آپ کے اصحاب پر اور قیامت تک بھلائی کے ساتھ آپ کے اصحاب کی پیروی کرنے والوں پر۔

مؤلف

تحریر کردہ: ماہ صفر ۱۴۰۹۔

ذکر کی فضیلت

اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿فَٱذۡكُرُونِيٓ أَذۡكُرۡكُمۡ وَٱشۡكُرُواْ لِي وَلَا تَكۡفُرُونِ﴾[1]، ”تم مجھے یاد کرو، میں تمھیں یاد کروں گا اور تم میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔“

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱذۡكُرُواْ ٱللَّهَ ذِكۡرٗا كَثِيرٗا﴾[2]، ”اے ایمان والو! تم اللہ کو کثرت سے یاد کرو۔“

﴿وَٱلذَّٰكِرِينَ ٱللَّهَ كَثِيرٗا وَٱلذَّٰكِرَٰتِ أَعَدَّ ٱللَّهُ لَهُم مَّغۡفِرَةٗ وَأَجۡرًا عَظِيمٗا﴾[3]، ”اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور بہت یاد کرنے والی عورتیں، اللہ نے ان کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔“

﴿وَٱذۡكُر رَّبَّكَ فِي نَفۡسِكَ تَضَرُّعٗا وَخِيفَةٗ وَدُونَ ٱلۡجَهۡرِ مِنَ ٱلۡقَوۡلِ بِٱلۡغُدُوِّ وَٱلۡأٓصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ ٱلۡغَٰفِلِينَ﴾[4]، ”اور (اے نبی!) اپنے رب کو صبح وشام اپنے دل میں یاد کیجیے، عاجزی سے اور ڈرتے ہوئے، پست اور ہلکی آواز سے، اور آپ غافلوں میں (شامل) نہ ہوں۔“

(۱) سورۃ البقرۃ، آیت: ۱۵۲۔ (۲) سورۃ الأحزاب، آیت: ۴۱۔
(۳) سورۃ الأحزاب، آیت: ۳۵۔ (۴) سورۃ الأعراف، آیت: ۲۰۵۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور (اس کی) جو اپنے رب کا ذکر نہیں کرتا ایسے ہے جیسے زندہ اور مردہ شخص۔“(۱)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمھیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمھارے سب اعمال سے بہتر ہے اور تمھارے شہنشاہ کے ہاں سب سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمھارے درجات میں سب سے زیادہ بلند ہے اور تمھارے لیے سونا اورچاندی صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور تمھارے لیے اس سے بھی زیادہ بہتر ہے کہ تمھارا مقابلہ تمھارے دشمن کے ساتھ ہو اور تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمھاری گردنیں اڑائیں؟“ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں! (ایسا عمل تو ضرور بتائیے) آپ نے فرمایا: ”(وہ ہے) اللہ تعالیٰ کا ذکر۔“(۲)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے اس یقین کے مطابق ہوں جو وہ میری بابت رکھتا ہے اور میں

(۱) صحیح بخاری مع فتح الباری: ۱۱/ ۲۰۸، حدیث: ۶۴۰۷، صحیح مسلم: ۱/ ۵۳۹، حدیث: ۷۷۹، الفاظ «مَثَلُ البَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ وَالبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ مَثَلُ الحَيِّ وَالمَيِّتِ» ”اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا، زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔“: ۱/۵۳۹۔

(۲) جامع الترمذی: ۵/ ۴۵۹، حدیث: ۳۳۷۷، اور ابن ماجہ: ۲/ ۱۲۴، حدیث: ۳۷۹۰، اور دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۲/ ۳۱۶، اور صحیح جامع الترمذی: ۳/ ۱۳۹۔

اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے کسی محفل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے ایسی محفل میں یاد کرتا ہوں جو اس کی محفل سے زیادہ بہتر ہے اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آئے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب آتاہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آئے تو میں اس کے دونوں بازوؤں کے پھیلاؤ کے برابر قریب آتا ہوں اور اگر وہ چلتا ہوا میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس آتا ہوں۔"(۱)

عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام کے احکام وقوانین تو میرے لیے بہت ہیں، کچھ تھوڑی سی چیزیں مجھے بتا دیجئے جن پر میں (مضبوطی) سے جما رہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمھاری زبان ہر وقت اللہ کی یاد اور ذکر سے تر رہے۔"(۲)

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اللہ کی کتاب (قرآن) سے

(۱) صحیح بخاری: ۸/ ۱۷۱، حدیث: ۷۴۰۵، صحیح مسلم: ۴/ ۲۰۶۱، حدیث: ۲۶۷۵، اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

(۲) جامع الترمذی: ۵/ ۴۵۸، حدیث: ۳۳۷۵، ابن ماجہ: ۲/ ۳۷۹۳، حدیث: ۱۲۴۶، اور امام البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترمذی: ۳/۱۳۹، اور صحیح ابن ماجہ: ۲/۳۱۷ میں اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

ایک حرف پڑھے تو اس کے لیے اس کے بدلے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی (کا اجر) اس جیسی دس نیکیوں کے برابر ہے، میں نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔"(۱)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکل کر تشریف لائے۔ ہم صفہ (چبوترے) پر موجود تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ روزانہ صبح بطحان یا عقیق (کی وادی) میں جائے اور وہاں سے بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے دو بڑے بڑے کوہانوں والی اونٹنیاں لائے؟" ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سب کو یہ بات پسند ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پھر تم میں سے صبح کوئی شخص مسجد میں کیوں نہیں جاتا کہ وہ اللہ کی کتاب کی دو آیتیں سیکھے یا ان کی قراءت کرے تو یہ اس کے لئے دو اونٹنیوں (کے حصول) سے بہتر ہے اور تین آیات تین اونٹنیوں سے بہتر اور چار آیتیں اس کے لئے چار سے بہتر ہیں اور (آیتوں کی تعداد جو بھی ہو) اونٹوں کی اتنی تعداد سے بہتر ہے۔"(۲)

(۱) جامع الترمذی: ۵/ ۱۷۵، حدیث: ۲۹۱۰، اور امام البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترمذی: ۳/۹، اور صحیح الجامع الصغیر: ۵/۳۴۰ میں اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۲) صحیح مسلم: ۱/۵۵۳، حدیث نمبر: ۸۰۳

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی ایسی جگہ بیٹھا جس میں اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا تو وہ (نشست) اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے باعثِ نقصان ہوگی اور جو شخص کسی ایسی جگہ لیٹا جہاں اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا تو وہ (لیٹنا) اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے باعثِ نقصان ہو گا۔“(۱)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ جب کسی ایسی محفل میں بیٹھیں جس میں وہ نہ اللہ کو یاد کریں اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجیں تو وہ (محفل) ان کے لیے باعثِ نقصان ہوگی، پھر اگر (اللہ تعالیٰ) چاہے تو انھیں عذاب دے اور اگر چاہے تو انھیں معاف کر دے۔“(۲)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ کسی مجلس سے اٹھتے ہیں جس میں وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے تو وہ مردہ گدھے کی بدبودار لاش جیسی چیز سے اٹھتے ہیں اور (یہ عمل) ان کے لیے حسرت کا باعث ہو گا۔“(۳)

---

(۱) سنن ابی داود: ۴/ ۲۶۴، حدیث: ۴۸۵۶، وغیرہ، اور دیکھیے: صحیح الجامع ۵/ ۳۴۲۔
(۲) جامع الترمذی: ۵/ ۴۶۱، حدیث: ۳۳۸۰، اور دیکھیے: صحیح الترمذی، ۳/ ۱۴۰۔
(۳) سنن ابی داود: ۴/ ۲۶۴، حدیث: ۴۸۵۵، مسند احمد: ۲/ ۳۸۹، حدیث: ۱۰۶۸۰، اور دیکھیے: صحیح الجامع: ۵/ ۱۷۶۔

١ نیند سے بیدار ہونے کے اذکار

١-(١) «الحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ».

”ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں زندہ کیا بعد اس کے کہ اس نے ہمیں ماردیا تھا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔“[(١)]

٢-(٢) «لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ، وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ العَلِيِّ العَظِيمِ، رَبِّ اغْفِرْ لِي».

”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے، اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے،اور (برائی سے بچنے کی) ہمت ہے نہ (نیکی کرنے کی) طاقت مگر بلندی اور عظمت والے اللہ ہی کی توفیق سے، اے میرے رب! مجھے بخش دے۔“[(٢)]

(١) صحیح بخاری مع فتح الباری: ١١/ ١١٣، حدیث: ٦٣١٤، صحیح مسلم: ٤/ ٢٠٨٣، حدیث: ٢٧١١۔

(٢) جو شخص (رات کو کسی وقت بیدار ہوکر) یہ کلمات کہے اسے بخش دیا جاتا ہے،اگر کوئی دعا کرے تو وہ قبول ہوتی ہے، پھر اگر وضو کرکے نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہوتی ہے۔

۳-(۳) «الحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي، وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِي، وَأَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ».

”ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے جسمانی عافیت دی اور مجھ پر میری روح لوٹادی اور مجھے اپنی یاد کی اجازت دی۔“(۱)

۴-(۴) ”﴿إِنَّ فِي خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ لَءَايَٰتٍ لِّأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ﴾ ”بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں (ان لوگوں کے لیے) عظیم نشانیاں ہیں جو صاحبِ عقل و دانش ہیں۔“ ﴿ٱلَّذِينَ يَذْكُرُونَ ٱللَّهَ قِيَٰمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِى خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَٰطِلًا سُبْحَٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ﴾ ”وہ لوگ جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں غور وفکر کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) اے ہمارے رب! تو نے اس (سب کچھ) کو بے فائدہ نہیں بنایا۔ تو پاک ہے، پس تو ہمیں عذابِ دوزخ سے بچانا۔“ ﴿رَبَّنَآ إِنَّكَ مَن تُدْخِلِ ٱلنَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُۥ ۖ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنْ

صحیح بخاری مع فتح الباری ۳/ ۳۹، حدیث: ۱۱۵۴، وغیرہ، الفاظ ابن ماجہ کے ہیں، دیکھیے: صحیح ابن ماجہ، ۲/ ۳۳۵۔

(۱) جامع الترمذی: ۵/ ۴۷۳، حدیث: ۳۴۰۱، اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ۳/ ۱۴۴۔

أَنصَارٍ﴾ "اے ہمارے پروردگار! بے شک جسے تو دوزخ میں ڈال دے، اسے یقیناً تو نے رسوا کر دیا، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔" ﴿رَّبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِيٗا يُنَادِي لِلۡإِيمَٰنِ أَنۡ ءَامِنُواْ بِرَبِّكُمۡ فَـَٔامَنَّاۚ رَبَّنَا فَٱغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرۡ عَنَّا سَيِّـَٔاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ ٱلۡأَبۡرَارِ﴾ "اے ہمارے رب! بے شک ہم نے ایک منادی کو ایمان کا اعلان کرتے ہوئے سنا کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ، تو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب! پس تو ہمارے گناہ معاف فرمادے اور ہم سے ہماری سب برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیک بندوں کے ساتھ موت دے۔" ﴿رَبَّنَا وَءَاتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخۡزِنَا يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِۗ إِنَّكَ لَا تُخۡلِفُ ٱلۡمِيعَادَ﴾ "یا رب! ہمیں وہ کچھ عنایت فرما جس کا تو نے اپنے رسولوں کے ذریعے سے ہم سے وعدہ فرمایا تھا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا، بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔" ﴿فَٱسۡتَجَابَ لَهُمۡ رَبُّهُمۡ أَنِّي لَآ أُضِيعُ عَمَلَ عَٰمِلٖ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوۡ أُنثَىٰۖ بَعۡضُكُم مِّنۢ بَعۡضٖۖ فَٱلَّذِينَ هَاجَرُواْ وَأُخۡرِجُواْ مِن دِيَٰرِهِمۡ وَأُوذُواْ فِي سَبِيلِي وَقَٰتَلُواْ وَقُتِلُواْ لَأُكَفِّرَنَّ عَنۡهُمۡ سَيِّـَٔاتِهِمۡ وَلَأُدۡخِلَنَّهُمۡ جَنَّٰتٖ تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ ثَوَابٗا مِّنۡ عِندِ ٱللَّهِۚ وَٱللَّهُ عِندَهُۥ حُسۡنُ ٱلثَّوَابِ﴾ "پس ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول فرمالی کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے

کا عمل ضائع نہیں کرتا، مرد ہو یا عورت، تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو، لہٰذا جنھوں نے ہجرت کی اور جنھیں ان کے گھروں سے نکال دیا گیا اور انھیں میری راہ میں تکلیف دی گئی اور وہ لڑے اور شہید کردیے گئے تو میں ضرور ان سے ان کی برائیاں دور کروں گا اور یقیناً انھیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، (یہ سب کچھ) اللہ کی طرف سے صلے کے طور پر ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بہترین صلہ ہے۔" ﴿لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ فِي ٱلْبِلَٰدِ﴾ "تمھیں کافروں کا شہروں میں گھومنا پھرنا ہرگز دھوکا نہ دے۔" ﴿مَتَٰعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَىٰهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ ٱلْمِهَادُ﴾ "یہ فائدہ تو معمولی ہے، اس کے بعد ان کا ٹھکانا تو جہنم ہے اور وہ بری جگہ ہے۔" ﴿لَٰكِنِ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْاْ رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّٰتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ ۗ وَمَا عِندَ ٱللَّهِ خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ﴾ "تاہم جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے، ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے (یہ سب کچھ) اللہ کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے، وہ نیکوں کے لیے بہت بہتر ہے۔" ﴿وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ لَمَن يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِمْ خَٰشِعِينَ لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۗ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ

﴿ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴾ ”اور یقیناً کچھ اہلِ کتاب ایسے ہیں جو اللہ پر اور جو کچھ تمھاری طرف نازل کیا گیا اور جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا، اس پر ایمان لاتے ہیں، وہ اللہ کے سامنے جھکنے والے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو معمولی قیمت کے عوض نہیں بیچتے۔ یہی لوگ ہیں جن کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے، بے شک اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔“ ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱصْبِرُواْ وَصَابِرُواْ وَرَابِطُواْ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾[١]. ”اے ایمان والو! صبر کرو، (مقابلے کے وقت) ثابت قدم رہو اور مورچہ بند ہو کر تیار رہو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔“

٢ لباس پہننے کی دعا

٥- «الحَمْدُ لِلهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا (الثَّوْبَ)، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ...».

”ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے یہ (لباس) پہنایا اور مجھے میری ذاتی قوت اور طاقت کے بغیر یہ عطا کیا۔“[٢]

(١) سورۂ آل عمران، آیت: ١٩٠-٢٠٠، صحیح بخاری مع الفتح: ٨/ ٣٣٧، حدیث: ٤٥٦٩، و مسلم: ١/ ٥٣٠، حدیث: ٢٥٦۔

(٢) سنن نسائی کے علاوہ تمام اصحابِ سنن نے اس کو روایت کیا ہے، سنن ابو داود، حدیث:

۳ نیا لباس پہننے کی دعا

۶- «اللّٰهُمَّ لَكَ الحَمْدُ؛ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ».

"اے اللہ! تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے، تجھی نے مجھے یہ پہنایا، میں تجھی سے سوال کرتاہوں اس کی بھلائی کا اور اس کام کی بھلائی کا جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے اور اس کام کے شر سے جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے۔"[1]

۴ نیا لباس پہننے والے کے لیے دعا

۷-(۱) «تُبْلِي وَيُخْلِفُ اللّٰهُ تَعَالَى».

"تم اسے بوسیدہ کرو اور اللہ تعالیٰ (تمھیں) اس کے عوض اور دے۔"[2]

۴۰۲۳، جامع الترمذی، حدیث: ۳۴۵۸، ابن ماجہ، حدیث: ۳۲۸۵، اور إرواء الغلیل: ۷/۴۷ میں امام البانی نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

(۱) سنن ابو داود، حدیث: ۴۰۲۰، جامع الترمذی: حدیث: ۱۷۶۷، بغوي: ۱۲/ ۴۰، اور دیکھیے: مختصر شمائل الترمذی للالبانی، ص۴۷۔

(۲) سنن ابی داود ۴/ ۴۱، حدیث: ۴۰۲۰، اور دیکھیے: صحیح ابی داود: ۲/ ۷۶۰۔

٨-(٢) «اِلبَسْ جَدِيدًا، وَعِشْ حَمِيدًا، وَمُتْ شَهِيدًا».

”نیا لباس پہنو اور قابلِ تعریف زندگی بسر کرو اور تم شہید بن کر فوت ہو۔“(١)

٥ لباس اتارتے وقت کیا پڑھے ؟

٩- «بِاسْمِ اللّٰهِ».

”اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ۔“(٢)

٦ بیت الخلا میں داخل ہونے کی دعا

١٠- «[بِاسْمِ اللّٰهِ]، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ».

”[اللہ کے نام کے ساتھ] اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں خبیثوں اور خبیثنیوں سے۔“(٣)

(١) ابن ماجہ ٢/ ١١٧٨، حدیث: ٣٥٥٨، بغوي ١٢/ ٤١، اور دیکھیے: صحیح ابن ماجہ ٢/ ٢٧٥۔
(٢) جامع الترمذی: ٢/ ٥٠٥، حدیث: ٦٠٦، وغیرہ، دیکھیے: اِرواء الغلیل، حدیث: ٥٠، اور صحیح الجامع: ٣/ ٢٠٣۔
(٣) صحیح بخاری: ١/ ٤٥، حدیث: ١٤٢، ومسلم: ١/ ٢٨٣، حدیث: ٣٧٥، شروع میں: «بسم اللہ» کی زیادتی سعید بن منصور نے بیان کی ہے، دیکھیے: فتح الباري ١/ ٢٤٤۔

۷ بیت الخلا سے نکلنے کی دعا

۱۱- «غُفْرَانَكَ».

”(اے اللہ! میں) تیری بخشش (چاہتا ہوں۔)“(۱)

۸ وضو سے پہلے کا ذکر

۱۲- «بِاسْمِ اللّٰهِ».

”اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ۔“(۲)

۹ وضو کے بعد کا ذکر

۱۳-(۱) «أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ...».

(۱) سنن نسائی کے علاوہ تمام اصحابِ سنن نے اس کو روایت کیا ہے، اور امام نسائی نے عمل الیوم واللیلۃ میں اس کو ذکر کیا ہے حدیث: ۷۹، سنن ابو داود، حدیث: ۳۰، جامع الترمذی، حدیث: ۷، ابن ماجہ، حدیث: ۳۰۰، اور امام البانی نے صحیح سنن ابی داود: ۱/ ۱۹ میں اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۲) سنن ابو داود، حدیث: ۱۰۱، ابن ماجہ، حدیث: ۳۹۷، احمد، حدیث: ۹۴۱۸، اور دیکھیے: اِرواء الغلیل ۱/۱۲۲۔

”میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اوراس کے رسول ہیں۔“(۱)

۱۴-(۲) «اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ».

”اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں سے بنادے اور مجھے پاک صاف رہنے والوں میں سے کردے۔“(۲)

۱۵-(۳) «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ».

”پاک ہے تو اے اللہ! اپنی تعریفوں کے ساتھ، میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔“(۳)

۱۰ گھر سے نکلتے وقت کا ذکر

۱۶-(۱) «بِاسْمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ».

(۱) صحیح مسلم: ۱/۲۰۹، حدیث نمبر: ۲۳۴

(۲) جامع الترمذی: ۱/ ۷۸، حدیث: ۵۵، اور دیکھیے: صحیح الترمذی، ۱/ ۱۸۔

(۳) نسائی، عمل الیوم واللیلۃ، ص ۱۷۳، دیکھیں: إرواء الغلیل: ۱/ ۱۳۵، ۳/ ۹۴

”(میں اس گھر سے) اللہ کے نام کے ساتھ (نکل رہاہوں) میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور گناہ سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق سے۔“(١)

١٧-(٢) «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ».

”اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں (اس بات سے) کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کردیا جائے، یا میں پھسل جاؤں یا مجھے پھسلا دیا جائے، یا میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں یا میرے ساتھ جہالت سے پیش آیا جائے۔“(٢)

١١ گھر میں داخل ہوتے وقت کا ذکر

١٨- «بِاسْمِ اللهِ وَلَجْنَا، وَبِاسْمِ اللهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا، ثُمَّ لْيُسَلِّمْ عَلَى أَهْلِهِ».

(١) سنن ابو داود: ٤/ ٣٢٥، حدیث: ٥٠٩٥، جامع الترمذی: ٥/ ٤٩٠، حدیث: ٣٤٢٦، اور دیکھیے: صحیح الترمذی ٣/١٥١۔

(٢) اصحابِ سنن: سنن ابو داود، حدیث: ٥٠٩٤، جامع الترمذی، حدیث: ٣٤٢٧، النسائی، حدیث: ٥٥٠١، ابن ماجہ، حدیث: ٣٨٨٤، اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ٣/١٥٢، صحیح ابن ماجہ: ٢/٣٣٦۔

”اللہ کے نام کے ساتھ ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اللہ ہی کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور اپنے رب ہی پر ہم نے توکل کیا، پھر اپنے اہل خانہ کو سلام کرے۔“(۱)

۱۲ مسجد کی طرف جانے کی دعا

۱۹- «اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي لِسَانِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَمِنْ فَوْقِي نُورًا، وَمِنْ تَحْتِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ شِمَالِي نُورًا، وَمِنْ أَمَامِي نُورًا، وَمِنْ خَلْفِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا، وَأَعْظِمْ لِي نُورًا، وَعَظِّمْ لِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا، وَاجْعَلْنِي نُورًا، اللّٰهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي عَصَبِي نُورًا، وَفِي لَحْمِي نُورًا، وَفِي دَمِي نُورًا، وَفِي شَعْرِي نُورًا، وَفِي بَشَرِي نُورًا».

”اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرمادے اور میری زبان میں بھی نور، میرے کانوں میں بھی نور اور میری نگاہ میں بھی نور، میرے اوپر بھی نور اور میرے نیچے بھی نور، میرے دائیں بھی

(۱) سنن ابو داود: ۴/ ۳۲۵، حدیث: ۵۰۹۶، علامہ ابن باز نے (تحفۃ الاخیار) ص۲۸ میں اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے، اور صحیح مسلم کی روایت ہے: «جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے اور کھانا کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو شیطان اپنے ساتھی شیطانوں سے کہتا ہے کہ تمہارے لیے یہاں رات گزارنے کی جگہ نہیں ہے اور نہ رات کا کھانا ہے۔»، مسلم، حدیث: ۲۰۱۸۔

نور اور میرے بائیں بھی نور، میرے سامنے بھی نور اور میرے پیچھے بھی نور، اور میرے نفس میں بھی نور پیدا فرمادے اور خوب زیادہ کر میرے نور کو، مجھے بہت زیادہ نور عطا کر اور میرے لیے (ہر طرف) نور کردے اور مجھے نور (مجسم) بنادے، اے اللہ! مجھے نور عطا کر اور میرے پٹھے میں نور کردے اور میرے گوشت میں بھی اور میرے خون میں بھی اور میرے بالوں میں بھی اور میری جلد میں بھی نور کردے۔"(۱)

«[اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَبْرِي... وَنُورًا فِي عِظَامِي]»، [«وَزِدْنِي نُورًا، وَزِدْنِي نُورًا، وَزِدْنِي نُورًا»]، [«وَهَبْ لِي نُورًا عَلَى نُورٍ»].

"اے اللہ! میرے لیے میری قبر میں نور کردے اور میری ہڈیوں میں بھی۔"(۲) "اور میرا نور زیادہ کر اور میرا نور زیادہ فرما میرا نور مزید سے مزید تر کردے۔"(۳) "اور مجھے نور پر نور عطا فرما۔"(۴)

(۱) دیکھیے یہ تمام الفاظ صحیح بخاری میں ۱۱/ ۱۱۶، حدیث: ۶۳۱۶، ومسلم: ۱/ ۵۲۶، ۵۲۹، و۵۳۰، حدیث: ۷۶۳۔

(۲) سنن ترمذی' ۵/ ۴۸۳' حدیث نمبر: ۳۴۱۹

(۳) امام بخاری نے اسے الأدب المفرد میں روایت کیا ہے، حدیث: ۶۹۵، ص۲۵۸ اور امام البانی نے صحیح الأدب المفرد میں اس کو صحیح کہا ہے، حدیث: ۵۳۶۔

(۴) اسے ابن حجر نے فتح الباری میں ذکر فرمایا اور اسے ابن ابی عاصم کی طرف منسوب کیا ہے کہ انہوں نے اسے کتاب الدعا میں ذکر فرمایا ہے۔ دیکھیے فتح الباری: ۱۱/۱۱۸، اور فرمایا مختلف روایات سے پچیس خصلتیں جمع ہو گئیں ہیں۔

۱۳ مسجد میں داخل ہونے کی دعا

۲۰- «يَبْدَأُ بِرِجْلِهِ اليُمْنَى»، وَيَقُولُ: «أَعُوذُ بِاللّٰهِ العَظِيمِ، وَبِوَجْهِهِ الكَرِيمِ، وَسُلْطَانِهِ القَدِيمِ، مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ»، [بِاسْمِ اللّٰهِ، وَالصَّلَاةُ] [وَالسَّلَامُ عَلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ]، «اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ».

(پہلے دایاں پاؤں اندر رکھیں)[۱] اور کہیں: ”میں عظمت والے اللہ کی، اس کے عزت وشرف والے چہرے اور اس کی قدیم سلطنت کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔“[۲] اللہ کے نام کے ساتھ (داخل ہوتا ہوں) اور درود[۳] و سلام ہو رسول اللہ ﷺ پر۔[۴] ”اے

(۱) ایسا اس لئے کیا جائے گا کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ کی سنتوں میں سے ایک سنت یہ ہے کہ جب تم مسجد میں داخل ہونے لگو تو پہلے دایاں پاؤں اندر رکھو اور باہر نکلنے لگو تو پہلے بایاں پاؤں باہر رکھو۔“ حاکم ۱/ ۲۱۸، اور امام حاکم نے اسے امام مسلم کی شرط پر صحیح کہا اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے، بیہقی: ۲/ ۴۴۲، اور امام البانی نے سلسلة الأحاديث الصحيحة میں اس کو حسن قرار دیا ہے: ۵/ ۶۲۴، حدیث: ۲۴۷۸۔

(۲) سنن ابو داود، حدیث: ۴۶۶، اور دیکھیے: صحیح الجامع، حدیث: ۴۵۹۱۔

(۳) ابن السنی، حدیث: ۸۸، اور امام الالبانی نے الثمر المستطاب میں اس کو حسن قرار دیا ہے، ص ۶۰۷۔

(۴) سنن ابو داود: ۱/ ۱۲۶، حدیث: ۴۶۵، اور دیکھیے: صحیح الجامع: ۱/۵۲۸۔

اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“(۱)

۱۴ مسجد سے نکلنے کی دعا

۲۱- «يَبْدَأُ بِرِجْلِهِ الْيُسْرَى»، وَيَقُولُ: «بِاسْمِ اللّٰهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ، اللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ».

«پہلے اپنا بایاں پاؤں باہر رکھے»(۲) اور یہ دعا پڑھے: ”شروع اللہ کے نام سے ’ درود وسلام نازل ہو اللہ کے رسول پر ’ اے اللہ ہم تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتے ہیں ’ اے اللہ ’ مجھے مردود شیطان سے محفوظ رکھ۔“(۳)

(۱) مسلم: ۱/ ۴۹۴، حدیث: ۷۱۳، سنن ابن ماجہ میں حدیث فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ دعا مروی ہے: «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ»، ”اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“ امام البانی نے اس کے شواہد کی وجہ سے اسے صحیح کہا ہے۔ دیکھیے: صحیح ابن ماجہ؛ ۱/۱۲۸-۱۲۹۔

(۲) حاکم: ۱/ ۲۱۸، بیہقی: ۲/ ۴۴۲، اور امام البانی نے سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ میں اس کو حسن قرار دیا ہے ۵/ ۶۲۴، حدیث: ۲۴۷۸۔ اس کی تخریج گزرچکی ہے۔

(۳) اس حدیث کی روایات کی تخریج کو حاشیہ نمبر ۲۰ میں مسجد میں داخل ہونے کی دعا کے تحت ملاحظہ فرمائیں، اور «اللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ» ”اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچا کے رکھ۔“ کے الفاظ ابن ماجہ کے ہیں، اور دیکھیے: صحیح ابن ماجہ، ۱/۱۲۹۔

۱۵ اذان کے اذکار

۲۲-(۱) يَقُولُ مِثْلَ مَا يَقُولُ المُؤَذِّنُ، إِلَّا فِي «حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، وَحَيَّ عَلَى الفَلَاحِ»، فَيَقُولُ: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ».

اذان سن کر وہی الفاظ کہے جو موذن کہتا ہے۔ البتہ "آؤ! نماز کی طرف آؤ! آؤ کامیابی کی طرف" کے جواب میں کہے: "برائی سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق سے۔"[۱]

۲۳-(۲) يَقُولُ: «وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَبِالإِسْلَامِ دِينًا»، «يَقُولُ ذَلِكَ عَقِبَ تَشَهُّدِ المُؤَذِّنِ».

(جواب میں) کہے: "اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ اکیلے کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، میں راضی ہوگیا اللہ کے رب ہونے پر، محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر۔"[۲] یہ دعا موذن کے شہادتین کہنے کے بعد پڑھے۔[۳]

(۱) صحیح بخاری: ۱/ ۱۵۲، حدیث: ۶۱۱، حدیث: ۶۱۳، ومسلم: ۱/ ۲۸۸، حدیث: ۳۸۳۔
(۲) صحیح مسلم، ۱/ ۲۹۰، حدیث نمبر: ۳۸۶
(۳) ابن خزیمۃ: ۱/ ۲۲۰۔

۲۴-(۳) «يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ إِجَابَةِ المُؤَذِّنِ».

مؤذن کا جواب دینے کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے۔[1]

۲۵-(۴) يَقُولُ: «اللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ القَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الوَسِيلَةَ وَالفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدتَّهُ؛ [إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ المِيعَادَ]».

یہ دعا پڑھے: ”اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب، تو محمد ﷺ کو خاص تقرب اور خاص فضیلت عطا کر اور انھیں اس مقامِ محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔“[2]

۲۶-(۵) «يَدْعُو لِنَفْسِهِ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ؛ فَإِنَّ الدُّعَاءَ حِينَئِذٍ لَا يُرَدُّ».

اذان اور اقامت کے درمیان اپنے لیے دعا کرے کیوں کہ اس وقت دعا رد نہیں ہوتی۔[3]

(۱) صحیح مسلم ۱/۲۸۸، حدیث نمبر: ۳۸۴

(۲) صحیح بخاری: ۱/ ۱۵۲، حدیث: ۶۱۴، قوسین کے درمیان کے الفاظ بیہقی: ۱/۴۱۰ کے ہیں اور اس کی سند جید ہے، دیکھیے: «تحفة الأخيار»، ص۳۸ از علامہ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ۔

(۳) جامع الترمذی، حدیث: ۳۵۹۴، حدیث: ۳۵۹۵، سنن ابو داود، حدیث: ۵۲۵، واحمد، حدیث: ۱۲۲۰۰، اور دیکھیے: إرواء الغليل، ۱/۲۶۲۔

١٦ استفتاح (نماز شروع کرنے) کی دعا

٢٧-(١) «اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدتَّ بَيْنَ المَشْرِقِ وَالمَغْرِبِ، اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالمَاءِ وَالبَرَدِ».

”اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری کر دے جیسے تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری پیدا فرمائی ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! مجھ سے میرے گناہ برف، پانی اور اولوں کے ساتھ دھو دے۔“(١)

٢٨-(٢) «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ».

”اے اللہ! میں تیری حمد کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں اور تیرا نام بہت بابرکت ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔“(٢)

(١) صحیح بخاری: ١/ ١٨١، حدیث: ٧٤٤، ومسلم: ١/ ٤١٩، حدیث: ٥٩٨۔

(٢) مسلم، حدیث: ٣٩٩، اصحاب سنن اربعہ: سنن ابو داود، حدیث: ٧٧٥، جامع الترمذی، حدیث: ٢٤٣، ابن ماجہ، حدیث: ٨٠٦، النسائی، حدیث: ٨٩٩، اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ١/٧٧، اور صحیح ابن ماجہ: ١/١٣٥۔

٢٩-(٣) «وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ المُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ، وَأَنَا مِنَ المُسْلِمِينَ. اللَّهُمَّ أَنْتَ المَلِكُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي؛ فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا؛ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الأَخْلَاقِ؛ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا؛ لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ. لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ».

”میں نے یک سو ہو کر اپنا چہرہ اس ہستی کی طرف پھیر دیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ یقیناً میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم ہوا ہے اور میں اللہ کے فرماں برداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور میں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا، پس تو میرے سب گناہ معاف فرمادے اور واقعہ یہ ہے کہ تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں

کر سکتا اور بہترین اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرما، تیرے سوا کوئی بھی بہترین اخلاق کی طرف رہنمائی نہیں کر سکتا اور مجھ سے سب برے اخلاق ہٹا دے کہ تیرے سوا کوئی بھی مجھ سے برے اخلاق نہیں ہٹا سکتا، میں حاضر ہوں اور تابع فرمان ہوں اور تمام تر بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے اور برائی تیری طرف منسوب نہیں ہو سکتی، میری توفیق تیری ہی وجہ سے ہے، التجا بھی تیری طرف ہے، تو بہت بابرکت اور بڑا بلند ہے، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔“(۱)

۳۰-(۴) «اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، عَالِمَ الغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ؛ اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الحَقِّ بِإِذْنِكَ؛ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ».

”اے اللہ! جبریل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! غیب اور حاضر کے جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان اس چیز کا فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے رہے تھے۔ مجھے اپنے حکم کے ساتھ حق کی باتوں میں ہدایت دے جن میں اختلاف ہو گیا ہے، یقیناً تو ہی جسے چاہے صراطِ

(۱) مسلم: ۱/ ۵۳۴، حدیث: ۷۷۱۔

مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے۔"(۱)

۳۱-(۵) «اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَالحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَالحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا، ثَلَاثًا، أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ: مِنْ نَفْخِهِ، وَنَفْثِهِ، وَهَمْزِهِ».

"اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا، اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا، اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا۔ اور ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے بہت زیادہ، ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے بہت زیادہ، ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے بہت زیادہ۔ اور میں صبح و شام اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔" **(تین دفعہ کہتے) پھر یہ پڑھتے** "میں شیطان مردود سے، اس کی پھونک، اس کے تھوک اور اس کے وسوسے سے اللہ کی پناہ مانگتاہوں۔"(۲)

---

(۱) مسلم: ۱/ ۵۳۴، حدیث: ۷۷۰۔

(۲) سنن ابو داود: ۱/ ۲۰۳، حدیث: ۷۶۴، ابن ماجہ: ۱/ ۲۶۵، حدیث: ۸۰۷، احمد: ۴/ ۸۵، حدیث: ۱۶۷۳۹، اور شعیب الأرناؤوط نے مسند احمد کی تحقیق میں اسے «حسن لغیرہ» کہا ہے، اور عبد القادر الأرناؤوط نے امام ابن تیمیہ کی کتاب الکلم الطیب میں کہا «یہ حدیث شواہد کی بنیاد پر صحیح ہے» حدیث: ۷۸، امام البانی نے الکلم الطیب کی تخریج میں اسے صحیح کہا ہے، حدیث: ۶۲، اور امام مسلم نے اسی طرح کی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے، اور اس سے متعلق ایک قصہ ہے۔ ۱/ ۴۲۰، حدیث: ۶۰۱۔

٣٢-(٦) «اللّٰهُمَّ لَكَ الحَمْدُ؛ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الحَمْدُ؛ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، [وَلَكَ الحَمْدُ؛ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ]، [وَلَكَ الحَمْدُ، لَكَ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ]، [وَلَكَ الحَمْدُ؛ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ]، [وَلَكَ الحَمْدُ]؛ [أَنْتَ الحَقُّ، وَوَعْدُكَ الحَقُّ، وَقَوْلُكَ الحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ الحَقُّ، وَالجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ]، [اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ؛ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ]؛ [أَنْتَ المُقَدِّمُ، وَأَنْتَ المُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ]، [أَنْتَ إِلَهِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ]».

”اے اللہ! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے، تو نور ہے آسمانوں اور زمین کا اور (ان چیزوں کا) جو ان میں ہیں، اور تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے، تو منتظم ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ بھی ان میں ہے اور تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے، تو ہی رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان میں موجود چیزوں کا اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہے۔ تیرے لیے بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین

کی اور جو ان میں ہے اور تیرے ہی لیے تعریف ہے، تو بادشاہ ہے آسمانوں اور زمین کا اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہے، تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے، تیری بات حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، آگ حق ہے، انبیاء حق ہیں، حضرت محمد ﷺ حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! تیرے ہی لیے میں تابع ہوا اور تجھی پر میں نے توکل کیا، تجھی پر میں ایمان لایا اور تیری ہی طرف میں نے رجوع کیا، تیری ہی مدد کے ساتھ میں نے (تیرے دشمنوں سے) مقابلہ کیا اور تیری ہی طرف میں فیصلہ کے لئے آیا، پس تو میرے لئے مغفرت فرمادے ان سب (گناہوں) کی جو میں نے پہلے کیا ہے اور جو میں نے بعد میں کیا، جو میں نے پوشیدہ کیا اور جو کچھ سرعام کیا، تو ہی (ہر چیز کو اس کے مقام تک) آگے کرنے والا ہے اور تو ہی (اس سے) پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو ہی میرا معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، برائی سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق سے۔"(۱)(۲)

---

(۱) نبی کریم ﷺ جب رات تہجد کے لیے اٹھتے، تو اسے پڑھتے تھے۔

(۲) صحیح بخاری مع الفتح: ۳/ ۳، و۱۱/ ۱۱۶، و۱۳/ ۳۷۱، ۴۲۳، ۴۶۵، حدیث: ۱۱۲۰، حدیث: ۶۳۱۷، حدیث: ۷۳۸۵، حدیث: ۷۴۴۲، حدیث: ۷۴۹۹، امام مسلم نے اسی طرح مختصراً روایت کیا ہے، ۱/ ۵۳۲، حدیث: ۷۶۹۔

۱۷ رکوع کی دعائیں

۳۳-(۱) «سُبْحَانَ رَبِّيَ العَظِيمِ» ثلاثَ مرَّاتٍ.

”پاک ہے میرا رب عظمت والا۔“ (تین دفعہ)۔[1]

۳۴-(۲) «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي».

”پاک ہے تو اے اللہ! اے ہمارے رب! اپنی تعریف کے ساتھ، اے اللہ! میری مغفرت فرما دے۔“[2]

۳۵-(۳) «سُبُّوحٌ، قُدُّوسٌ، رَبُّ المَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ».

”بہت ہی پاکیزہ، انتہائی مقدس، فرشتوں اور روح (جبرائیل) کا رب۔“[3]

۳۶-(۴) «اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَمُخِّي، وَعَظْمِي، وَعَصَبِي، [وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِي]».

(۱) اسے اصحابِ سنن اور امام احمد نے روایت کیا ہے، سنن ابو داود، حدیث: ۸۷۰، جامع الترمذی، حدیث: ۲۶۲، والنسائی، حدیث: ۱۰۰۷، وابن ماجہ، حدیث: ۸۹۷ احمد، حدیث: ۳۵۱۴، دیکھیے: صحیح الترمذی، ۱/ ۸۳۔
(۲) صحیح بخاری: ۱/ ۹۹، حدیث: ۷۹۴، ومسلم: ۱/ ۳۵۰، حدیث: ۴۸۴۔
(۳) مسلم: ۱/ ۳۵۳، حدیث: ۴۸۷، سنن ابو داود: ۱/ ۲۳۰، حدیث: ۸۷۲۔

”اے اللہ! میں تیرے ہی واسطے جھکا اور تجھی پر ایمان لایا اور میں تیرا ہی فرماں بردار بنا،اور میرے کانوں نے، میری آنکھوں نے، میرے دماغ نے، میری ہڈیوں نے،اور میرے پٹھوں نے اور جسے میرے قدموں نے اٹھایا ہوا ہے(میرے جسم نے) تیرے لئے اظہار عاجزی کیا۔“(۱)

۳۷-(۵) «سُبْحَانَ ذِي الجَبَرُوتِ وَالمَلَكُوتِ، وَالكِبْرِيَاءِ وَالعَظَمَةِ».

”پاک ہے بہت بڑی قدرت و طاقت والا اور بہت بڑی بادشاہت والا اور بڑائی اور عظمت والا۔“(۲)

۱۸ رکوع سے اٹھنے کی دعائیں

۳۸-(۱) «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ».

”اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔“(۳)

---

(۱) مسلم: ۱/ ۵۳۴، حدیث: ۷۷۱، اور سنن اربعہ سوائے ابن ماجہ: سنن ابو داود، حدیث: ۷۶۰، حدیث: ۷۶۱، جامع الترمذی،حدیث: ۳۴۲۱، النسائی، حدیث: ۱۰۴۹، قوسین کے درمیان کے الفاظ ابن خزیمہ کے ہیں، حدیث: ۶۰۷، وابن حبان، حدیث: ۱۹۰۱۔

(۲) سنن ابو داود: ۱/ ۲۳۰، حدیث: ۸۷۳، والنسائی، حدیث: ۱۱۳۱، واحمد، حدیث: ۲۳۹۸۰، سند حسن ہے۔

(۳) صحیح بخاری مع الفتح: ۲/ ۲۸۲، حدیث: ۷۹۶۔

٣٩-(٢) «رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ؛ حَمْدًا كَثِيرًا، طَيِّبًا، مُبَارَكًا فِيهِ».

"اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے، بہت زیادہ اور پاکیزہ تعریف جس میں برکت کی گئی ہے۔"(١)

٤٠-(٣) «مِلْءَ السَّمَوَاتِ، وَمِلْءَ الأَرْضِ، وَمَا بَيْنَهُمَا، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ. أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ العَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ. اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الجَدِّ مِنْكَ الجَدُّ».

"اے اللہ! ہمارے پرودگار! تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے اتنی کہ جس سے آسمان بھر جائیں اور جس سے زمین بھر جائے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور اس کے بعد ہر وہ چیز بھر جائے جسے تو چاہے۔ اے تعریف اور بزرگی کے لائق! سب سے سچی بات جو بندے نے کہی جب کہ ہم سب تیرے ہی بندے ہیں (یہ ہے کہ): اے اللہ! جو تو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں۔ اور کسی صاحبِ حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔"(٢)

(١) صحیح بخاری مع الفتح: ٢/ ٢٨٤، حدیث: ٧٩٦۔
(٢) صحیح مسلم، ١/٣٤٦، حدیث نمبر: ٤٧٧

۱۹ سجدے کی دعائیں

۴۱-(۱) «سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى» ثلاث مرَّاتٍ.

”پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند ہے۔“ (تین دفعہ)۔(۱)

۴۲-(۲) «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي».

”پاک ہے تو اے اللہ! اے ہمارے رب! اپنی تعریف کے ساتھ، اے اللہ! میری مغفرت فرمادے۔“(۲)

۴۳-(۳) «سُبُّوحٌ، قُدُّوسٌ، رَبُّ المَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ».

”بہت ہی پاکیزہ، انتہائی مقدس، فرشتوں اور روح (جبرائیل) کا رب۔“(۳)

۴۴-(۴) «اللّٰهُمَّ لَكَ سَجدتُّ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَصَوَّرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الخَالِقِينَ».

---

(۱) اسے اصحابِ سنن اور امام احمد نے روایت کیا ہے، سنن ابو داود، حدیث: ۸۷۰، جامع الترمذی، حدیث: ۲۶۲، والنسائی، حدیث: ۱۰۰۷، وابن ماجہ، حدیث: ۸۹۷، احمد، حدیث: ۳۵۱۴، دیکھیے: صحیح الترمذی: ۱/ ۸۳۔

(۲) صحیح بخاری حدیث: ۷۹۴، ومسلم حدیث: ۴۸۴، دیکھیے دعا نمبر: ۳۴۔

(۳) مسلم حدیث: ۱/ ۵۳۳، حدیث: ۴۸۷، سنن ابو داود حدیث: ۸۷۲، دیکھیے دعا نمبر: ۳۵۔

"اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا، تجھی پر ایمان لایا اور تیرا ہی فرماں بردار ہوا، میرا چہرہ اس ہستی کے لیے سجدہ ریز ہوا جس نے اسے پیدا کیا، اسے شکل و صورت دی اور اس کے کانوں اور آنکھوں کے شگاف بنائے، بڑا بابرکت ہے اللہ جو بہترین خالق ہے۔"(۱)

۴۵-(۵) «سُبْحَانَ ذِي الجَبَرُوتِ وَالمَلَكُوتِ، وَالكِبْرِيَاءِ وَالعَظَمَةِ».

"پاک ہے انتہائی غلبے اور بڑی بادشاہت والا اور بڑائی اور عظمت والا۔"(۲)

۴۶-(۶) «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ: دِقَّهُ وَجِلَّهُ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ».

"اے اللہ! میرے تمام گناہوں کی مغفرت فرمادے، چھوٹے اور بڑے، پہلے اور بعد والے، ظاہر اور پوشیدہ۔"(۳)

۴۷-(۷) «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ

(۱) مسلم: ۱/ ۵۳۴، حدیث: ۷۷۱ وغیرہ۔
(۲) سنن ابو داود: ۱/ ۲۳۰، حدیث: ۸۷۳، النسائی، حدیث: ۱۱۳۱، احمد، حدیث: ۲۳۹۸۰، اور امام البانی نے صحیح ابی داود میں اس کو صحیح کہا ہے، ۱/ ۱۶۶،اور اس کی تخریج دعا نمبر: ۳۷ میں گزر چکی ہے۔
(۳) صحیح مسلم، ۱/۲۳۰، حدیث نمبر: ۴۸۳۔

عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ».

”اے اللہ! میں (تیری) پناہ مانگتا ہوں تیری ناراضگی سے تیری رضا کے توسط سے، تیری سزا سے تیری معافی کے توسط سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں تجھ سے (تیرے عذاب سے)، میں تیری پوری تعریف نہیں کر سکتا تو اسی طرح ہے جیسے تو نے خود اپنے آپ کی تعریف کی ہے۔“(۱)

۲۰ دو سجدوں کے درمیان کی دعائیں

۴۸-(۱) «رَبِّ اغْفِرْ لِي، رَبِّ اغْفِرْ لِي».

”اے میرے رب ! میری مغفرت فرمادے، اے میرے رب ! میری مغفرت فرمادے۔“(۲)

۴۹-(۲) «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَاجْبُرْنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي، وَارْفَعْنِي».

”اے اللہ! میری مغفرت فرمادے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت

(۱) صحیح مسلم، ۱/۳۵۲، حدیث نمبر: ۴۸۶۔
(۲) سنن ابو داود: ۱/ ۲۳۱، حدیث: ۸۷۴، وابن ماجہ، حدیث: ۸۹۷، اور دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۱/ ۱۴۸۔

دے، میرا نقصان پورا کردے، مجھے عافیت دے، مجھے رزق دے اور مجھے بلندی عطا فرما۔“(۱)

۲۱ سجدۂ تلاوت کی دعائیں

۵۰-(۱) «سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ؛ ﴿فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ﴾».

”میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا فرمایا اور اس نے اپنی طاقت اور قوت کے ذریعے سے اس کے کان اور آنکھ کے سوراخ بنائے، [بڑا بابرکت ہے اللہ تعالیٰ جو بہترین خالق ہے]۔“(۲)

۵۱-(۲) «اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا، وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا، وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ».

(۱) سنن نسائی کے علاوہ تمام اصحابِ سنن نے اس کو روایت کیا ہے، سنن ابو داود: ۱/ ۲۳۱، حدیث: ۸۵۰، جامع الترمذی، حدیث: ۲۸۴، و۲۸۵، ابن ماجہ، حدیث: ۸۹۸، اور دیکھیے: صحیح الترمذی ۱/۹۰، و صحیح ابن ماجہ: ۱/۱۴۸۔

(۲) جامع الترمذی: ۲/ ۴۷۴، حدیث: ۳۴۲۵، واحمد: ۶/ ۳۰، حدیث: ۲۴۰۲۲، اور حاکم نے اسے روایت کر کے صحیح کہا، اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ۱/۲۲۰ اور زائد الفاظ بھی حاکم کے ہیں، آیت: ۱۴، سورۃ المؤمنون۔

”اے اللہ! میرے لیے اس (سجدے) کے عوض اپنے ہاں اجر لکھ دے اور اس کی وجہ سے مجھ سے (گناہوں کا) بوجھ اتار دے اور اسے میرے لیے اپنے ہاں ذخیرہ بنادے اور اس (سجدے) کو میری طرف سے قبول فرما جیسے تو نے یہ (سجدہ) اپنے بندے داود علیہ السلام کی طرف سے قبول کیا تھا۔“(۱)

۲۲ تشہد

۵۲- «التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ».

”(میری) تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں، ہم پر اور اللہ کے (دیگر) نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“(۲)

(۱) جامع الترمذی: ۲/ ۴۷۳، حدیث: ۵۷۹،اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے اور صحیح قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے، ۱/۲۱۹۔
(۲) صحیح بخاری مع الفتح: ۲/ ۳۱۱، حدیث: ۸۳۱، ومسلم: ۱/ ۳۰۱، حدیث: ۴۰۲۔

۲۳ تشہد کے بعد نبی ﷺ پر درود وسلام

۵۳-(۱) «اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ؛ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ؛ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ؛ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ؛ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ».

”اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آلِ محمد ﷺ پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آلِ ابراہیم پر، یقیناً تو قابلِ تعریف بڑی شان والا ہے،اے اللہ! برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آلِ محمد پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آلِ ابراہیم پر، یقیناً تو قابلِ تعریف، شان والا ہے۔“[1]

۵۴-(۲) «اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ؛ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ. وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ؛ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ؛ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ».

”اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آپ کی ازواجِ مطہرات اور آپ کی اولاد پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی آلِ ابراہیم پر اور

(۱) صحیح بخاری مع الفتح: ۶/ ۴۰۸، حدیث: ۳۳۷۰، ومسلم، حدیث: ۴۰۶۔

برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آپ کی ازواجِ مطہرات اور آپ کی اولاد پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی آلِ ابرہیم پر، یقیناً تو قابلِ تعریف بڑی شان والا ہے۔“(۱)

۲۴ آخری تشہد کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے کی دعائیں

۵۵-(۱) «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ».

”اے اللہ! بلا شبہ میں عذابِ قبر سے، عذابِ جہنم سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“(۲)

۵۶-(۲) «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ».

(۱) صحیح بخاری مع الفتح: ۶/ ۴۰۷، حدیث: ۳۳۶۹، مسلم ۱/ ۳۰۶، حدیث: ۴۰۷، لفظ مسلم کے ہیں۔

(۲) صحیح بخاری: ۲/ ۱۰۲، حدیث: ۱۳۷۷، ومسلم: ۱/ ۴۱۲، حدیث: ۵۸۸، لفظ مسلم کے ہیں۔

"اے اللہ! بے شک میں عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اے اللہ! یقیناً میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"(۱)

۵۷-(۳) «اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ؛ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي؛ إِنَّكَ أَنْتَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ».

"اے اللہ! بلاشبہ میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا، پس تو اپنی خاص بخشش سے میری مغفرت فرمادے اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بہت مغفرت کرنے والا، انتہائی مہربان ہے۔"(۲)

۵۸-(۴) «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي؛ أَنْتَ المُقَدِّمُ، وَأَنْتَ المُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ».

"اے اللہ! تو میرے لئے مغفرت فرما دے ان (گناہوں) کو جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کیا، جو میں نے چھپ کر کیا اور جو میں

(۱) صحیح بخاری: ۱/ ۲۰۲، حدیث: ۸۳۲، ومسلم: ۱/ ۴۱۲، حدیث: ۵۸۷۔
(۲) صحیح بخاری: ۸/ ۱۶۸، حدیث: ۸۳۴، ومسلم: ۴/ ۲۰۷۸، حدیث: ۲۷۰۵۔

نے سرِ عام کیا اور اس زیادتی کو بھی جو مجھ سے سرزد ہوئی اور اسے بھی جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو ہی (ہر چیز کو اس کے مقام تک) آگے کرنے والا ہے اور تو ہی (اس سے) پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔"(۱)

۵۹-(۵) «اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ».

"اے اللہ! تو اپنی یاد پر میری مدد فرما اور اپنے شکر پر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت بجالانے پر۔"(۲)

۶۰-(۶) «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ الْقَبْرِ».

"اے اللہ! بلاشبہ میں بخل سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور بزدلی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں عمر کے ناکارہ ترین حصے کی طرف لوٹایا جاؤں اور میں دنیا کے فتنے اور عذابِ قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"(۳)

---

(۱) صحیح مسلم، ۱/۵۳۴، حدیث نمبر: ۷۷۱

(۲) سنن ابو داود: ۲/ ۸۶، حدیث: ۱۵۲۲، نسائی: ۳/ ۵۳، حدیث: ۲۳۰۲، امام البانی نے اسے صحیح ابی داود میں صحیح کہا ہے، ۱/۲۸۴۔

(۳) صحیح بخاری مع الفتح: ۶/ ۳۵، حدیث: ۲۸۲۲، حدیث: ۶۳۹۰۔

٦١-(٧) «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الجَنَّةَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ».

”اے اللہ! بے شک میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“[1]

٦٢-(٨) «اللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الخَلْقِ؛ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الوَفَاةَ خَيْرًا لِي. اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الحَقِّ فِي الرِّضَا وَالغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ القَصْدَ فِي الغِنَى وَالفَقْرِ، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ القَضَاءِ، وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ العَيْشِ بَعْدَ المَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ، فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ، وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ. اللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الإِيمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ».

”اے اللہ! اپنے غیب جاننے اور مخلوق پر قدرت رکھنے کے باعث مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم کے مطابق میرے لیے زندگی بہتر ہو اور مجھے اس وقت موت دینا جب تیرے علم کے مطابق میرے لیے موت بہتر ہو، اے اللہ! بے شک میں حاضر اور غائب (دونوں حالتوں) میں تجھ سے تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں

(۱) سنن ابی داود، حدیث: ۷۹۲، ابن ماجہ، حدیث: ۹۱۰، اور دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۲/ ۳۲۸۔

اور میں تجھ سے خوشنودی اور ناراضگی (دونوں حالتوں) میں کلمۂ حق کی توفیق کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے مالداری اور تنگ دستی میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو اور تجھ سے آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو اور تجھ سے تیرے فیصلوں پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے موت کے بعد زندگی کی ٹھنڈک مانگتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے چہرے کے دیدار کی لذت کا سوال کرتا ہوں اور تیری ملاقات کے شوق کا (جو) بغیر کسی تکلیف دہ مصیبت اور گمراہ کن فتنے کے (حاصل) ہو، اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ رہنما بنادے۔"[1]

۶۳-(۹) «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا أَللهُ بِأَنَّكَ الوَاحِدُ الأَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ: أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي؛ إِنَّكَ أَنْتَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ».

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! اس لیے کہ تو واحد ہے، یکتا ہے، بے نیاز ہے جس کی کوئی اولاد نہیں ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی ہم پلہ ہے، اس بات کی کہ تو

(۱) نسائی: ۳/ ۵۴، ۵۵، حدیث: ۱۳۰۴، احمد: ۴/ ۳۶۴، حدیث: ۲۱۶۶۶، اور امام البانی نے صحیح النسائی میں اسے صحیح کہا ہے ۱/۲۸۱۔

میرے لئے میرے گناہوں کی مغفرت فرمادے، یقیناً تو بہت زیادہ مغفرت کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔"(۱)

۶۴-(۱۰) «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الحَمْدَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، المَنَّانُ، يَا بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، يَا ذَا الجَلَالِ وَالإِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ؛ إِنِّي أَسْأَلُكَ الجَنَّةَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ».

"اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے اس لیے سوال کر رہا ہوں کہ ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لیے ہے، تجھ اکیلے کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تیرا کوئی ساجھ نہیں، (تو) بے حد احسان کرنے والا ہے، اے آسمانوں اور زمین کو بے مثل پیدا کرنے والے، اے صاحب جلال اور عزت والے! اے زندۂ جاوید! اے قائم و دائم! بے شک میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"[۸۸]

۶۵-(۱۱) «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، الأَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ».

"اے اللہ! بلا شبہ میں تجھ سے اس لیے سوال کر رہا ہوں کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود

(۱) ان الفاظ کے ساتھ امام نسائی نے روایت کیا ہے ۳/ ۵۲، حدیث: ۱۳۰۰، احمد: ۴/ ۳۳۸، حدیث: ۱۸۹۷۴، اور امام البانی نے صحیح نسائی میں اسے صحیح کہا ہے ۱/۲۸۰۔

برحق نہیں، تو یکتا ہے، بے نیاز ہے جس کی کوئی اولاد نہیں ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور کوئی بھی اس کا ہم پلہ نہیں۔"(۱)(۲)

۲۵ سلام پھیرنے کے بعد کے اذکار

۶۲-(۱) «أَسْتَغْفِرُ اللهَ [ثَلَاثًا]، اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الجَلَالِ وَالإِكْرَامِ».

"میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔" (تین مرتبہ) "اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے، تو بہت با برکت ہے اے بڑی شان اور عزت والے!۔"(۳)

۶۷-(۲) «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ، وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ [ثَلَاثًا]، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الجَدِّ مِنْكَ الجَدُّ».

(۱) اصحابِ سنن: سنن ابی داود، حدیث: ۱۴۹۵، جامع الترمذی، حدیث: ۳۵۴۴، ابن ماجہ، حدیث: ۳۸۵۸، نسائی، حدیث: ۱۲۹۹، دیکھیے: صحیح ابن: ۲/ ۳۲۹۔

(۲) سنن ابی داود: ۲/ ۶۲، حدیث: ۱۴۹۳، جامع الترمذی: ۵/ ۵۱۵، حدیث: ۳۴۷۵، ابن ماجہ: ۲/ ۱۲۶۷، حدیث: ۳۸۵۷، نسائی، حدیث: ۱۳۰۰ لفظ نسائی کے ہیں، احمد، حدیث: ۱۸۹۷۴، اور امام البانی نے صحیح نسائی ۱/ ۲۸۰میں اسے صحیح کہا ہے، اور دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۲/ ۳۲۹، و صحیح الترمذی: ۳/ ۱۶۳۔

(۳) مسلم: ۱/ ۴۱۴، حدیث: ۵۹۱۔

”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ (تین دفعہ) اے اللہ! اس چیز کو کوئی روکنے والا نہیں جو تو عطا کرے اور جس چیز کو تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور کسی صاحبِ حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے ہاں فائدہ نہیں دے سکتی۔“(۱)

۶۸-(۳) «لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ، وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ، وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ».

”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے، برائی سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق ہی سے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں،اسی کے لئے نعمت ہے اور اسی کے لیے فضل اور اسی کے لیے بہترین ثنا ہے، اللہ

(۱) صحیح بخاری: ۱/ ۲۵۵، حدیث: ۸۴۴، مسلم: ۱/ ۴۱۴، حدیث: ۵۹۳، قوسین کے درمیان کے الفاظ بخاری کے ہیں، حدیث: ۶۴۷۳۔

کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، ہم اسی کے لیے بندگی کو خالص کرنے والے ہیں، خواہ کافر (اسے) ناگوار سمجھیں۔"(۱)

۶۹-(۴) «سُبْحَانَ اللهِ، وَالحَمْدُ لِلّٰهِ، وَاللهُ أَكْبَرُ (ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ). لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ، وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ».

"اللہ پاک ہے، سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، اللہ سب سے بڑا ہے (۳۳ مرتبہ)۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔"(۲)

۷۰-(۵) بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ "آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔" ﴿اللَّهُ الصَّمَدُ﴾ "اللہ بے نیاز ہے۔" ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ﴾ "اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔" ﴿وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ﴾، "اور نہ ہی اس کا کوئی ہم پلہ ہے۔"

(۱) صحیح مسلم، ۱/۴۱۵، حدیث نمبر: ۵۹۴

(۲) مسلم، ۱/ ۴۱۸، حدیث: ۵۹۷، صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: "جو شخص ہر نماز کے بعد یہ ذکر کرے، اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں تب بھی ان کی مغفرت ہو جاتی ہے۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ﴾ ”آپ کہہ دیجیے کہ میں پناہ میں آتا ہوں صبح کے رب کی۔“ ﴿مِن شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ ”اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔“ ﴿وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ﴾ ”اور اندھیرا کرنے والی (رات) کے شر سے جب وہ چھا جائے۔“ ﴿وَمِن شَرِّ ٱلنَّفَّٰثَٰتِ فِى ٱلْعُقَدِ﴾ ”اور ان کے شر سے جو پھونکنے والی ہیں گرہوں میں۔“ ﴿وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ﴾، ”اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔“

بسم اللہ الرحمن الرحیم ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ﴾ ”آپ کہہ دیجیے کہ میں پناہ میں آتا ہوں لوگوں کے رب کی“۔ ﴿مَلِكِ ٱلنَّاسِ﴾ ”لوگوں کے بادشاہ کی۔“ ﴿إِلَٰهِ ٱلنَّاسِ﴾ ”لوگوں کے معبود کی۔“ ﴿مِن شَرِّ ٱلْوَسْوَاسِ ٱلْخَنَّاسِ﴾ ”اس شیطان کے شر سے جو وسوسہ ڈالنے والا کھسک جانے والا ہے۔“ ﴿ٱلَّذِى يُوَسْوِسُ فِى صُدُورِ ٱلنَّاسِ﴾ ”جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔“ ﴿مِنَ ٱلْجِنَّةِ وَٱلنَّاسِ﴾ ”جنوں میں سے اور انسانوں میں سے۔“ ہر نماز کے بعد۔[1]

(۱) سنن ابو داود: ۲/ ۸۶، حدیث: ۱۵۲۳، جامع الترمذی، حدیث: ۲۹۰۳، نسائی: ۳/ ۶۸، حدیث: ۱۳۳۵، اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ۲/۸. تینوں سورتوں کو معوذات کہا جاتا ہے۔ دیکھیے: فتح الباري: ۹/ ۶۲۔

۷۱-(۶) ﴿ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴾ عَقِبَ كُلِّ صَلَاةٍ.

”اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ اور قائم ودائم اور سب کو تھامنے والا ہے اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے وہ جو اس کے ہاں سفارش کرسکے مگر اس کی اجازت سے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے، اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرسکتے مگر جس قدر وہ خود چاہے، اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہ بلند تر، نہایت عظمت والا ہے۔“ ہر نماز کے بعد۔[1]

(۱) جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے، اسے جنت میں داخل ہونے سے موت کے سوا کوئی چیز نہیں روکے گی۔ نسائی، عمل اليوم والليلة، حديث: ۱۰۰، ابن سني حديث: ۱۲۱، اور امام البانی نے صحیح الجامع میں اس کو صحیح کہا ہے، ۵/۳۳۹، سلسلة الأحاديث الصحيحة: ۲/۶۹۷، حديث: ۹۷۲، اور مذکورہ آیت سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر: ۲۵۵ ہے۔

۷۲-(۷) «لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ، وَلَهُ الحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» عَشْرَ مَرَّاتٍ بَعْدَ صَلَاةِ المَغْرِبِ وَالصُّبْحِ.

مغرب اور فجر کی نماز کے بعد دس مرتبہ یہ دعا پڑھے: ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک وساجھی نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور ہر قسم کی تعریف ہے، وہی زندگی اور موت کا مالک ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“(۱)

۷۳-(۸) «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا» بَعْدَ السَّلَامِ مِنْ صَلَاةِ الفَجْرِ.

فجر کی نماز سے سلام پھیرنے کے بعد کی دعا: ”اے اللہ! میں تجھ سے فائدہ دینے والے علم، پاک رزق اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔“(۲)

---

(۱) جامع الترمذی: ۵/ ۵۱۵، حدیث: ۳۴۷۴، احمد: ۴/ ۲۲۷، حدیث: ۱۷۹۹۰، اور تخریج کے لیے دیکھیے: زاد المعاد: ۱/ ۳۰۰۔

(۲) ابن ماجہ حدیث: ۹۲۵، نسائی، عمل الیوم واللیلۃ، حدیث: ۱۰۲، اور دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۱/ ۱۵۲، اور مجمع الزوائد: ۱۰/ ۱۱۱۔ اور اس کا ذکر آگے ۹۵ نمبر کے تحت آئے گا۔

۳۱ نماز استخارہ کی دعا

۷۴- قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ؛ يَقُولُ: «إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ لْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ؛ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ -وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ- خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي -أَوْ قَالَ: عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ-، فَاقْدُرْهُ لِي، وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي -أَوْ قَالَ: عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ-، فَاصْرِفْهُ عَنِّي، وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ».

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام کاموں میں استخارہ کرنے کی ایسے ہی تعلیم دیتے جیسے قرآن کریم کی کسی سورت کی تعلیم دیتے۔ تمام اہم معاملات کے لیے نماز استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: ”جب تم میں سے کوئی شخص کوئی کام

کرنا چاہے تو فرض کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے:

"اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ بھلائی طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری قدرت کے ساتھ طاقت طلب کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کو خوب جانتا ہے، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ بے شک یہ کام -اور اپنی حاجت کا نام لے- میرے لیے میرے دین، میرے معاش اور میرے انجام کار -یا فرمایا: جلدی یا دیر- کے لحاظ سے بہتر ہے تو اس کا میرے حق میں فیصلہ کردے اور اسے میرے لیے آسان کردے، پھر میرے لیے اس میں برکت ڈال دے اور اگر تو جانتا ہے کہ بے شک یہ کام میرے لیے میرے دین، میرے معاش اور میرے انجام کار- یا فرمایا: جلدی یا دیر- کے لحاظ سے برا ہے تو اسے مجھ سے دور کردے اور مجھے اس سے دور کردے اور میرے لیے بھلائی کا فیصلہ کردے جہاں بھی وہ ہو، پھر مجھے اس پر راضی کردے۔"(۱)

جو شخص اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے اور مومن مخلوق سے مشورہ کرے اور پھر ثابت قدمی سے وہ کام سرانجام دے تو اسے ندامت

(۱) صحیح بخاری، ۷/۱۶۲، حدیث نمبر: ۱۱۶۲

نہیں ہوتی، فرمانِ باری تعالی ہے: ﴿وَشَاوِرۡهُمۡ فِي ٱلۡأَمۡرِۖ فَإِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَكَّلۡ عَلَى ٱللَّهِ﴾[1]۔ ”اور ان سے اہم کام میں مشورہ کریں، پھر جب آپ پختہ ارادہ کرلیں تو اللہ پر توکل کریں۔“

٢٧ صبح و شام کے اذکار

الحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو یکتا ہے اور درود وسلام ہو اس پر جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔[2]

٧٥-(ا) أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلۡحَيُّ ٱلۡقَيُّومُۚ لَا تَأۡخُذُهُۥ سِنَةٞ وَلَا نَوۡمٞۚ لَّهُۥ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلۡأَرۡضِۗ مَن ذَا ٱلَّذِي يَشۡفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذۡنِهِۦۚ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ أَيۡدِيهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡۖ

(١) سورۃ آل عمران، آیت: ١٥٩۔

(٢) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”مجھے ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے جو نمازِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک اللہ کا ذکر کرتے ہیں، اور مجھے ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا چار (غلام) آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے جو نمازِ عصر سے غروب آفتاب تک اللہ تعالی کا ذکر کریں۔“ سنن ابی داود، حدیث: ٣٦٦٧، امام البانی نے صحیح ابی داود میں اس حدیث کو حسن کہا ہے، ٢/٦٩٨۔

﴿وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ﴾

میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔ ”اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ اور قائم ودائم اور سب کو تھامنے والا ہے، اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اورجو کچھ زمین میں ہے، کون ہے وہ جو اس کے ہاں سفارش کرسکے مگر اس کی اجازت سے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے، اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرسکتے مگر جس قدر وہ خود چاہے، اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہ بلند تراور نہایت عظمت والا ہے۔“(۱)

٧٦-(٢) بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ﴾ ”آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔“ ﴿ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ﴾ ”اللہ بے نیاز ہے۔“ ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ﴾ ”اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔“

(۱) سورۃ البقرۃ، آیت: ۲۵۵۔ جو شخص صبح کے وقت آیۃ الکرسی پڑھے وہ شام تک جنوں سے محفوظ ہوجاتا ہے اور جو اسے شام کے وقت پڑھے وہ صبح تک ان سے محفوظ ہوجاتا ہے، حاکم: ۱/۵۶۲، امام البانی نے صحیح الترغیب والترھیب میں اسے صحیح کہا ہے، ۱/۲۷۳، اور اسے نسائی اور طبرانی کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند جید ہے۔

﴿ وَلَمۡ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدُۢ ﴾، ”اور نہ ہی اس کا کوئی ہم پلہ ہے۔“

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿قُلۡ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلۡفَلَقِ ﴾ ”آپ کہہ دیجیے کہ میں پناہ میں آتا ہوں صبح کے رب کی۔“ ﴿ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ﴾ ”اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔“ ﴿ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴾ ”اور اندھیرا کرنے والی (رات) کے شر سے جب وہ چھا جائے۔“ ﴿ وَمِن شَرِّ ٱلنَّفَّٰثَٰتِ فِي ٱلۡعُقَدِ﴾ ”اور ان کے شر سے جو پھونکنے والی ہیں گرہوں میں۔“ ﴿ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ﴾، ”اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔“

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿قُلۡ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ ﴾ ”آپ کہہ دیجیے کہ میں پناہ میں آتا ہوں لوگوں کے رب کی“۔ ﴿ مَلِكِ ٱلنَّاسِ ﴾ ”لوگوں کے بادشاہ کی۔“ ﴿ إِلَٰهِ ٱلنَّاسِ ﴾ ”لوگوں کے معبود کی۔“ ﴿ مِن شَرِّ ٱلۡوَسۡوَاسِ ٱلۡخَنَّاسِ﴾ ”اس شیطان کے شر سے جو وسوسہ ڈالنے والا کھسک جانے والا ہے۔“ ﴿ٱلَّذِي يُوَسۡوِسُ فِي صُدُورِ ٱلنَّاسِ ﴾ ”جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔“ ﴿مِنَ ٱلۡجِنَّةِ وَٱلنَّاسِ ﴾ ”جنوں میں سے اور انسانوں میں سے۔“ **ہر نماز کے بعد۔ (تین دفعہ پڑھے)۔**[1]

(۱) جو شخص تین دفعہ صبح اور تین دفعہ شام کے وقت پڑھے یہ اس کے لیے دنیا کی ہر چیز

٧٧-(٣) «أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ المُلْكُ لِلهِ، وَالحَمْدُ لِلهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ، وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذَا اليَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذَا اليَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الكَسَلِ وَسُوءِ الكِبَرِ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي القَبْرِ».

”ہم نے صبح کی اور اللہ کے سارے ملک نے صبح کی اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے، اے میرے رب! میں تجھ سے اس دن کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کی بہتری کا جو اس کے بعد آنے والا ہے اور میں اس دن کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس کے بعد آنے والے دن کے شر سے،اے میرے رب! میں کاہلی اور بڑھاپے کی خرابی سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اے میرے رب! میں آگ کے عذاب سے اور قبر

سے کافی ہوجاتی ہیں۔ سنن ابو داود: ٤/ ٣٢٢، حدیث: ٥٠٨٢، جامع الترمذی: ٥/ ٥٦٧، حدیث: ٣٥٧٥، اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ٣/ ١٨٢۔

کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"(۱)(۲)*(۳)

۷۸-(۴) «اللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ».

"اے اللہ! تیری ہی حفاظت میں ہم نے صبح کی اور تیری ہی حفاظت میں شام کی(۴) اور تیرے ہی نام پر ہم زندہ ہوتے ہیں اور تیرے ہی نام پر ہم مرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔"(۵)

۷۹-(۵) «اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ بِذَنْبِي؛ فَاغْفِرْ لِي؛ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ».

(۱) اور شام کے وقت جب یہ دعا پڑھے تو اس کے شروع میں یہ لفظ پڑھے: "ہم نے شام کی اور اللہ کے سارے ملک نے شام کی۔"

(۲) اور شام کے وقت جب یہ دعا پڑھے تو یہاں پر یہ لفظ کہے: 'اے میرے رب! میں تجھ سے اس رات کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور اس رات کی بہتری کا جو اس کے بعد آنے والی ہے اور میں اس رات کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس کے بعد آنے والی رات کے شر سے۔"

(۳) صحیح مسلم: ۲۰۸۸/۴، حدیث نمبر: ۲۷۲۳

(۴) شام کے وقت جب یہ دعا پڑھے تو ان الفاظ کے ساتھ پڑھے: "اے اللہ! تیری ہی حفاظت میں ہم نے شام کی اور تیری ہی حفاظت میں صبح کی اور تیرے ہی نام کے ساتھ ہم زندہ ہوتے ہیں اور تیرے ہی نام کے ساتھ ہم مرتے ہیں اور تیری ہی طرف اٹھ کر جانا ہے۔"

(۵) جامع الترمذی: ۵/ ۴۶۶، حدیث: ۳۳۹۱، اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ۳/۱۴۲۔

"اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں تجھ سے اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کا میں نے ارتکاب کیا، میں تیرے سامنے تیرے انعام کا اقرار کرتا ہوں[1] جو مجھ پر ہوا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، لہذا تو میری مغفرت فرمادے، حق یہ ہے کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کی مغفرت نہیں کرسکتا۔"[2]

٨٠-(٦) «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ، وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَمَلَائِكَتَكَ، وَجَمِيعَ خَلْقِكَ: أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ» أربعَ مرَّاتٍ.

"اے اللہ! میں نے صبح کی[3]، تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرے حاملین

(١) یہاں حدیث میں وارد لفظ (أَبُوءُ) کا معنی ہے: اقرار کرتا ہوں، اعتراف کرتا ہوں۔
(٢) جو شخص یقین کی حالت میں شام کے وقت یہ دعا پڑھے اور اسی رات فوت ہوجائے تو وہ شخص جنت میں جائے گا اور اسی طرح (حالتِ یقین میں) جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھ لے اور شام تک فوت ہوجائے تو وہ بھی جنت میں جائے گا۔" صحیح بخاری ٧/ ١٥٠، حدیث: ٦٣٠٦۔
(٣) جو شخص یہ دعا صبح یا شام چار مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالی اسے آگ سے آزاد کردے گا، سنن ابو داود: ٤/ ٣١٧، حدیث: ٥٠٧١، الأدب المفرد بخاری، حدیث: ١٢٠١، (عمل الیوم واللیل)، نسائی حدیث: ٩، ابن السنی، حدیث: ٧٠، شیخ ابن باز –رحمہ اللہ– نے نسائی اور ابو داود کی سند کو حسن قرار دیا ہے، دیکھیے (تحفۃ الاخیار)، ص٢٣۔

عرش، دوسرے فرشتوں اور تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ بیشک تو ہی اللہ ہے، تیرے ایک اکیلے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تیرا کوئی ساجھی نہیں اور بیشک محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں“ (چار دفعہ)۔[1]

۸۱-(۷) «اللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ، فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ؛ فَلَكَ الحَمْدُ، وَلَكَ الشُّكْرُ».

”اے اللہ! صبح کے وقت مجھ پر[2] یا تیری مخلوق میں سے کسی پر جو بھی انعام ہوا ہے، وہ تیری ہی طرف سے ہے، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، پس تیرے ہی لیے سب تعریف ہے اور تیرے ہی لیے شکر ہے۔“[3]

---

(۱) اور شام کے وقت جب یہ دعا پڑھے تو اس کے شروع میں یہ کہے: ”اے اللہ! یقیناً میں نے شام کی۔“

(۲) جس نے یہ دعا صبح کے وقت پڑھی تو اس نے دن کا شکر ادا کردیا اور جس نے یہ دعا شام کے وقت پڑھی تو اس نے رات کا شکر ادا کردیا۔ سنن ابو داود: ۴/ ۳۱۸، حدیث: ۵۰۷۵، عمل الیوم واللیلۃ، نسائی حدیث: ۷، ابن السنی، حدیث: ۴۱، ابن حبان، ”موارد“ حدیث: ۲۳۶۱، شیخ ابن باز –رحمہ اللہ– نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔ دیکھیے (تحفۃ الاخیار)، ص ۲۴۔

(۳) اور شام کے وقت جب یہ دعا پڑھے تو اس کے شروع میں یہ کہے: ”اے اللہ! شام کے وقت مجھ پر۔

٨٢-(٨) «اللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي؛ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الكُفْرِ وَالفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ؛ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ» ثلاثَ مرَّاتٍ.

”اے اللہ مجھے اپنے بدن میں عافیت عطا فرما اے اللہ مجھے اپنی سماعت میں عافیت عطا فرما اے اللہ مجھے اپنی بصارت میں عافیت عطا فرماتیرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے۔ اے اللہ میں کفر اور فقر سے تیری پناہ میں آتاہوں اے اللہ میں عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتاہوں اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے “ (تین دفعہ)[1]

٨٣-(٩) «حَسْبِيَ اللّٰهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ العَرْشِ العَظِيمِ» سَبْعَ مرَّاتٍ.

”میرے لیے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے“ (سات دفعہ)۔[2]

(١) سنن ابو داود: ٤/ ٣٢٤، حدیث: ٥٠٩٢، احمد: ٥/ ٤٢، حدیث: ٢٠٤٣٠، عمل الیوم واللیلۃ، نسائی، حدیث: ٢٢، ابن السنی، حدیث: ٦٩، الأدب المفرد بخاری، حدیث: ٧٠١، علامہ ابن باز –رحمہ اللہ– نے اس حدیث کی سند کو حسن کہا ہے، دیکھیے (تحفۃ الاخیار)، ص٢٦۔

(٢) جو شخص یہ دعا صبح اور شام سات مرتبہ پڑھے گا تو اس شخص کے دنیا و آخرت کے ہر غم کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہو جائے گا۔ ابن السنی، حدیث: ٧١ مرفوع ہے، ابو داود نے موقوفاً روایت کی ہے: ٤/ ٣٢١، حدیث: ٥٠٨١، اورشعیب وعبد القادر الأرناؤوط نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔ دیکھیے: زاد المعاد: ٢/ ٣٧٦۔

۸۴-(۱۰) «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ العَفْوَ وَالعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ. اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ العَفْوَ وَالعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ، وَأَهْلِي وَمَالِي. اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي. اللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي».

"اے اللہ! بے شک میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا اور اپنے اہل و مال میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں میں امن دے۔ اے اللہ! تو میری حفاظت فرما میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے، میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے،اور میں تیری عظمت کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتاہوں کہ ناگہاں اپنے نیچے سے اچک لیاجاؤں۔"(۱)

۸۵-(۱۱) «اللّٰهُمَّ عَالِمَ الغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ

(۱) سنن ابو داود، حدیث: ۵۰۷۴، ابن ماجہ، حدیث: ۳۸۷۱، اور دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۲/۳۳۲۔

نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرَكِهِ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا، أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ».

”اے اللہ! غیب اور حاضر کے جاننے والے! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! ہر چیز کے رب اور اس کے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں تیری پناہ میں آتاہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے اور اس بات سے کہ اپنے ہی خلاف کسی برائی کا ارتکاب کروں یا اسے کسی مسلمان کی طرف کھینچ لاؤں۔“(۱)

۸۶-(۱۲) «بِاسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ، وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» ثلاثَ مرَّاتٍ.

”اللہ کے نام سے، وہ ذات کہ اس کے نام سے کوئی چیز زمین میں ہو یا آسمان میں، نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب سنتا ہے اور خوب جانتا ہے۔“ (تین دفعہ)۔(۲)

(۱) جامع الترمذی، حدیث: ۳۳۹۲، أبو داود، حدیث: ۵۰۶۷. اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ۳/ ۱۴۲۔

(۲) جو شخص یہ دعا صبح اور شام تین تین مرتبہ پڑھے گا، اسے کوئی چیز تکلیف نہیں دے گی۔ ابو داود: ۴/ ۳۲۳، حدیث: ۵۰۸۸، جامع الترمذی: ۵/ ۴۶۵، حدیث: ۳۳۸۸، ابن ماجہ، حدیث: ۳۸۶۹، احمد، حدیث: ۴۴۶. اور دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۲/ ۳۳۲، اور علامہ ابن باز -رحمہ اللہ- نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔ دیکھیے: (تحفۃ الاخیار)، ص۳۹۔

٨٧-(١٣) «رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا، وَبِالإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا» ثلاثَ مرَّاتٍ.

"میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر، اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں" (تین دفعہ)۔[1]

٨٨-(١٤) «يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ، أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ».

"اے زندۂ جاوید! اے قائم ودائم اور سب کو تھامنے والے! میں تیری رحمت کے توسل سے فریاد کرتا ہوں، تو میرا ہر کام سنوار دے اور آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا۔"[2]

٨٩-(١٥) «أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ المُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِينَ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا اليَوْمِ: فَتْحَهُ، وَنَصْرَهُ، وَنُورَهُ، وَبَرَكَتَهُ، وَهُدَاهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ، وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ».

(١) جو شخص یہ دعا تین دفعہ صبح اور تین دفعہ شام کے وقت پڑھے گا، اللہ تعالی اسے قیامت کے دن ضرور خوش کرے گا۔ احمد ٤/ ٣٣٧، حدیث: ١٨٩٦٧، (عمل الیوم واللیلۃ) نسائی، حدیث: ٤، ابن السنی، حدیث: ٦٨، ابو داود: ٤/ ٣١٨، حدیث: ١٥٣١، جامع الترمذی: ٥/ ٤٦٥، حدیث: ٣٣٨٩، ابن باز -رحمہ اللہ- نے اسے حسن کہا ہے، دیکھیے: (تحفۃ الاخیار) ص٣٩۔

(٢) حاکم نے روایت کر کے صحیح کہا اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے ١/٥٤٥، اور دیکھیے: صحیح الترغیب والترھیب: ١/ ٢٧٣۔

"ہم نے صبح کی اور اللہ رب العالمین کے سارے ملک نے صبح کی[(۱)]۔
اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی بہتری مانگتا ہوں[(۲)]، اس کی فتح ونصرت، اس کا نور، اس کی برکت اور اس کی ہدایت اور میں اس دن کے شر اور اس کے بعد کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"[(۳)]

۹۰-(۱۶) «أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الإِسْلَامِ، وَعَلَى كَلِمَةِ الإِخْلَاصِ، وَعَلَى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ، وَعَلَى مِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ».

"ہم نے فطرتِ اسلام، کلمۂ اخلاص، اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام، جو یک رخ (اور) فرماں بردار تھے، کی ملت پر صبح کی اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے۔"[(۴)(۵)]

---

(۱) اور شام کے وقت جب یہ دعا پڑھے تو یہ کہے: "ہم نے شام کی اور اللہ رب العالمین کے سارے ملک نے شام کی۔"
(۲) اور شام کے وقت جب یہ دعا پڑھے تو یہ کہے: "اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اس رات کی بہتری مانگتا ہوں، اس کی فتح و نصرت، اس کا نور، اس کی برکت اور اس کی ہدایت اور میں تجھ سے اس رات کے شر اور اس کے بعد کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔"
(۳) سنن ابو داود: ۴/ ۳۲۲، حدیث: ۵۰۸۴، شعیب وعبد القادر الأرناؤوط نے اس کی اسناد کو حسن کہا ہے، دیکھیے: تحقیق زاد المعاد: ۲/۳۷۳۔
(۴) اور شام کے وقت جب یہ دعا پڑھے تو یہ کہے: "ہم نے فطرتِ اسلام پر شام کی"۔
(۵) احمد: ۳/ ۴۰۶، و۴۰۷، حدیث: ۱۵۳۶۰، اور حدیث: ۱۵۵۶۳، عمل الیوم واللیلۃ ابن السنی، حدیث: ۳۴، اور دیکھیے: صحیح الجامع: ۴/۲۰۹۔

۹۱-(۱۷) «سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ» مائةَ مرَّةٍ.

"پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ" (سو دفعہ)۔[۱]

۹۲-(۱۸) «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» عَشْرَ مرَّاتٍ، أَوْ مرَّةً واحدةً عندَ الكَسَلِ.

"اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور ہر قسم کی تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے" (دس مرتبہ)[۲]، یا (یا جب سستی آئے تو ایک دفعہ پڑھے۔)[۳]

۹۳-(۱۹) «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» مائةَ مرَّةٍ إذا أصبحَ.

"اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک

---

(۱) جو شخص یہ دعا سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو پڑھے گا، قیامت کے دن کوئی شخص اس کے عمل سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا۔ تاہم اگر کوئی شخص اس کے برابر یا اس سے زیادہ دفعہ کہے (تو وہ اس سے بہتر ہو سکتا ہے) مسلم: ۴/ ۲۰۷۱ حدیث: ۲۶۹۲۔

(۲) ابو داود: حدیث: ۵۰۷۷، ابن ماجہ، حدیث: ۳۷۹۸، واحمد، حدیث: ۸۷۱۹، اور دیکھیے: صحیح الترغیب والترھیب: ۱/ ۲۷۰، صحیح ابی داود: ۳/ ۹۵۷، صحیح ابن ماجہ: ۲/ ۳۳۱، اور زاد المعاد: ۲/ ۳۷۷۔

(۳) نسائی، عمل الیوم واللیلۃ، حدیث: ۲۴، اور دیکھیے: صحیح الترغیب والترھیب: ۱/ ۲۷۲، (تحفۃ الاخیار) لابن باز -رحمہ اللہ-، ص۴۴، اور دیکھیے اس کی فضیلت صفحہ: ۱۴۶، حدیث نمبر: ۲۵۵۔

نہیں' اسی کے لیے بادشاہت اور ہر قسم کی تعریف ہے' اور وہ ہر چیز پر قادر ہے" (صبح کے وقت سو دفعہ)۔[1]

۹۴-(۲۰) «سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ: عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ».

"پاکیزگی ہے اللہ کی اس کی تعریفوں کے ساتھ، اس قدر جتنی کہ اس کی مخلوق ہے اور اتنی کہ اس سے وہ راضی ہو جائے اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس قدر جتنی کہ اس کے کلمات کی روشنائی ہے" (تین دفعہ صبح کے وقت)۔[2]

۹۵-(۲۱) «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا».

"اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع' رزق حلال اور عمل مقبول کا سوال کرتا ہوں" (صبح کے وقت)۔[3]

(۱) جو شخص سو مرتبہ صبح کے وقت یہ دعا پڑھے گا، اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا، ایک سو نیکیاں اس کے نام لکھی جائیں گی اور اس کے ایک سو گناہ مٹادیے جائیں گے اور ان الفاظ کی برکت سے اس دن شام تک وہ شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا، تاہم اگر کوئی شخص زیادہ دفعہ کہے (تو وہ اس سے بہتر ہو سکتا ہے۔) بخاری: ۴/ ۹۵، حدیث: ۳۲۹۳، ومسلم: ۴/ ۲۰۷۱، حدیث: ۲۶۹۱۔

(۲) صحیح مسلم، ۴/۲۰۹۰، حدیث نمبر: ۲۷۲۶

(۳) ابن السنی، عمل الیوم واللیلۃ، حدیث: ۵۴، ابن ماجہ، حدیث: ۹۲۵، عبد القادر وشعیب

۹۶-(۲۲) «أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ».

”میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں“ (دن بھر میں سو دفعہ)۔(۱)

۹۷-(۲۳) «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ».

”میں اللہ سے اس کے مکمل ترین کلمات کی پناہ طلب کرتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کیا۔“ (شام کے وقت تین دفعہ)(۲)

۹۸-(۲۴) «اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ».

”اے اللہ! ہمارے نبی محمد پر درود وسلام نازل فرما“ (دس دفعہ)۔(۳)

الأرناؤوط نے اس کی سند کو حسن کہا ہے دیکھیے: تحقیق زاد المعاد: ۲/۳۷۵۔

(۱) صحیح بخاری مع الفتح: ۱۱/ ۱۰۱، حدیث: ۶۳۰۷، و مسلم: ۲۰۷۵، حدیث: ۲۷۰۲۔

(۲) جو شخص شام کے وقت تین دفعہ یہ دعا پڑھے، اسے اس رات زہریلے جانور کا ڈسنا نقصان نہیں پہنچائے گا۔ احمد، ۲/ ۲۹۰، حدیث: ۷۸۹۸، عمل الیوم واللیلۃ، نسائی، حدیث: ۵۹۰، ابن السنی، حدیث: ۶۸، اور دیکھیے: صحیح الترمذی، ۳/۱۸۷، صحیح ابن ماجہ: ۲/۲۶۶، اور (تحفۃ الاخیار) لابن باز، ص۴۵۔

(۳) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دس دفعہ صبح اور دس دفعہ شام کے وقت مجھ پر درود بھیجے گا اسے قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی۔) اسے طبرانی نے دو سندوں سے ذکر کیا جن میں سے ایک جید ہے۔ دیکھیے: مجمع الزوائد، ۱۰/۱۲۰، و صحیح الترغیب والترھیب، ۱/۲۷۳۔

۲۸ سونے کے وقت کے اذکار

۹۹-(۱) «يَجْمَعُ كَفَّيْهِ، ثُمَّ يَنْفُثُ فِيهِمَا، فَيَقْرَأُ فِيهِمَا:

نبی ﷺ دونوں ہتھیلیاں ساتھ ملا کر ان میں پھونکتے اور ان میں یہ سورتیں پڑھتے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ﴾ ”آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔“ ﴿ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ﴾ ”اللہ بے نیاز ہے۔“ ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ﴾ ”اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔“ ﴿وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ﴾، ”اور نہ ہی اس کا کوئی ہم پلہ ہے۔“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ﴾ ”آپ کہہ دیجیے کہ میں پناہ میں آتا ہوں صبح کے رب کی۔“ ﴿مِن شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ ”اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔“ ﴿وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ﴾ ”اور اندھیرا کرنے والی (رات) کے شر سے جب وہ چھا جائے۔“ ﴿وَمِن شَرِّ ٱلنَّفَّٰثَٰتِ فِى ٱلْعُقَدِ﴾ ”اور ان کے شر سے جو پھونکنے والی ہیں گرہوں میں۔“ ﴿وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ﴾، ”اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ﴾ ”آپ کہہ دیجیے کہ میں پناہ میں

آتا ہوں لوگوں کے رب کی"۔ ﴿ مَلِكِ ٱلنَّاسِ ﴾ "لوگوں کے بادشاہ کی۔" ﴿ إِلَـٰهِ ٱلنَّاسِ ﴾ "لوگوں کے معبود کی۔" ﴿ مِن شَرِّ ٱلْوَسْوَاسِ ٱلْخَنَّاسِ ﴾ "اس شیطان کے شر سے جو وسوسہ ڈالنے والا کھسک جانے والا ہے۔" ﴿ٱلَّذِى يُوَسْوِسُ فِى صُدُورِ ٱلنَّاسِ ﴾ "جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔" ﴿مِنَ ٱلْجِنَّةِ وَٱلنَّاسِ ﴾ "جنوں میں سے اور انسانوں میں سے۔"

پھر ان دونوں ہاتھوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔ پہلے سر مبارک اور چہرہ انور پر ہاتھ پھیرتے پھر باقی جسم پر۔ (اس طرح آپ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تین مرتبہ یہ عمل کرتے تھے)۔[۱]

۱۰۰-(۲) ﴿ ٱللَّهُ لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴾.

"اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ جاوید اور قائم ودائم اور سب کو تھامنے والا ہے، اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند،

(۱) صحیح بخاری مع الفتح: ۹/ ۶۲، حدیث: ۵۰۱۷، ومسلم، حدیث: ۲۱۹۲۔

اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے وہ جو اس کے ہاں سفارش کرسکے مگر اس کی اجازت سے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے۔ اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرسکتے مگر جس قدر وہ خود چاہے، اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہ بلند تر، نہایت عظمت والا ہے۔"(۱)

۱۰۱-(۳) ﴿ءَامَنَ ٱلرَّسُولُ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيۡهِ مِن رَّبِّهِۦ وَٱلۡمُؤۡمِنُونَۚ كُلٌّ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَمَلَٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ أَحَدٖ مِّن رُّسُلِهِۦۚ وَقَالُواْ سَمِعۡنَا وَأَطَعۡنَاۖ غُفۡرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيۡكَ ٱلۡمَصِيرُ﴾.

"رسول ﷺ اس (ہدایت) پر ایمان لائے ہیں جو ان کے رب طرف سے نازل کی گئی ہے اور سارے مومن بھی، سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور وہ کہتے ہیں: ہم نے (حکم) سنا

(۱) سورۃ البقرۃ، آیت: ۲۵۵، جو شخص بستر پر پہنچے اور آیۃ الکرسی پڑھے تو اللہ کی طرف سے ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور شیطان صبح تک اس کے قریب بھی نہ آسکے گا۔ صحیح بخاری مع الفتح: ۴/ ۴۸۷، حدیث: ۲۳۱۱۔

اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تیری مغفرت چاہتے ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔“

۱۰۱-(۳) ﴿ لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَاۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا ٱكْتَسَبَتْۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِن نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَاۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِنَاۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦۖ وَٱعْفُ عَنَّا وَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَآۚ أَنتَ مَوْلَىٰنَا فَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴾.

”اللہ کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا، کسی شخص نے جو نیکی کمائی اس کا پھل اسی کے لیے ہے اور جو اس نے برائی کی اس کا وبال بھی اسی پر ہے،اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول چوک ہوجائے تو ہماری گرفت نہ کر، اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! جس بوجھ کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں وہ ہم سے نہ اٹھوا اور ہم سے درگزر فرما اور ہماری مغفرت فرما اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے، پس تو کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔“[1]

(۱) جو شخص یہ دو آیات رات کے وقت پڑھتا ہے تو یہ اس کے لیے کافی ہوجاتی ہیں۔ صحیح بخاری مع الفتح: ۹/ ۹۴، حدیث: ۴۰۰۸، ومسلم: ۱/ ۵۵۴، حدیث: ۸۰۷، سورۃ البقرۃ، آیت: ۲۸۵-۲۸۶۔

۱۰۲-(۴) «بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ؛ فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ».

"اے میرے رب! تیرے ہی نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا اور تیرے ہی نام کے ساتھ اسے اٹھاؤں گا، لہذا اگر تو میری روح روک لے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو اس کی ایسے حفاظت فرمانا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔"(۱)(۲)

۱۰۳-(۵) «اللّٰهُمَّ إِنَّكَ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا؛ إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا، وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا. اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ العَافِيَةَ».

"اے اللہ! تو نے میری روح پیدا فرمائی اور تو ہی اسے فوت کرے گا، تیری ہی ملکیت میں اس کی موت اور حیات ہے اگر تو اسے زندہ

(۱) جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر سے اٹھے اور پھر دوبارہ اس کی طرف آئے تو اسے اپنی چادر کے دامن سے تین مرتبہ جھاڑے اور بسم اللہ کہے، کیا معلوم اس کے بعد اس پر کیا چیز آگئی ہے، اور جب لیٹے تو یہ دعا پڑھے۔۔ الحدیث۔۔۔ [حدیث میں وارد لفظ «بِصَنِفَةِ إِزَارِهِ» کا معنی ہے: چادر کا دامن۔] «النهاية في غريب الحديث والأثر»۔

(۲) صحیح بخاری مع فتح الباری: ۱۱/ ۱۲۶، حدیث: ۶۳۲۰، صحیح مسلم: ۴/ ۲۰۸۴، حدیث: ۲۷۱۴۔

رکھے تو اس کی حفاظت فرمانا اور اگر تو اسے موت دے تو اس کی مغفرت فرمانا۔ اے اللہ! بلا شبہ میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔"[۱]

۱۰۴-(۲) «اللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ».

"اے اللہ! مجھے (اس دن) اپنے عذاب سے بچانا[۲] جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔"[۳]

۱۰۵-(۷) «بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا».

"تیرے ہی نام کے ساتھ اے اللہ! میں مرتا اور زندہ ہوتا ہوں۔"[۴]

۱۰۶-(۸) [سُبْحَانَ اللّٰهِ] "اللہ پاک ہے۔" ۳۳ مرتبہ، [الحَمْدُ لِلّٰهِ] "ہر تعریف اللہ کے لیے ہے۔" ۳۳ مرتبہ، [اللّٰهُ أَكْبَرُ] "اللہ سب سے بڑا ہے۔" ۳۴ مرتبہ۔[۵]

---

(۱) صحیح مسلم: ۴/ ۲۰۸۳، حدیث: ۲۷۱۲، واحمد بالفاظ مذکور، ۲/ ۷۹، حدیث: ۵۵۰۲۔
(۲) جب رسول اللہ ﷺ سونا چاہتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے ۔ ۔ ۔ الحدیث۔
(۳) سنن ابو داود بالفاظ مذکور: ۴/ ۳۱۱، حدیث: ۵۰۴۵، جامع الترمذی، حدیث: ۳۳۹۸، اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ۳/۱۴۳، و صحیح أبو داود: ۳/ ۲۴۰۔
(۴) صحیح بخاری مع فتح الباری: ۱۱/ ۱۱۳، حدیث: ۶۳۲۴، صحیح مسلم: ۴/ ۲۰۸۳، حدیث: ۲۷۱۱۔
(۵) جو شخص بستر پر لیٹے ہوئے یہ کلمات کہے، تو یہ اس کے لیے ایک خادم سے بہتر ہیں۔ صحیح بخاری مع الفتح: ۷/ ۷۱، حدیث: ۳۷۰۵، مسلم: ۴/ ۲۰۹۱، حدیث: ۲۷۲۶۔

۱۰۷-(۹) «اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبَّ الْأَرْضِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ؛ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ. اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ؛ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ، وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ».

”اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب! زمین کے رب! اور عرش عظیم کے رب! اے ہمارے اور ہر چیز کے رب! اے دانے اور گٹھلیوں کو پھاڑنے والے! اور اے تورات وانجیل اور فرقان (قرآن) کو نازل کرنے والے! میں تجھ سے ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی کو تو پکڑے ہوئے ہے، اے اللہ! تو ہی اول ہے، پس تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو ہی آخر ہے، پس تیرے بعد کوئی چیز نہیں اور تو ہی ظاہر ہے، پس تیرے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو ہی باطن ہے، پس تجھ سے پوشیدہ کوئی چیز نہیں ہے، ہم سے (ہمارا) قرض ادا کردے اور ہمیں فقر سے نکال کر غنی بنادے۔“[۱]

۱۰۸-(۱۰) «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَآوَانَا؛ فَكَمْ

(۱) صحیح مسلم، ۴/۲۰۸۴، حدیث نمبر: ۲۷۱۳

مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ، وَلَا مُؤْوِيَ!».

”ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں کافی ہوگیا اور ہمیں ٹھکانا دیا، (ورنہ) کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کی نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ ٹھکانا دینے والا۔“(۱)

۱۰۹-(۱۱) «اللّٰهُمَّ عَالِمَ الغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ؛ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا، أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ».

”اے اللہ! اے غیب اور حاضر کے جاننے والے! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! اے ہر چیز کے رب اور اس کے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس بات سے بھی کہ اپنے ہی نفس کے خلاف کسی برائی کا ارتکاب کروں یا اسے کسی مسلمان کی طرف کھینچ لاؤں۔“(۲)

---

(۱) صحیح مسلم، ۴/۲۰۸۵، حدیث نمبر: ۲۷۱۵

(۲) سنن ابو داود: ۴/ ۳۱۷، حدیث: ۵۰۶۷، جامع الترمذی حدیث: ۳۶۲۹، اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ۳/۱۴۲۔

۱۱۰-(۱۲) سورت ﴿الٓمٓ ۞ تَنزِيلُ ٱلۡكِتَٰبِ﴾ السَّجْدَة، اور سورت ﴿تَبَٰرَكَ ٱلَّذِي بِيَدِهِ ٱلۡمُلۡكُ﴾۔(۱)

۱۱۱-(۱۳) «اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ»۔

"اے اللہ!(۲) میں نے اپنا نفس تیرے تابع کر دیا اور اپنا معاملہ تجھے سونپ دیا اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنی پشت تیری طرف جھکائی (ثواب میں) رغبت کرتے ہوئے اور (تیرے عذاب سے) ڈرتے ہوئے، تیری بارگاہ کے سوا نہ کوئی پناہ گاہ ہے نہ جائے نجات، میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل فرمایا اور تیرے اس نبی پر جسے تو نے (ہماری طرف) بھیجا۔"(۳)

(۱) جامع الترمذی، حدیث: ۳۴۰۴، عمل الیوم واللیلۃ، نسائی، حدیث: ۷۰۷، اور دیکھیے: صحیح الجامع: ۴/ ۲۵۵۔

(۲) جب تم بستر پر جاؤ تو نماز والا وضو کرو پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاؤ پھر کہو: ... (الحدیث)۔

(۳) رسول اللہ ﷺ نے اس دعا پڑھنے والے سے فرمایا: اگر تو (یہ دعا پڑھنے کے بعد) فوت ہوجائے تو تیری موت فطرت پر ہوگی ۔ صحیح بخاری مع الفتح: ۱۱/ ۱۱۳، حدیث: ۶۳۱۳، ومسلم: ۴، ۲۰۸۱، حدیث: ۲۷۱۰۔

۲۹ رات کو کروٹ بدلتے وقت کی دعا

۱۱۲- «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الوَاحِدُ القَهَّارُ، رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا العَزِيزُ الغَفَّارُ».

”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، زبردست ہے، رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان کا جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، بہت غالب، بہت مغفرت کرنے والا ہے۔“(۱)

۳۰ وحشت اور نیند میں گھبراہٹ کے وقت کی دعا

۱۱۳- «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ، وَعِقَابِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ، وَأَنْ يَحْضُرُونِ».

”میں اللہ کے مکمل کلمات کے توسل سے پناہ مانگتا ہوں اس کی ناراضی اور اس کی سزا اور اس کے بندوں کے شر اور شیطانوں کے

(۱) آپ (ﷺ) جب رات میں پہلو بدلتے تو یہ کلمات کہتے۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے ۱/۵۴۰، عمل الیوم واللیلۃ، نسائی، حدیث: ۲۰۲، ابن السنی، حدیث: ۷۵۷، اور دیکھیے: صحیح الجامع: ۴/۲۱۳۔

وسوسہ ڈالنے (گناہوں پر ابھارنے اور اکسانے) سے اور اس بات سے کہ وہ (شیطان) میرے پاس آئیں (اور مجھے بہکائیں۔)"[1]

٣١ برا خواب آئے تو کیا کرے

١١٤-(١) «يَنْفُثُ عَنْ يَسَارِهِ».

برا خواب آئے تو [تین دفعہ اپنی بائیں طرف تھوکے۔][2]

(٢) «يَسْتَعِيذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَمِنْ شَرِّ مَا رَأَى».

[شیطان اور اپنے اس خواب کی برائی سے تین دفعہ اللہ کی پناہ مانگے۔][3]

(٣) «لَا يُحَدِّثُ بِهَا أَحَدًا».

[یہ خواب کسی کو نہ سنائے۔][4]

(٤) «يَتَحَوَّلُ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ».

[جس پہلو لیٹا ہو اسے بدل دے۔][5]

(١) سنن ابو داود: ٤/ ١٢، حدیث: ٣٨٩٣، جامع الترمذی حدیث: ٣٥٢٨ اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ٣/١٧١۔
(٢) صحیح مسلم، ٤/١٧٧٢، حدیث نمبر: ٢٢٦١۔
(٣) مسلم: ٤/ ١٧٧٢، ١٧٧٣، حدیث: ٢٢٦١، اور حدیث: ٢٢٦٢۔
(٤) مسلم: ٤/ ١٧٧٢، برقم، حدیث: ٢٢٦١، اور حدیث: ٢٢٦٣۔
(٥) صحیح مسلم، ٤/١٧٧٣، حدیث نمبر: ٢٢٦١۔

۱۱۵-(۵) «يَقُومُ يُصَلِّي إِنْ أَرَادَ ذَلِكَ».

[اگر چاہے تو اٹھ کر نماز پڑھے۔][(۱)]

۳۲ قنوتِ وتر کی دعائیں

۱۱۶-(۱) «اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ؛ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، [وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ]، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ».

"اے اللہ! تو مجھے ہدایت دے کر ان میں (داخل کر) جنھیں تو نے ہدایت دی اور مجھے عافیت دے کر ان میں (شامل کر) جنھیں تو نے عافیت دی اور میری سرپرستی فرما ان لوگوں میں جن کی تو نے سرپرستی فرمائی اور میرے لیے ان چیزوں میں برکت فرما جو تو نے عطا کیں اور مجھے ان فیصلوں کے شر سے بچا جو تو نے کیے، اس لیے کہ تو ہی فیصلے کرتا ہے اور تیرے (فیصلے کے) خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ ذلیل نہیں ہو سکتا جس کا تو دوست بن جائے [اور وہ معزز نہیں ہو سکتا جس

(۱) صحیح مسلم، ۴/۱۷۷۳، حدیث نمبر: ۲۲۶۳۔

سے تو دشمنی کرے]، اے ہمارے رب! تو بہت بابرکت اور نہایت بلند ہے۔"[1]

۱۱۷-(۲) «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ».

"اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کے توسل سے تیری ناراضگی سے اور تیری معافی کے توسل سے تیری سزا سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیرے توسل سے تجھ سے، میں تیری تعریف نہیں کر سکتا، تو اسی طرح ہے جیسے تو نے خود اپنے آپ کی تعریف کی۔"[2]

۱۱۸-(۳) «اللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ، وَنَخْشَى عَذَابَكَ؛ إِنَّ عَذَابَكَ بِالكَافِرِينَ

(۱) اصحاب سنن اربعۃ، احمد، دارمي اور بیہقي نے روایت کیا ہے: سنن ابو داود، حدیث: ۱۴۲۵، جامع الترمذی، حدیث: ۴۶۴، نسائی، حدیث: ۱۷۴۴، ابن ماجہ، حدیث: ۱۱۷۸، احمد، حدیث: ۱۷۱۸، دارمي، حدیث: ۱۵۹۲، حاکم: ۳/ ۱۷۲، بیہقي: ۲/ ۲۰۹، قوسین کے درمیان کے الفاظ بیہقي کے ہیں، اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ۱/۱۴۴، صحیح ابن ماجہ: ۱/۱۹۴، إرواء الغلیل للالبانی : ۲/۱۷۲۔

(۲) اصحاب سنن اربعہ اور احمد نے روایت کیا ہے: سنن ابو داود، حدیث: ۱۴۲۷، جامع الترمذی، حدیث: ۳۵۶۶، نسائی، حدیث: ۱۷۴۶، ابن ماجہ، حدیث: ۱۱۷۹، احمد، حدیث: ۷۵۱ . دیکھیے: صحیح الترمذی: ۳/۱۸۰، صحیح ابن ماجہ: ۱/۱۹۴، اور إرواء: ۲/۱۷۵۔

مُلْحِقٌ. اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ، وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ، وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ، وَنَخْضَعُ لَكَ، وَنَخْلَعُ مَنْ يَكْفُرُكَ».

”اے اللہ! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور تیرے لیے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں، اور تیری طرف ہی کوشش اور جلدی کرتے ہیں، ہم امید رکھتے ہیں تیری رحمت کی اور ڈرتے ہیں تیرے عذاب سے، بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔ اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے مغفرت مانگتے ہیں اور تیری بہترین تعریف کرتے ہیں، اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے اور ہم ایمان لاتے ہیں تجھ پر اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں تیرے سامنے اور علیحدگی اختیار کرتے ہیں ہم اس سے جو تجھ سے کفر کرے۔“(۱)

۳۳ نمازِ وتر سے سلام کے بعد کی دعا

۱۱۹- «سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَالثَّالِثَةُ يَجْهَرُ بِهَا، وَيَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ؛ يَقُولُ: [رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ].

(۱) سنن کبریٰ بیہقی: ۲/۲۱۱ اور بیہقی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے اور شیخ البانی نے اِرواء الغلیل میں فرمایا کہ یہ سند صحیح ہے ۲/۱۷۰، اور یہ عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے ثابت ہے (نبی ﷺ سے نہیں)۔

”پاک ہے بادشاہ، بہت پاکیزہ۔“ [یہ کلمات تین دفعہ پڑھے، تیسری دفعہ باآوازِ بلند کہے، آواز کو لمبا بھی کرے اور اس کے ساتھ یہ] بھی پڑھے: ”فرشتوں اور روح (جبریل امین) کا رب۔“(۱)

۳۴ فکر مندی اور حزن وملال کے وقت کی دعائیں

۱۲۰-(۱) «اللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ، ابْنُ عَبْدِكَ، ابْنُ أَمَتِكَ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الغَيْبِ عِنْدَكَ: أَنْ تَجْعَلَ القُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي، وَنُورَ صَدْرِي، وَجِلَاءَ حُزْنِي، وَذَهَابَ هَمِّي».

”اے اللہ! یقیناً میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے ہی بندے اور تیری ہی کنیز کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، مجھ میں تیرا ہی حکم جاری وساری ہے، میرے بارے میں تیرا فیصلہ مبنی بر انصاف ہے، میں تیرے ہر اس خاص نام کے ذریعے سے تجھ سے درخواست کرتا ہوں جو تو نے خود اپنا نام رکھا ہے یا اسے اپنی کتاب میں نازل

---

(۱) نسائی: ۳/ ۲۴۴، حدیث: ۱۷۳۴، دارقطني ۲/ ۳۱، وغیرھا، قوسین کے درمیان کے الفاظ دارقطني نے زائد بیان کیے ہیں ۲/۳۱، حدیث: ۲، اس کی سند صحیح ہے،دیکھیے: زاد المعاد تحقیق شعیب الأرناؤوط وعبدالقادر الأرناؤوط: ۱/۳۳۷۔

فرمایا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا تو اپنے علمِ غیب میں اپنے پاس (رکھنے کو) خاص کیا ہے (میں درخواست کرتا ہوں) کہ تو قرآنِ مجید کو میرے دل کی بہار بنادے اور میرے سینے کا نور، میرے غموں کا علاج اور میرے فکروں کا تریاق بنا دے۔"(۱)

۱۲۱-(۲) «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الهَمِّ وَالحَزَنِ، وَالعَجْزِ وَالكَسَلِ، وَالبُخْلِ وَالجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ».

"اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر اور حزن وملال سے، عاجز ہو جانے اور کاہلی سے، بزدلی اور بخل سے، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے تسلط سے۔"(۲)

۳۵ بے قراری اور اضطراب کے وقت کی دعائیں

۱۲۲-(۱) «لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ العَظِيمُ الحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ العَرْشِ العَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الأَرْضِ وَرَبُّ العَرْشِ الكَرِيمِ».

(۱) احمد: ۱/ ۳۹۱، حدیث: ۳۷۱۲، اور امام البانی نے اسے سلسلة الأحاديث الصحيحة میں صحیح کہا ہے، ۱/ ۳۳۷۔

(۲) صحیح بخاری: ۷/ ۱۵۸، حدیث: ۲۸۹۳، رسول ﷺ یہ دعا کثرت سے کیا کرتے تھے۔ دیکھیے: صحیح بخاری مع الفتح: ۱۱/ ۱۷۳۔

”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ بہت عظمت والا، بڑا بُردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ عرشِ عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرشِ کریم کا رب ہے۔“[1]

۱۲۳-(۲) «اللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو؛ فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ؛ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ».

”اے اللہ! میں تیری رحمت ہی کی امید رکھتا ہوں، پس تو آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے اپنے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے لیے میرے سب کام سنوار دے، تیرے سوا کوئی معبودبرحق نہیں۔“[2]

۱۲۴-(۳) «لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ».

”تیرے سوا کوئی معبودبرحق نہیں تو پاک ہے یقیناً میں ظالموں میں سے ہوں۔“[3]

۱۲۵-(۴) «اللّٰهُ، اللّٰهُ رَبِّي، لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا».

(۱) صحیح بخاری: ۷/ ۱۵۴، حدیث: ۶۳۴۵، مسلم: ۴/ ۲۰۹۲، حدیث: ۲۷۳۰۔

(۲) سنن ابو داود: ۴/ ۳۲۴، حدیث: ۵۰۹۰، احمد: ۵/ ۴۲، حدیث: ۲۰۴۳۰، اور امام البانی نے اسے صحیح ابی داود میں حسن کہا ہے، ۳/۹۵۹۔

(۳) جامع الترمذی: ۵/ ۵۲۹، حدیث: ۳۵۰۵، اور امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور امام ذھبي نے اس کی موافقت کی ہے: ۱/۵۰۵، اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ۳/۱۶۸۔

"اللہ، اللہ میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔"(۱)

۳۶ دشمن اور صاحبِ سلطنت سے ملتے وقت کی دعائیں

۱۲۶-(۱) «اللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ».

"اے اللہ! ہم تجھے ہی ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔"(۲)

۱۲۷-(۲) «اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي، وَأَنْتَ نَصِيرِي؛ بِكَ أَحُولُ، وَبِكَ أَصُولُ، وَبِكَ أُقَاتِلُ».

"اے اللہ! تو ہی میرا ناصر وحامي ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے۔ تیری ہی توفیق سے میں دشمنوں کے مکروفریب کا سد باب کرتا ہوں اور تیری ہی مدد کے ساتھ میں دشمنوں پر حملہ کرتا ہوں اور تیری

(۱) سنن ابی داود، حدیث: ۲/ ۸۷، حدیث: ۱۵۲۵، ابن ماجہ، حدیث: ۳۸۸۲، اور دیکھیے: صحیح ابن ماجہ، ۲/۳۳۵۔

(۲) سنن ابو داود: ۲/ ۸۹، حدیث: ۱۵۳۷، امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور امام ذھبي نے اس کی موافقت کی ہے: ۲/۱۴۲۔

ہی توفیق ومدد سے (دشمن سے) لڑتا ہوں۔"(۱)

۱۲۸-(۳) «حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الوَكِيلُ».

"ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور (وہ) بہترین کار ساز ہے۔"(۲)

۳۷ بادشاہ کے ظلم سے ڈرنے والے کی دعائیں

۱۲۹-(۱) «اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبَّ العَرْشِ العَظِيمِ؛ كُنْ لِي جَارًا مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ، وَأَحْزَابِهِ مِنْ خَلَائِقِكَ؛ أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ يَطْغَى، عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ».

"اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کے رب! تو میرے لیے فلاں بن فلاں سے اور تیری مخلوق میں سے اس کے تمام حامیان ومددگاروں سے پناہ دینے والا بن جا، اس بات سے کہ ان میں سے کوئی ایک شخص بھی مجھ پر زیادتی یا سرکشی کرے،تیری پناہ مضبوط ہے اور تیری تعریف عظیم ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔"(۳)

(۱) سنن ابی داود: ۳/ ۴۲، حدیث: ۲۶۳۲، جامع الترمذی: ۵/ ۵۷۲، حدیث: ۳۵۸۴، اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ۳/۱۸۳۔

(۲) صحیح بخاری' ۵/۱۷۲' حدیث نمبر: ۴۵۶۳۔

(۳) امام بخاری نے اسے الأدب المفرد میں روایت کیا ہے، حدیث: ۷۰۷، اور امام البانی نے صحیح الأدب المفرد میں اس کو صحیح کہا ہے، حدیث: ۵۴۵۔

۱۳۰-(۲) «اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا، اللّٰهُ أَعَزُّ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ، أَعُوذُ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، الْمُمْسِكِ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ أَنْ يَقَعْنَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ: مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ، وَجُنُودِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ، مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، اللّٰهُمَّ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّهِمْ، جَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَعَزَّ جَارُكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ».

”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ اپنی تمام مخلوق سے زیادہ زور اور غلبے والا ہے، اللہ ان سے کہیں زیادہ طاقت والا ہے جن سے میں خوف کھاتا اور ڈرتا ہوں، میں اس اللہ کی پناہ میں آتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، جو ساتوں آسمانوں کو روکے ہوئے ہے اس بات سے کہ وہ زمین پر گرجائیں، مگر اس کی اجازت سے، تیرے فلاں بندے کے شر سے، اس کے لشکروں کے شر سے، اس کے پیروکاروں اور اس کے ساتھیوں کے شر سے، خواہ جنوں سے ہوں یا انسانوں سے، اے اللہ! تو ان کے شر سے میرا پشت پناہ بن جا، تیری تعریف عظیم ہے اور تیری پناہ مضبوط ہے اور تیرا نام بہت بابرکت ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔“ (تین مرتبہ)[1]

(۱) امام بخاری نے اسے الأدب المفرد میں روایت کیا ہے، حدیث: ۷۰۸، اور امام البانی نے صحیح الأدب المفرد میں اس کو صحیح کہا ہے، حدیث: ۵۴۶۔

۳۸ دشمن کے لیے بد دعا

۱۳۱- «اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الكِتَابِ، سَرِيعَ الحِسَابِ؛ اهْزِمِ الأَحْزَابَ، اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ».

”اے اللہ! کتاب نازل کرنے والے، جلد حساب لینے والے، (مخالف) گروہوں کو شکست سے دو چار فرما، اے اللہ! انھیں شکست دے اور انھیں ہلا کر رکھ دے۔“(۱)

۳۹ لوگوں سے ڈرے تو یہ دعا مانگے

۱۳۲- «اللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ».

”اے اللہ! تو مجھے ان سے کافی ہو جا، جس طرح تو چاہے۔“(۲)

۴۰ جسے ایمان میں وسوسہ لاحق ہو جائے اس کے لیے دعائیں

۱۳۳-(۱) «يَسْتَعِيذُ بِاللّٰهِ».

(۱) صحیح مسلم، ۳/۱۳۶۲، حدیث نمبر: ۱۷۴۲
(۲) صحیح مسلم، ۴/۲۳۰۰، حدیث نمبر: ۳۰۰۵

[اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔][1]

(۲) «يَنْتَهِي عَمَّا وَسْوَسَ فِيهِ».

[اس چیز یا کام سے رک جائے جس میں وسوسہ لاحق ہوا ہو۔][2]

۱۳۴-(۳) يَقُولُ: «آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ».

پھر یہ کلمات کہے: ”میں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔“[3]

۱۳۵-(۴) [اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھے: ﴿هُوَ ٱلْأَوَّلُ وَٱلْـَٔاخِرُ وَٱلظَّـٰهِرُ وَٱلْبَاطِنُ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ﴾][4]۔ ”وہی اول ہے، وہی آخر ہے، وہی ظاہر ہے، وہی باطن ہے۔ اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔“

۴۱ ادائیگی قرض کے لیے دعا

۱۳۶-(۱) «اللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ».

(۱) صحیح بخاری مع الفتح: ۶/ ۳۳۶، حدیث: ۳۲۷۶، ومسلم: ۱/ ۱۲۰، حدیث: ۱۳۴۔
(۲) صحیح بخاری مع الفتح: ۶/ ۳۳۶، حدیث: ۳۲۷۶، ومسلم: ۱/ ۱۲۰، حدیث: ۱۳۴۔
(۳) صحیح مسلم، ۱/۱۱۹، حدیث نمبر: ۱۳۴
(۴) سورۃ الحدید، آیت: ۳۔ سنن ابو داود: ۴/ ۳۲۹، حدیث: ۵۱۱۰، اور امام البانی نے صحیح أبو داود میں اسے حسن کہا ہے، ۳/۹۶۲۔

"اے اللہ! تو مجھے اپنے حلال کردہ چیزوں کے ساتھ اپنی حرام کردہ چیزوں سے کافی ہوجا اور مجھے اپنے فضل سے، اپنے ماسوا سے بے نیاز کردے۔"(۱)

۱۳۷-(۲) «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الهَمِّ وَالحَزَنِ، وَالعَجْزِ وَالكَسَلِ، وَالبُخْلِ وَالجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ».

"اے اللہ! یقیناً میں تیری پناہ میں آتا ہوں فکر اور حزن وملال سے، عاجز ہو جانے اور کاہلی سے، بزدلی اور بخل سے اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے تسلط سے۔"(۲)

۴۲ قرآن اور نماز میں وسوسوں سے بچاؤ کی دعا

۱۳۸- «أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، وَاتْفُلْ عَلَى يَسَارِكَ ثلاثًا».

"میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔" پڑھ کر بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دیں۔(۳)

(۱) جامع الترمذی: ۵/ ۵۶۰، حدیث: ۳۵۶۳، اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ۳/ ۱۸۰۔
(۲) صحیح بخاری: ۷/ ۱۵۸، حدیث: ۲۸۹۳۔ اور یہ ص۸۳ پر رقم ۱۲۱ کے ساتھ گزر چکا ہے۔
(۳) مسلم: ۴/ ۱۷۲۹، حدیث: ۲۲۰۳، بروایت عثمان بن ابی العاص، اور اس روایت میں ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالی نے اسے مجھ سے دور کردیا۔

۴۳ مشکل کام کی آسانی کے لیے دعا

۱۳۹- «اللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا، وَأَنْتَ تَجْعَلُ الحَزْنَ إِذَا شِئْتَ سَهْلًا».

”اے اللہ! کوئی کام آسان نہیں ہے مگر وہی جسے تو آسان کر دے اور تو مشکل کام جب چاہے، آسان کر دیتا ہے۔“(۱)

۴۴ گناہ کر بیٹھے تو کیا کہے اور کیا کرے؟

۱۴۰- «مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ».

”جو شخص کوئی گناہ کرے تو وہ اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑھے، اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا طلب گار ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔“(۲)

(۱) صحیح ابن حبان، حدیث نمبر: ۲۴۲۷ (موارد)، ابن السنی، حدیث: ۳۵۱، امام حافظ نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے، اور عبد القادر الأرناؤوط نے بھی صحیح کہا ہے، دیکھیے: الأذکار للنووي، ص۱۰۶۔

(۲) سنن ابی داود: ۲/ ۸۶، حدیث: ۱۵۲۱، جامع الترمذی: ۲/ ۲۵۷، حدیث: ۴۰۶،، امام البانی نے صحیح ابی داود میں اسے صحیح کہا ہے/ ۲۸۳۔

۴۵ شیطان اور اس کے وسوسوں کو دور کرنے کی دعا

۱۴۱-(۱) شیطان سے اللہ کی پناہ مانگی جائے۔(۱)

۱۴۲-(۲) اذان۔(۲)

۱۴۳-(۳) مسنون اذکار اور قرآنِ مجید کی تلاوت۔[۱۸۶]

۴۶ ناپسندیدہ واقعہ کے رونما ہونے اور بے بسی کے وقت کی دعا

۱۴۴- «قَدَرُ اللهِ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ».

”اللہ تعالی نے مقدر فرمایا اور اس نے جو چاہا کیا۔“(۳)

(۱) سنن ابو داود: ۱/ ۲۰۳، حدیث: ۷۷۵، ابن ماجہ: ۱/ ۲۶۵، حدیث: ۸۰۷، اس کی تخریج گزرچکی ہے: ۳۱، اور دیکھیے: سورۃ المؤمنون، آیت: ۹۷-۹۸ ۔

(۲) مسلم: ۱/ ۲۹۱، حدیث: ۳۸۹، صحیح بخاری: ۱/ ۱۵۱، حدیث: ۶۰۸۔

(۳) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالی کے نزدیک طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر اور زیادہ محبوب ہے جبکہ دونوں میں اچھائی موجود ہے، جو چیز تمھیں فائدہ پہنچا سکتی ہے اسے حاصل کرنے کی کوشش کرو اور اللہ سے مدد مانگو، بے بس ہوکر نہ بیٹھو، اگر تمھیں کوئی نقصان پہنچ جائے تو یہ نہ کہو: ”کاش! میں اس طرح کرلیتا تو اس طرح ہوجاتا۔“ بلکہ یہ کہو کہ ”اللہ تعالی نے مقدر فرمایا اور اس نے جو چاہا کیا۔“کیوں کہ ”کاش“ کا لفظ شیطان کو دخل اندازی کا موقع دیتا ہے۔“ مسلم:

٤٧ جس کے یہاں نو مولود بچے کی ولادت ہوئی ہو اس کو مبارکباد دینے اور اس کا جواب

١٤٥- «بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي المَوْهُوبِ لَكَ، وَشَكَرْتَ الوَاهِبَ، وَبَلَغَ أَشُدَّهُ، وَرُزِقْتَ بِرَّهُ». وَيَرُدُّ عَلَيْهِ المُهَنَّأُ فَيَقُولُ: «بَارَكَ اللهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَزَاكَ اللهُ خَيْرًا، وَرَزَقَكَ اللهُ مِثْلَهُ، وَأَجْزَلَ ثَوَابَكَ».

''اللہ تمھارے لیے اس بچے میں برکت دے جو تمھیں عطا کیا گیا ہے اور تم عطا کرنے والے کا شکر کرو اور (یہ بچہ) اپنی جوانی کی قوتوں کو پہنچے اور تمھیں اس کا حسنِ سلوک نصیب ہو۔''(۱) جس کو مبارکباد دی گئی ہو وہ جواب میں کہے: ''اللہ تعالیٰ تمھارے لیے برکت دے اور تم پر برکت فرمائے اور اللہ تمھیں بہت بہتر بدلہ دے اور اللہ تمھیں اس جیسا عطا فرمائے اور تمھارا ثواب بہت زیادہ کرے۔''(۲)

٤/ ٢٠٥٢، حدیث: ٢٦٦٤۔

(۱) یہ حسن بصری کے کلام سے نقل کیا گیا ہے۔ دیکھیے: تحفۃ المودود لابن القیم، ص ٢٠، اور ابن القیم اسے ابن منذر کی طرف منسوب کیا ہے کہ انہوں نے اسے الاوسط میں ذکر کیا ہے

(۲) الأذکار للامام النووی: ص٣٤٩، اور دیکھیے: صحیح الأذکار، سلیم الہلالی: ٢/ ٧١٣، اور اس کی مکمل تخریج مؤلف کی کتاب: الذکر والدعاء والعلاج بالرقی: ١/ ٤١٦ میں موجود ہے۔

۴۸ بچوں کو کن الفاظ کے ساتھ اللہ کی پناہ میں دیا جائے

۱۴۶- كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَوِّذُ الحَسَنَ وَالحُسَيْنَ رضي الله عنهما: «أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ».

رسول اللہ ﷺ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو ان الفاظ کے ساتھ اللہ کی پناہ میں دیتے تھے: ”میں تم دونوں کو (اللہ کی) پناہ میں دیتا ہوں اللہ تعالی کے مکمل کلمات کے ذریعہ سے ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر لگ جانے والی نظر سے۔“[۱]

۴۹ بیمار پرسی کے وقت مریض کے لیے دعائیں

۱۴۷-(۱) «لَا بَأْسَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ».

”کوئی حرج نہیں اگر اللہ نے چاہا تو یہ بیماری (گناہوں سے) پاک کرنے والی ہے۔“[۲]

(۱) صحیح بخاری: ۴/ ۱۱۹، حدیث: ۳۳۷۱، حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہے۔
(۲) صحیح بخاری مع الفتح: ۲/ ۲۸۲، حدیث: ۷۹۶۔

۱۴۸-(۲) «أَسْأَلُ اللهَ العَظِيمَ رَبَّ العَرْشِ العَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ».

”میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو عظمت اور بڑائی والا اور عرش عظیم کا رب ہے کہ تجھے شفاء عنایت فرمائے۔“ (سات دفعہ)[1]

۵۰ بیمار پرسی کی فضیلت

۱۴۹- قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا عَادَ الرَّجُلُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مَشَى فِي خِرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسَ، فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ، فَإِنْ كَانَ غُدْوَةً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ كَانَ مَسَاءً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ».

نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کے لیے جاتا ہے تو وہ بیٹھنے تک جنت کے باغات میں چلتا ہے، جب وہ بیٹھتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے، اگر صبح کا وقت ہو تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا

(۱) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”کوئی مسلمان کسی ایسے مریض کی بیمار پرسی کرے جس کی موت کا وقت نہ آپہنچا ہو اور سات دفعہ یہ دعا پڑھے تو اسے عافیت مل جاتی ہے۔“ جامع الترمذی، حدیث: ۲۰۸۳، سنن ابو داود، حدیث: ۳۱۰۶، اور دیکھیے: صحیح الترمذی، ۲/۲۱۰، اور صحیح الجامع، ۵/۱۸۰۔

کرتے رہتے ہیں۔"(۱)

۵۱ زندگی سے ناامید مریض کی دعائیں

۱۵۰-(۱) «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الأَعْلَى».

"اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے اعلیٰ ساتھیوں کے ساتھ ملا دے۔"(۲)

۱۵۱-(۲) «جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ مَوْتِهِ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ، فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ، وَيَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ؛ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ».

"نبی کریم ﷺ وفات کے وقت اپنے ہاتھوں کو پانی میں ڈال کر اپنے چہرہ مبارک پر پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے: "اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، یقیناً موت کی سختیاں ان گنت ہیں۔"(۳)

۱۵۲-(۳) «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ».

(۱) جامع الترمذی، حدیث: ۹۶۹، ابن ماجہ، حدیث: ۱۴۴۲، احمد، حدیث: ۹۷۵، اور دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۱/۲۴۴ اور صحیح الترمذی: ۱/۲۸۶، احمد شاکر نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔

(۲) صحیح بخاری: ۷/۱۰، حدیث: ۴۴۳۵، مسلم: ۴/۱۸۹۳، حدیث: ۲۴۴۴۔

(۳) صحیح بخاری مع الفتح: ۸/۱۴۴، حدیث: ۴۴۴۹، اس حدیث میں مسواک کا بھی ذکر ہے۔

”اللہ کے سوا کوئی معبودبرحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبودبرحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبودبرحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبودبرحق نہیں اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لیے ہر تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبودبرحق نہیں، گناہ سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق ہی سے۔“(۱)

۵۲ قریب الموت کو تلقین

۱۵۳- «مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، دَخَلَ الجَنَّةَ».

”جس کا آخری کلام،لاالٰہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبودبرحق نہیں۔) ہو، وہ جنت میں جائے گا۔“(۲)

۵۳ مبتلائے مصیبت کی دعا

۱۵۴- «إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا».

(۱) جامع الترمذی، حدیث: ۳۴۳۰، ابن ماجہ، حدیث: ۳۷۹۴، امام الالبانی نے اسے صحیح کہا ہے، دیکھیے: صحیح الترمذی: ۳/۱۵۲، اور صحیح ابن ماجہ: ۲/۳۱۷۔
(۲) سنن ابو داود: ۳/ ۱۹۰، حدیث: ۳۱۱۶، اور دیکھیے: صحیح الجامع: ۵/ ۴۳۲۔

”یقیناً ہم اللہ ہی کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور مجھے بدلے میں اس سے زیادہ بہتر دے۔“(۱)

۵۴ میت کی آنکھیں بند کرتے وقت کی دعا

۱۵۵- «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ (بِاسْمِهِ)، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي المَهْدِيِّينَ، وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الغَابِرِينَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ العَالَمِينَ، وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ».

”اے اللہ! فلاں (نام لے کر کہے) کی مغفرت فرما اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما اور اس کے بعد اس کے پیچھے رہ جانے والوں میں اس کا جانشین بن اور ہماری اور اس کی مغفرت فرما اے رب العالمین! اور اس کے لیے اس کی قبر میں کشادگی فرما اور اس کے لیے اس میں روشنی کر دے۔“(۲)

---

(۱) صحیح مسلم: ۲/ ۶۳۲، حدیث نمبر: ۹۱۸۔
(۲) صحیح مسلم: ۲/ ۶۳۴، حدیث نمبر: ۹۲۰۔

۵۵ میت کے لیے نمازِ جنازہ کے دوران کی دعائیں

۱۵۶-(۱) «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ، وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ، [وَعَذَابِ النَّارِ]».

"اے اللہ! اس کی مغفرت فرما دے اور اس پر رحم فرما اور اسے عافیت دے اور اسے معاف فرمادے اور اس کی مہمان نوازی اچھی کر اور اس کی قبر فراخ کر دے اور اسے دھودے (اس کے گناہ) پانی، برف اور اولوں کے ساتھ اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف کردے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیا ہے اور اسے بدلے میں ایسا گھر دے جو اس کے گھر سے زیادہ بہتر ہو اور گھر والے جو اس کے گھر والوں سے زیادہ بہتر ہوں اور بیوی جو اس کی بیوی سے زیادہ بہتر ہو اور اسے جنت میں داخل فرما اور قبر کے عذاب اور آگ کے عذاب سے بچا۔"[۱]

---

(۱) صحیح مسلم، ۲/۶۶۳، حدیث نمبر: ۹۶۳۔

۱۵۷-(۲) «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، اللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيمَانِ، اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ».

”اے اللہ! ہمارے زندہ اور فوت شدہ کو، ہمارے حاضر اور غائب کو، ہمارے چھوٹے اور بڑے کو، ہمارے مرد اور ہماری عورتوں کی مغفرت فرما دے، یا الٰہی ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے، اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے تو فوت کرے، اسے ایمان پر فوت کر، اے اللہ! ہمیں اس (میت) کے اجر سے محروم نہ کرنا اور ہمیں اس کے بعد گمراہ نہ کرنا۔“(۱)

۱۵۸-(۳) «اللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ، وَحَبْلِ جِوَارِكَ؛ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ القَبْرِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَأَنْتَ أَهْلُ الوَفَاءِ وَالحَقِّ؛ فَاغْفِرْ لَهُ، وَارْحَمْهُ؛ إِنَّكَ أَنْتَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ».

”اے اللہ! بلا شبہ فلاں بن فلاں تیرے ذمے اور تیری پناہ میں ہے، پس تو اسے فتنۂ قبر اور آگ کے عذاب سے بچا اور تو وفا اور حق والا

(۱) سنن ابو داود، حدیث: ۳۲۰۱، جامع الترمذی، حدیث: ۱۰۲۴، نسائی، حدیث: ۱۹۸۵، ابن ماجہ: ۱/ ۴۸۰، حدیث: ۱۴۹۸، احمد: ۲/ ۳۶۸، حدیث: ۸۸۰۹، اور دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۱/ ۲۵۱۔

ہے، پس تو اس کی مغفرت فرمادے اور اس پر رحم فرما، یقینا تو بہت زیادہ مغفرت کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔“[1]

۱۵۹-(۴) «اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَتِكَ احْتَاجَ إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ؛ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي حَسَنَاتِهِ، وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ».

”اے اللہ! تیرا (یہ) بندہ اور تیری کنیز کا بیٹا، تیری رحمت کا محتاج ہو گیا ہے اور تو اسے عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر یہ گناہ گار تھا تو اس سے درگزر فرما۔“[2]

۵۶ بچے کی نمازِ جنازہ کے دوران کی دعائیں

۱۶۰-(۱) «اللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ».

وإن قال: «اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا وَذُخْرًا لِوَالِدَيْهِ، وَشَفِيعًا مُجَابًا، اللّٰهُمَّ ثَقِّلْ بِهِ مَوَازِينَهُمَا، وَأَعْظِمْ بِهِ أُجُورَهُمَا، وَأَلْحِقْهُ بِصَالِحِ

(۱) ابن ماجہ، حدیث: ۱۴۹۹، دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۱/۲۵۱، سنن أبو داود: ۳/ ۲۱۱، حدیث: ۳۲۰۲۔

(۲) حاکم نے اسے روایت کیا اور صحیح کہا ہے، اور امام ذھبي نے اس کی موافقت کی ہے: ۱/۳۵۹، اور دیکھیے: أحکام الجنائز للالبانی، ص۱۲۵۔

المُؤْمِنِينَ، وَاجْعَلْهُ فِي كَفَالَةِ إِبْرَاهِيمَ، وَقِهِ بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ الجَحِيمِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَسْلَافِنَا، وَأَفْرَاطِنَا، وَمَنْ سَبَقَنَا بِالإِيمَانِ»، فَحَسَنٌ.

”اے اللہ! اسے عذاب قبر سے بچا۔“[1]

اور اگر ساتھ میں یہ دعا بھی پڑھ لے تو بہتر ہے: ”الٰہی ! اسے میری منزل اور اپنے والدین کے لیے ذخیرہ بنادے اور (ان کے لیے) ایسا سفارشی بنادے جس کی سفارش قبول ہو، اے اللہ! اس کی وجہ سے ان دونوں کے ترازو بھاری کردے اور اس کی وجہ سے ان کے اجر زیادہ کردے اور اسے صالح مومنوں کے ساتھ ملادے اور اسے ابراہیم (علیہ السلام) کی کفالت میں کردے اور اسے اپنی رحمت سے دوزخ کے عذاب سے بچا اور اسے بدلے میں ایسا گھر دے جو اس کے گھر سے بہتر ہو اور گھر والے جو اس کے گھر والوں سے زیادہ بہتر ہوں، اے اللہ! ان لوگوں کی مغفرت فرمادے جو

(۱) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک ایسے بچے کی نمازِ جنازہ ادا کی جو بالکل معصوم تھا، میں نے انھیں انہی الفاظ میں دعا کرتے ہوئے سنا تھا۔] موطأ امام مالک: ۱/۲۸۸، مصنف ابن ابی شیبۃ: ۳/۲۱۷، بیہقی: ۴/۹، اور شعیب الأرناؤوط نے اس کی سند کو اپنی تحقیق شرح السنۃ للبغوی: ۵/۳۵۷ میں صحیح کہا ہے۔

ہمارے پیش رو، ہمارے اسلاف ہیں اور (انھیں) جو ایمان کے ساتھ ہم سے پہلے گزر گئے۔“[1]

۱۶۱-(۲) «اللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا، وَسَلَفًا، وَأَجْرًا».

”اے اللہ! اسے ہمارے لیے میرِ منزل، پیش رو اور (باعثِ) اجر بنادے۔“[2]

۵۷ تعزیت کی دعائیں

۱۶۲- «إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ، وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى... فَلْتَصْبِرْ، وَلْتَحْتَسِبْ».

وَإِنْ قَالَ: «أَعْظَمَ اللّٰهُ أَجْرَكَ، وَأَحْسَنَ عَزَاءَكَ، وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ»، فَحَسَنٌ.

”یقیناً اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا، اور اس کے پاس ہر چیز وقتِ مقررہ کے ساتھ ہے۔ پس چاہیے

(۱) دیکھیے: المغنی لابن قدامہ: ۳/۴۱۶، الدروس المهمة لعامة الأمة، للشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز -رحمہ اللہ-، ص۱۵۔

(۲) حسن (بصری) بچے پر سورۂ فاتحہ پڑھتے اور کہتے: ... الحدیث۔ شرح السنة: البغوی: ۵/۳۵۷، مصنف عبدالرزاق، حدیث: ۶۵۸۸، امام بخاری نے اسے معلق ذکر کیا ہے، کتاب الجنائز، ۶۵ باب قراءة فاتحة الكتاب على الجنازة: ۲/ ۱۱۳، اس حدیث: ۱۳۳۵ سے پہلے۔

کہ تم صبر کرو اور اس صبر میں اللہ تعالی سے ثواب طلب کرنے کی نیت کرو۔“(۱)

اور اگر ساتھ میں یہ بھی تعزیت میں کہے تو مزید بہتر ہے: ”اللہ تعالی تیرا اجر بڑھائے اور تمھیں اچھے طریقے سے تسلی دے اور تمھارے فوت شدہ کی مغفرت فرمادے۔“(۲)

۵۸ میت کو قبر میں اتارتے وقت کی دعا

۱۶۳- «بِاسْمِ اللّٰهِ، وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ».

”اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق (تمھیں دفن کرتے ہیں)۔“(۳)

۵۹ میت کو دفن کرنے کے بعد کی دعا

۱۶۴- «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ».

(۱) صحیح بخاری: ۲/ ۸۰، حدیث: ۱۲۸۴، مسلم: ۲/ ۶۳۶، حدیث: ۹۲۳۔

(۲) الأذکار للنووي، ص۱۲۶۔

(۳) سنن ابو داود صحیح سند کے ساتھ: ۳/ ۳۱۴، حدیث: ۳۲۱۵، احمد، حدیث: ۵۲۳۴، حدیث: ۴۸۱۲ مسند احمد کے الفاظ یہ ہیں: «بسم الله، وعلى ملة رسول الله»، ”یعنی اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر۔“ اور اس کی سند بھی صحیح ہے۔

”اے اللہ! اس کی مغفرت فرمادے، اے اللہ! اسے ثابت قدم رکھ۔“(۱)

۶۰ زیارتِ قبور کی دعا

۱۶۵- «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، [وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ]، أَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ».

”ان گھروں (قبروں) کے مومن اور مسلمان مکینو! تم پر سلام ہو اور بلا شبہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ضرور ملنے والے ہیں، [اور ہم میں سے پہلے جانے والوں پر اور بعد میں جانے والوں پر اللہ رحم فرمائے۔] میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمھارے لیے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔“(۲)

(۱) نبی کریم ﷺ میت دفن کرنے سے فارغ ہوتے تو اس کے پاس ٹھہر کر فرماتے: ”اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور اس کے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو کیوں کہ اب اس سے سوالات ہوں گے۔“ ابو داود: ۳/ ۳۱۵، حدیث: ۳۲۲۳، حاکم نے اسے روایت کر کے صحیح کہا ہے اور امام ذھبی نے اس کی موافقت کی ہے: ۱/ ۳۷۰۔

(۲) مسلم: ۲/ ۶۷۱، حدیث: ۹۷۵، ابن ماجہ: ۱/ ۴۹۴، حدیث: ۱۵۴۷، ابن ماجہ کی روایت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، اور قوسین کے درمیان کے الفاظ مسلم (۲/ ۶۷۱، حدیث ۹۷۵.) نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیے ہیں۔

٦١ آندھی کی دعائیں

١٦٦-(١) «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا».

”اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“(١)

١٦٧-(٢) «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ».

”اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھلائی کا جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے اور میں اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس چیز کے شر سے جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے۔“(٢)

(١) سنن ابی داود، حدیث: ٤/ ٣٢٦، حدیث: ٥٠٩٩، ابن ماجہ، حدیث: ٢/ ١٢٢٨، اور دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ٢/٣٠٥۔

(٢) مسلم: ٢/ ٦١٦، حدیث: ٨٩٩، الفاظ مسلم کے ہیں، صحیح بخاری: ٤/ ٧٦ حدیث: ٣٢٠٦، حدیث: ٤٨٢٩۔

٦٢ بادل گرجنے کے وقت کی دعا

١٦٨- «سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ، وَالمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ».

”پاک ہے وہ ذات کہ گرج اس کی حمد کے ساتھ تسبیح پڑھتی ہے اور فرشتے اس کے ڈر سے (تسبیح کرتے ہیں)۔“(١)

٦٣ بارش طلب کرنے کی چند دعائیں

١٦٩-(ا) «اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا، مَرِيئًا مَرِيعًا، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ، عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ».

”اے اللہ! تو ہمیں ایسی بارش سے سیراب کر جو مددگار، خوش گوار، سرسبز کرنے والی اور مفید ہو، نقصان دہ نہ ہو، جلد ہو، نہ کہ دیر سے آنے والی۔“(٢)

---

(١) حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب بادل کی گرج سنتے تو باتیں چھوڑ دیتے اور یہ دعا پڑھتے۔ الحدیث، موطأ: ٢/ ٩٩٢، امام البانی نے صحیح الکلم الطیب: ١٥٧ میں فرمایا: صحابی سے اس عمل کی سند صحیح ہے۔

(٢) سنن ابو داود: ١/ ٣٠٣، حدیث: ١١٧١، امام البانی نے صحیح ابی داود: ١/ ٢١٦ میں اسے صحیح کہا ہے

۱۷۰-(۲) «اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا».

"اے اللہ! ہمیں بارش دے، اے اللہ! ہمیں بارش دے، اے اللہ! ہمیں بارش دے۔"(۱)

۱۷۱-(۳) «اللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ، وَبَهَائِمَكَ، وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ، وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ».

"اے اللہ! اپنے بندوں اور اپنے چوپایوں کو پانی پلا اور اپنی رحمت عام کردے اور اپنے مردہ شہر کو زندہ کردے۔"(۲)

۶۲ بارش نازل ہوتے ہوئے دیکھ کر پڑھنے کی دعا

۱۷۲- «اللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا».

"اے اللہ! اسے نفع بخش بارش بنا۔"(۳)

(۱) صحیح بخاری: ۱/ ۲۲۴، حدیث: ۱۰۱۴، اور مسلم: ۲/ ۶۱۳، حدیث: ۸۹۷۔
(۲) سنن ابو داود: ۱/ ۳۰۵، حدیث: ۱۱۷۸، امام البانی نے صحیح ابی داود: ۱/۲۱۸ میں اسے صحیح کہا ہے۔
(۳) صحیح بخاری مع الفتح: ۲/ ۲۸۲، حدیث: ۱۰۳۲۔

۶۵ بارش نازل ہونے کے بعد کی دعا

۱۷۳- «مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ».

”ہم اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے ساتھ بارش سے نوازے گئے۔“(۱)

۶۶ مطلع صاف ہونے کے لیے دعا

۱۷۴- «اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ، وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ».

”اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا اور (اب) ہم پر نہ (برسا)۔ اے اللہ! ٹیلوں پر، پہاڑیوں پر، اور وادیوں میں نیز درختوں کے اگنے کی جگہوں پر (بارش برسا)۔“(۲)

۶۷ چاند دیکھنے کی دعا

۱۷۵- «اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ رَبَّنَا وَتَرْضَى، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ».

(۱) صحیح بخاری: ۱/ ۲۰۵، حدیث: ۸۴۶، ومسلم: ۱/ ۸۳، حدیث: ۷۱۔
(۲) صحیح بخاری: ۱/ ۲۲۴، حدیث: ۹۳۳، اور مسلم: ۲/ ۶۱۴ حدیث: ۸۹۷۔

"اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ! تو اسے امن، ایمان، سلامتی، اسلام اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ جسے تو پسند کرتا ہے، ہم پر طلوع فرما، اے ہمارے رب! اور (جس سے) تو راضی ہوتا ہے۔ (اے چاند!) ہمارا اور تمھارا رب اللہ ہے۔"(۱)

۶۸ روزہ افطار کرنے کے وقت کی دعائیں

۱۷۶-(۱) «ذَهَبَ الظَّمَأُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ».

"پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہوگئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو اجر ثابت ہوگیا۔"(۲)

۱۷۷-(۲) «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ أَنْ تَغْفِرَ لِي».

"اے اللہ! بے شک میں تیری اس رحمت کے ذریعے سے جس نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے تجھ سے سوال کرتا ہوں، کہ تو مجھے بخش دے۔"(۳)

(۱) جامع الترمذی: ۵/ ۵۰۴، حدیث: ۳۴۵۱، داریی: ۱/۳۳۶، الفاظ دارمی کے ہیں، اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ۳/۱۵۷۔

(۲) سنن ابی داود: ۲/ ۳۰۶، حدیث: ۲۳۵۹، وغیرہ، اور دیکھیے: صحیح الجامع: ۴/۲۰۹۔

(۳) ابن ماجہ: ۱/ ۵۵۷، حدیث: ۱۷۵۳ یہ دعا حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما پڑھتے تھے، حافظ نے الأذکار کی تخریج میں اسے حسن کہا ہے۔ دیکھیے: شرح الأذکار: ۴/ ۳۴۲۔

٦٩ کھانا کھانے سے پہلے کی دعا

١٧٨-(١) «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا، فَلْيَقُلْ: بِاسْمِ اللهِ، فَإِنْ نَسِيَ فِي أَوَّلِهِ، فَلْيَقُلْ: بِاسْمِ اللهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ».

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ: ”جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو اسے ”بسم اللہ“ ”اللہ کے نام کے ساتھ (کھانا شروع کرتا ہوں)۔“ کہنا چاہیے اور اگر شروع میں کہنا بھول جائے تو اسے کہنا چاہیے: ”بسم اللہ فی اولہ و اخرہ“ ”اللہ کے نام کے ساتھ (کھانا شروع کرتا ہوں) اس کے شروع اور اس کے آخر میں۔“(١)

١٧٩-(٢) «مَنْ أَطْعَمَهُ اللهُ الطَّعَامَ، فَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ، وَمَنْ سَقَاهُ اللهُ لَبَنًا، فَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَزِدْنَا مِنْهُ».

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”جسے اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے، اسے کہنا چاہیے: ”اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت عطا کر اور ہمیں اس سے زیادہ بہتر کھلا۔“ اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے، اسے کہنا چاہیے: ”اے اللہ!

(١) سنن ابو داود: ٣/ ٣٤٧، حدیث: ٣٧٦٧، جامع الترمذی: ٤/ ٢٨٨، حدیث: ١٨٥٨، اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ٢/ ١٦٧۔

ہمارے لیے اس میں برکت فرما اور ہمیں اس سے بھی زیادہ دے۔“(۱)

۷۰ کھانے سے فراغت کے بعد کی دعائیں

۱۸۰-(۱) «الحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ».

”ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے یہ (کھانا) مجھے کھلایا اور مجھے یہ (کھانا) عطا کیا بغیر میری کسی طاقت کے اور بغیر میری کسی قوت کے۔“(۲)

۱۸۱-(۲) «الحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا، طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ [مَكْفِيٍّ وَلَا] مُوَدَّعٍ، وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا».

”ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے بہت زیادہ، پاکیزہ اور اس میں برکت ڈالی گئی ہے، نہ (یہ کھانا) کفایت کیا گیا (کہ مزید کی ضرورت نہ رہے) اور نہ اسے وداع کیا گیا ہے اور نہ اس سے بے نیاز ہوا جاسکتا ہے، اے ہمارے رب۔“(۳)

(۱) جامع الترمذی: ۵/ ۵۰۶، حدیث: ۳۴۵۵، اور دیکھیے: صحیح الترمذی، ۳/ ۱۵۸۔
(۲) اسے اصحابِ سنن نے روایت کیا ہے سوائے نسائی کے: سنن أبو داود: حدیث: ۴۰۲۵، جامع الترمذی، حدیث: ۳۴۵۸، ابن ماجہ، حدیث: ۳۲۸۵، اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ۳/ ۱۵۹۔
(۳) صحیح بخاری: ۶/ ۲۱۴، حدیث: ۵۴۵۸، جامع الترمذی: ۵/ ۵۰۷، الفاظ ترمذی کے ہیں،

۷۱ مہمان کی میزبان کے لیے دعا

۱۸۲- «اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْ لَهُمْ، وَارْحَمْهُمْ».

"اے اللہ! ان کے لیے ان چیزوں میں برکت عطا فرما جو تو نے ان کو دیں اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔"(۱)

۷۲ کھانا یا پانی طلب کرنے کے لئے بطور تعریض دعا دینا

۱۸۳- «اللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي، وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي».

"اے اللہ! اسے کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اسے پلا جس نے مجھے پلایا۔"(۲)

۷۳ کسی کے ہاں افطاری کرنے کے وقت کی دعا

۱۸۴- «أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ، وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الأَبْرَارُ،

حدیث: ۳۴۵۶۔

(۱) صحیح مسلم، ۳/۱۶۱۵، حدیث نمبر: ۲۰۴۲

(۲) صحیح مسلم، ۳/۱۶۲۶، حدیث نمبر: ۲۰۵۵

وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ المَلَائِكَةُ».

”روزے دار تمھارے ہاں افطار کرتے رہیں اور نیک لوگ تمھارا کھانا کھاتے رہیں اور اللہ کے فرشتے تمھارے لیے دعائیں کرتے رہیں۔“[1]

۷۴ روزہ دار کی دعا کہ جب کھانا حاضر ہو اور روزہ دار کھانا تناول نہ کرے

۱۸۵- «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ، فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ، وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ»، وَمَعْنَى: «فَلْيُصَلِّ»: أَيْ: فَلْيَدْعُ.

”جب تم میں سے کسی کو (کھانے کی) دعوت دی جائے تو اسے قبول کرنی چاہیے، اگر وہ روزہ دار ہو تو اسے (صاحب خانہ کے لیے) دُعا کرنی چاہیے، اور اگر وہ روزہ سے نہ ہو تو اسے کھانا چاہیے۔“[2] حدیث میں وارد لفظ ”فلیصل“ کے معنی دعا کرنے کے ہیں۔

---

(۱) سنن أبو داود: ۳/ ۳۶۷، حدیث: ۳۸۵۶، ابن ماجہ: ۱/ ۵۵۶، حدیث: ۱۷۴۷، نسائی ’عمل الیوم واللیلۃ‘ حدیث: ۲۹۶-۲۹۸، اور بیان کیا کہ نبی ﷺ جب کسی کے ہاں افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے، اور امام البانی نے صحیح ابی داود میں اسے صحیح کہا ہے: ۲/ ۷۳۰۔

(۲) صحیح مسلم ’۲/ ۱۰۵۴‘ حدیث نمبر: ۱۱۵۰۔

۷۵ روزے دار کو کوئی گالی دے تو کیا کہے؟

۱۸۶- «إِنِّي صَائِمٌ، إِنِّي صَائِمٌ».

”بلاشبہ میں روزے سے ہوں، بلاشبہ میں روزے سے ہوں۔“(۱)

۷۶ پہلا پھل دیکھنے کے وقت کی دعا

۱۸۷- «اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا».

”اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے پھل میں برکت فرما اور ہمارے لیے ہمارے شہر میں برکت فرما، ہمارے لیے ہمارے صاع میں برکت فرما اور ہمارے لیے ہمارے مُد میں برکت فرما۔“(۲)

۷۷ چھینک کی دعا

۱۸۸- رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے کہنا چاہیے: «اَلحَمْدُ لِلّٰهِ» ”ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے

(۱) صحیح بخاری مع فتح الباری: ۴/ ۱۰۳، حدیث: ۱۸۹۴، صحیح مسلم: ۲/ ۸۰۶، حدیث: ۱۱۵۱۔
(۲) صحیح مسلم، ۲/۱۰۰۰، حدیث نمبر: ۱۳۷۳۔

لیے ہے۔“ اور اس کے دوست یا بھائی کو کہنا چاہیے «يَرْحَمُكَ اللّٰهُ» ”اللہ تم پر رحم فرمائے۔“ کہے، اور جب اس کا بھائی اسے «يَرْحَمُكَ اللّٰهُ» کہے، تو وہ یہ کہے: «يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ، وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ» ”اللہ تمھیں ہدایت دے اور تمھارا حال درست کرے۔“(۱)

۷۸ اگر کافر چھینک آنے پر الحمد للہ کہے تو کہا جائے

۱۸۹- «يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ، وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ».

”اللہ تمھیں ہدایت دے اور تمھارا حال درست کرے۔“(۲)

۷۹ شادی کرنے والے کے لیے دعا

۱۹۰- «بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ».

”اللہ تیرے لیے برکت کرے اور تجھ پر برکت کرے اور تم دونوں کو خیر میں جمع کرے۔“(۳)

---

(۱) صحیح بخاری، ۷/۱۲۵، حدیث نمبر: ۵۸۷۰

(۲) جامع الترمذی: ۵/۸۲، حدیث: ۲۷۴۱، احمد: ۴/ ۴۰۰، حدیث: ۱۹۵۸۶، سنن أبو داود: ۴/۳۰۸، حدیث: ۵۰۴۰، دیکھیے: صحیح الترمذی: ۲/ ۳۵۴۔

(۳) اسے اصحابِ سنن نے روایت کیا ہے سوائے نسائی کے: سنن أبو داود: حدیث: ۲۱۳۰، ابن

۸۰ شادی کرنے اور سواری خریدنے والے کی دعا

۱۹۱- جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے یا خادم خریدے تو اس چاہیے کہ یہ دعا پڑھے: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَإِذَا اشْتَرَى بَعِيرًا، فَلْيَأْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهِ، وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ». ”اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس بھلائی پر تونے اسے پیدا کیا ہے' اس کا سوال کرتا ہوں اور اس کی برائی اور جس برائی پر تونے اسے پیدا کیا ہے' اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں' اور جب کوئی شخص اونٹ خریدے تو اسے چاہیے کہ اس کا کوہان پکڑ کی یہی دعا پڑھے“[1]

۸۱ بیوی کے پاس آنے سے پہلے کی دعا

۱۹۲- «بِاسْمِ اللهِ، اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا».

ماجہ، حدیث: ۱۹۰۵، نسائی، عمل الیوم واللیلۃ، حدیث: ۲۵۹ اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ۱/۳۱۶۔

(۱) سنن ابی داود، حدیث: ۲/ ۲۴۸، حدیث: ۲۱۶۰، ابن ماجہ، حدیث: ۱/ ۶۱۷، حدیث: ۱۹۱۸، اور دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۱/۳۲۴۔

”اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! ہمیں شیطان (مردود) سے بچا اور اس (اولاد) کو بھی شیطان سے بچا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔“(۱)

۸۲ غصہ آجانے کے وقت کی دعا

۱۹۳- «أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ».

”میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطانِ مردود سے۔“(۲)

۸۳ مصیبت زدہ کو دیکھنے کے وقت کی دعا

۱۹۴- «الحَمْدُ لِلهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا».

”ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس چیز سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا ہے اور مجھے اپنی مخلوق میں سے بہتوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔“(۳)

(۱) صحیح بخاری: ۶/ ۱۴۱، حدیث: ۱۴۱، مسلم: ۲/ ۱۰۲۸، حدیث: ۱۴۳۴۔
(۲) صحیح بخاری ۷/ ۹۹، حدیث: ۳۲۸۲، مسلم: ۴/ ۲۰۱۵، حدیث: ۲۶۱۰۔
(۳) جامع الترمذی: ۵/ ۴۹۴، و۵/ ۴۹۳، حدیث: ۳۴۳۲، اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ۳/۱۵۳۔

۸۴ دورانِ مجلس کی دعا

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس میں مجلس سے اٹھنے سے پہلے سو سو مرتبہ: «رَبِّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ؛ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الغَفُورُ». "اے میرے پروردگار مجھے معاف کردے، میری توبہ قبول فرما، بے شک تو خوب بخشنے والا اور بہت زیادہ معاف کرنے والا ہے۔" گنا جاتا تھا۔(۱)

۸۵ کفارۂ مجلس

۱۹۶- «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ».

"اے اللہ! پاک ہے تو اپنی تعریفوں سمیت، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔"(۲)

(۱) جامع الترمذی، حدیث: ۳۴۳۴، ابن ماجہ، حدیث: ۳۸۱۴، اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ۳/۱۵۳، اور صحیح ابن ماجہ: ۲/۳۲۱، الفاظ ترمذی کے ہیں۔

(۲) اصحابِ سنن نے روایت کیا ہے: سنن ابو داود، حدیث: ۴۸۵۸، جامع الترمذی، حدیث: ۳۴۳۳، نسائی، حدیث: ۱۳۴۴، اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ۳/۱۵۳۔ "عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس میں تشریف رکھتے یا قرآن کریم کی تلاوت فرماتے یا

۸۶ اس شخص کے لئے دعا جو یہ کہے اللہ آپ کی مغفرت فرمائے

۱۹۷- «وَلَكَ».

”اور اللہ آپ کی بھی مغفرت فرمائے۔“(۱)

۸۷ حسن سلوک کرنے والے کے لیے دعا

۱۹۸- «جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا».

”اللہ تمھیں (اس سے) زیادہ بہتر بدلہ دے۔“(۲)

نماز پڑھتے تو اس کا اختتام ان الفاظ پر کرتے تھے۔“ الحدیث، نسائی: عمل الیوم واللیلۃ، حدیث: ۳۰۸، احمد: ۶/ ۷۷، حدیث: ۲۴۴۸۶، دکتور فاروق حمادہ نے عمل الیوم واللیلۃ للنسائی کی تحقیق میں اسے صحیح کہا ہے، ص۲۷۳۔

(۱) احمد: ۵/ ۸۲، حدیث: ۲۰۷۷۸، نسائی: عمل الیوم واللیلۃ، ص۲۱۸، حدیث: ۴۲۱، تحقیق الدکتور فاروق حمادۃ۔

(۲) جامع الترمذی، حدیث: ۲۰۳۵، اور دیکھیے: صحیح الجامع: ۶۲۴۴ اور صحیح الترمذی: ۲/ ۲۰۰۔

۸۸ وہ اذکار جن کے اختیار کرنے کی وجہ سے اللہ تعالے دجال سے محفوظ رکھے گا

۱۹۹- «مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الكَهْفِ، عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ»، وَالِاسْتِعَاذَةُ بِاللهِ مِنْ فِتْنَتِهِ عَقِبَ التَّشَهُّدِ الأَخِيرِ مِنْ كُلِّ صَلَاةٍ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص سورۂ کہف سے شروع کی دس آیتیں حفظ کرے گا وہ دجال سے محفوظ ہوجائے گا۔“[۱] اسی طرح ہر نماز کے آخری تشہد میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگنا بھی اس سے تحفظ کا باعث ہے۔[۲]

۸۹ مجھے تم سے اللہ کے لیے محبت ہے، کہنے والے کو دعا۔

۲۰۰- «أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ».

(۱) دیکھیے اسی کتاب کی حدیث: ۵۵، اور حدیث: ۵۶، ص ۴۱۔
(۲) مسلم: ۱/ ۵۵۵، حدیث: ۸۰۹، ایک دوسری روایت میں ہے کہ سورۂ کھف کی آخری دس آیتیں: ۱/ ۵۵۶، حدیث: ۸۰۹۔

”وہ ہستی (اللہ تعالیٰ) تم سے محبت کرے جس کی خاطر تم نے مجھ سے محبت کی۔“(۱)

۹۰ مال و دولت خرچ کرنے والے کے لیے دعا

۲۰۱- «بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ».

”اللہ تعالیٰ تیرے لئے تیرے اہل وعیال اور مال ودولت میں برکت عطا فرمائے۔“(۲)

۹۱ ادائیگی قرض کے وقت قرض دینے والے کے لیے دعا

۲۰۲- «بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ؛ إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ: الحَمْدُ، وَالأَدَاءُ».

”اللہ تعالیٰ تیرے اہل وعیال اور مال ودولت میں برکت عطا فرمائے،

(۱) سنن ابو داود، ۴/ ۳۳۳، حدیث: ۵۱۲۵، اور امام البانی نے صحیح ابی داود میں اسے حسن کہا ہے: ۳/۹۶۵۔
(۲) صحیح بخاری مع الفتح: ۲/ ۲۸۲، حدیث: ۷۹۶۔

قرض کا صلہ تو صرف اور صرف شکریہ اور ادا ہی ہے۔“[1]

۹۲ شرک سے خوف کی دعا

۲۰۳- «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ».

”اے اللہ! بے شک تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں (کسی کو) تیرا شریک ٹھہراؤں جب کہ میں جانتا بھی ہوں،اور میں تجھ سے ان غلطیوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں جنھیں میں نہیں جانتا۔“[2]

۹۳ برکت کی دعا دینے والے کے لیے دعا

۲۰۴- «وَفِيكَ بَارَكَ اللّٰهُ».

”اور اللہ تعالیٰ تجھ میں بھی برکت کرے۔“[3]

(۱) نسائی: عمل الیوم واللیلۃ، ص۳۰۰، ابن ماجہ: ۲/ ۸۰۹، حدیث: ۲۴۲۴، اور دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۲/۵۵۔

(۲) احمد: ۴/ ۴۰۳، حدیث: ۱۹۶۰۶، الأدب المفرد: بخاری، حدیث: ۷۱۶، اور دیکھیے: صحیح الجامع: ۳/۲۳۳، و صحیح الترغیب والترھیب للالبانی : ۱/ ۱۹۔

(۳) ابن السنی، ص۱۳۸، حدیث: ۲۷۸، اور دیکھیے: الوابل الصیب لابن القیم، ص۳۰۴، تحقیق بشیر محمد عیون۔

۹۴ بد شگونی سے ناپسندیدگی کی دعا

۲۰۵- «اللّٰهُمَّ لَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ، وَلَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ».

”اے اللہ! نہیں ہے کوئی بد شگونی، مگر تیری ہی بد شگونی (یعنی تیرے ہی حکم سے) اور نہیں ہے کوئی بھلائی مگر تیری ہی بھلائی (یعنی تیری ہی مشیت سے) اور تیرے سوا کوئی برحق معبود نہیں۔“(۱)

۹۵ سواری پر بیٹھنے کی دعا

۲۰۶- «بِاسْمِ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، ﴿سُبْحَٰنَ ٱلَّذِى سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُۥ مُقْرِنِينَ ﴿١٣﴾ وَإِنَّآ إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ﴾، الْحَمْدُ لِلّٰهِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي؛ فَاغْفِرْ لِي؛ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ».

(۱) احمد: ۲/ ۲۲۰، حدیث: ۷۰۴۵، ابن السنی، حدیث: ۲۹۲، امام البانی نے سلسلة الأحاديث الصحيحة میں اسے صحیح کہا ہے: ۳/۵۴، حدیث: ۱۰۶۵، بدشگونی (جو ناجائز ہے) کے مقابلے میں فال (نیک فالی) ہے، اسے نبی ﷺ نے پسند فرمایا ہے، اسی لیے ایک موقع پر ایک شخص سے آپ نے اچھا کلمہ سنا تو آپ کو اچھا لگا اور فرمایا: ”تیری فال ہم نے تیرے منہ ہی سے لی ہے۔“ سنن ابو داود، حدیث: ۳۷۱۹، احمد، حدیث: ۹۰۴۰، امام البانی نے سلسلة الاحاديث الصحيحة میں اسے صحیح کہا ہے: ۲/۳۶۳، أخلاق النبي ﷺ، ص ۲۷۰۔

"اللہ تعالی کے نام سے، ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔"پاک ہے وہ ذات جس نے اسے (سواری کو) ہمارے تابع کردیا ورنہ ہم اسے قابو میں کرلینے والے نہیں تھے۔اور بے شک ہم اپنے رب ہی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔""سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ! تو پاک ہے ! یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے، پس تو میری مغفرت فرمادے، بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کی مغفرت نہیں کرسکتا۔"[1]

٩٦ سفر کی دعا

٢٠٧- اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، ﴿سُبْحَٰنَ ٱلَّذِى سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُۥ مُقْرِنِينَ ﴿١٣﴾ وَإِنَّآ إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ﴾، «اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا البِرَّ وَالتَّقْوَى، وَمِنَ العَمَلِ مَا تَرْضَى، اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالخَلِيفَةُ فِي الأَهْلِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ،

(١) سنن ابو داود: ٣/ ٣٤، حدیث: ٢٦٠٢، جامع الترمذی: ٥/ ٥٠١، حدیث: ٣٤٤٦، اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ٣/١٥٦، اور سورۃ الزخرف کی دو آیتیں: ١٣- ١٤۔

وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ»، وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ، وَزَادَ فِيهِنَّ: «آيِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ».

۲۰۷- ”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے،“پاک ہے وہ ذات جس نے اسے (سواری کو) ہمارے تابع کردیا ورنہ ہم اسے قابو میں کرلینے والے نہیں تھے۔اور بے شک ہم اپنے رب ہی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔“ ”اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی، تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جسے تو پسند فرمائے، اے اللہ! ہم پر ہمارا یہ سفر آسان کردے اور اس کی لمبی مسافت ہم سے لپیٹ دے،اے اللہ! اس سفر میں تو ہی (ہمارا) ساتھی ہے اور (تو ہی ہمارا) جانشین ہے گھر والوں میں، اے اللہ! ہمیں سفر کی مشقت، (اس کے) تکلیف دہ منظر اور مال اور گھر والوں میں بری تبدیلی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“

نبی اکرم ﷺ سفر سے واپسی پر بھی یہی الفاظ کہتے اور ان میں یہ اضافہ کرتے: ”(ہم) واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب ہی کی تعریف کرنے والے ہیں۔“(۱)

(۱) صحیح مسلم، ۲/۹۷۸، حدیث نمبر: ۱۳۴۲

۹۷ کسی شہر یا بستی میں داخل ہونے کی دعا

۲۰۸- «اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الأَرَضِينَ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ؛ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ القَرْيَةِ، وَخَيْرَ أَهْلِهَا، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ أَهْلِهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا».

"اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور ان چیزوں کے رب جن پر یہ سایہ کیے ہوئے ہیں! اور ساتوں زمینوں اور ان چیزوں کے رب جنھیں یہ اٹھائے ہوئے ہیں! اور شیطانوں اور ان کے رب اور جن کو انھوں نے گمراہ کیا ہے! اور ہواؤں اور ان چیزوں کے رب جو انھوں نے اڑائی ہیں، میں تجھ سے اس بستی، اس کے باشندوں اور اس (بستی) میں موجود چیزوں کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے اور اس کے باسیوں کے شر سے اور (ان چیزوں کے) شر سے جو اس میں ہیں۔"[1]

(۱) حاکم نے اسے روایت کر کے صحیح کہا ہے اور امام ذهبي نے اس کی موافقت کی ۲/۱۰۰، ابن السنی، حدیث: ۵۲۴، حافظ نے الأذکار کی تخریج میں اسے حسن کہا ہے ۵/۱۵۴، علامہ ابن باز –رحمہ اللہ– نے فرمایا کہ اسے نسائی نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے دیکھیے: (تحفۃ الاخیار)، ص۳۷۔

٩٨ بازار میں داخل ہونے کی دعا

٢٠٩- «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ، وَلَهُ الحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ».

"اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور سب تعریف اسی کے لیے ہے، وہی زندگی دیتا اور وہی مارتا ہے اور وہ زندہ ہے مرتا نہیں، اسی کے ہاتھ میں سب بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔"(١)

٩٩ سواری کے پھسلنے کے وقت کی دعا

٢١٠- «بِاسْمِ اللهِ».

"اللہ کے نام کے ساتھ۔"(٢)

(١) جامع الترمذی، حدیث: ٣٤٢٨، ابن ماجہ: ٥/ ٢٩١، حدیث: ٣٨٦٠، حاکم: ١/٥٣٨، امام البانی نے صحیح ابن ماجہ: ٢/٢١، اور صحیح الترمذی: ٣/١٥٢ میں اسے حسن کہا ہے۔
(٢) سنن ابو داود: ٤/ ٢٩٦، حدیث: ٤٩٨٢، امام البانی نے صحیح ابی داود: ٣/٩٤١ میں اسے صحیح کہا ہے۔

۱۰۰ مسافر کی مقیم کے لیے دعا

۲۱۱- «أَسْتَوْدِعُكُمُ اللهَ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ».

”میں تمھیں اس اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔“(۱)

۱۰۱ مقیم کی مسافر کے لیے دعائیں

۲۱۲-(۱) «أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِينَكَ، وَأَمَانَتَكَ، وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ».

”میں تمھارا دین، تمھاری امانت اور تمھارا آخری عمل اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔“(۲)

۲۱۳-(۲) «زَوَّدَكَ اللهُ التَّقْوَى، وَغَفَرَ ذَنْبَكَ، وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ».

”اللہ تمھیں تقویٰ کا زادِ راہ عطا فرمائے، تمھارے گناہ بخش دے اور

(۱) احمد: ۲/ ۴۰۳، حدیث: ۹۲۳۰، ابن ماجہ: ۲/ ۹۴۳، حدیث: ۲۸۲۵، اور دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۲/ ۱۳۳۔

(۲) احمد: ۲/ ۷، حدیث: ۴۵۲۴، جامع الترمذی: ۵/ ۴۹۹، حدیث: ۳۴۴۳، امام البانی نے صحیح سنن الترمذی میں اسے صحیح کہا ہے: ۳/ ۴۱۹۔

تمھارے لیے بھلائی آسان کر دے تم جہاں بھی رہو۔“(۱)

۱۰۲ دورانِ سفر تسبیح وتکبیر

۲۱۴- قَالَ جَابِرٌ رضی اللہ عنہ: «كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا، وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا».

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب ہم بلندی پر چڑھتے تو تکبیر (اللہ اکبر) کہتے اور جب نیچے اترتے تو تسبیح (سبحان اللہ) کہتے۔(۲)

۱۰۳ دورانِ سفر صبح کے وقت کی دعا

۲۱۵- «سَمَّعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللهِ، وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا، رَبَّنَا، صَاحِبْنَا، وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا، عَائِذًا بِاللهِ مِنَ النَّارِ».

”ایک سننے والے نے اللہ کی تعریف سنی اور ہم پر اس کے جو اچھے انعامات ہوئے (ان کا تذکرہ بھی سنا) اے ہمارے رب! ہمارا ساتھی بن جا اور ہم پر مہربانی فرما، (ہم یہ دعا کرتے ہیں) اللہ کی پناہ میں آتے ہوئے آگ (کے عذاب) سے۔“(۳)

---

(۱) جامع الترمذی، حدیث: ۳۴۴۴، اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ۳/ ۱۵۵۔
(۲) صحیح بخاری مع الفتح: ۲/ ۲۸۲، حدیث: ۲۹۶۔
(۳) مسلم: ۴/ ۲۰۸۶، حدیث: ۲۷۱۸، حدیث میں وارد لفظ «سَمَّعَ سَامِعٌ» کا معنی: اللہ کی نعمتوں پر ہماری جانب سے اس کی تعریف پر گواہی دینے والے نے گواہی دی،اور سَمَّعَ

۱۰۴ دورانِ سفر یا سفر کے بغیر کسی جگہ ٹھہرنے کی دعا

۲۱۶- «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ».

”میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ (اللہ) کی پناہ طلب کرتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔“(۱)

۱۰۵ سفر سے واپسی کی دعا

۲۱۷- يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ، وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ».

(آپ ﷺ) ہر بلند جگہ پر تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے:

”اللہ کے سوا کوئی معبودبرحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک

سامِعٌ کا معنی سننے والے نے ہماری بات کو دوسروں تک پہنچایا، اور اس جیسی بات سحر کے وقت ذکر اور دعا کے اہتمام کرنے کے لئے بطور تنبیہ فرمائی شرح النووی علی صحیح مسلم: ۱۷/۳۹۔

(۱) صحیح مسلم، ۴/ ۲۰۸۰، حدیث نمبر: ۲۷۰۹

نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور سب تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ ہم واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اور اپنے رب ہی کی تعریف کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے تمام (مخالف) گروہوں کو شکست دے دی۔"(۱)

۱۰۶ خوشخبری یا ناپسندیدہ بات سننے والا کیا کہے؟

۲۱۸- كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ الأَمْرُ يَسُرُّهُ، قَالَ: «الحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ»، وَإِذَا أَتَاهُ الأَمْرُ يَكْرَهُهُ، قَالَ: «الحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ».

رسول اللہ ﷺ کے پاس اگر کوئی خوش کن خبر آتی تو آپ فرماتے:
"سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس کے انعام کے باعث ہی نیک کام مکمل ہوتے ہیں۔" اگر کوئی ناپسندیدہ معاملہ سامنے آتا تو فرماتے: "سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے ہر حال میں۔"(۲)

(۱) جب رسول اللہ ﷺ کسی جنگ یا حج سے واپس تشریف لاتے تو یہ کہتے۔ صحیح بخاری: ۷/ ۱۶۳، حدیث: ۱۷۹۷، مسلم: ۲/ ۹۸۰، حدیث: ۱۳۴۴۔

(۲) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، حدیث: ۳۷۷، حاکم نے اسے روایت کر کے صحیح کہا ہے: ۱/ ۴۹۹، امام البانی نے صحیح الجامع میں اسے صحیح کہا ہے: ۴/ ۲۰۱۔

۱۰۷ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت

۲۱۹-(۱) قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا».

نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا، اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔“[۱]

۲۲۰-(۲) وَقَالَ ﷺ: «لَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا، وَصَلُّوا عَلَيَّ؛ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ».

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری قبر کو میلہ گاہ نہ بناؤ اور مجھ پر درود بھیجو، تم جہاں بھی ہو تمھارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔“[۲]

۲۲۱-(۳) وَقَالَ ﷺ: «الْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ».

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔“[۳]

---

(۱) مسلم: ۱/ ۲۸۸، حدیث: ۳۸۴۔

(۲) سنن ابو داود: ۲/ ۲۱۸، حدیث: ۲۰۴۴، احمد: ۲/ ۳۶۷، حدیث: ۸۸۰۴، اور امام البانی نے صحیح ابی داود میں اسے صحیح کہا ہے: ۲/ ۳۸۳۔

(۳) جامع الترمذی: ۵/ ۵۵۱، حدیث: ۳۵۴۶، وغیرہ، اور دیکھیے: صحیح الجامع: ۳/ ۲۵، اور صحیح الترمذی: ۳/ ۱۷۷۔

٢٢٢-(٤) وَقَالَ ﷺ: «إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ».

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو روئے زمین میں چلتے پھرتے ہیں، وہ میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔“(١)

٢٢٣-(٥) وَقَالَ ﷺ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ».

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص (جب) بھی مجھے سلام کہتا ہے، اللہ تعالیٰ میری روح مجھے واپس لوٹا دیتا ہے تاکہ میں اسے سلام کا جواب دوں۔“(٢)

١٠٨ کثرت سے سلام کہنے کی تلقین

٢٢٤-(١) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟!

(١) نسائی: ٣/ ٤٣، حدیث: ١٢٨٢، حاکم: ٢/ ٤٢١، امام البانی نے صحیح نسائی میں اسے صحیح کہا ہے: ١/ ٢٧٤۔

(٢) سنن ابو داود، حدیث: ٢٠٤١، امام البانی نے صحیح ابی داود میں اسے صحیح کہا ہے: ١/ ٣٨٣۔

أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ».

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”تم جنت میں داخل نہیں ہوگے جب تک کہ تم مومن نہیں ہوگے اور تم مومن نہیں ہوگے جب تک کہ تم باہم محبت نہ کروگے، کیا میں تمھیں ایسا کام نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تم ایک دوسرے سے محبت کروگے! آپس میں سلام کثرت سے کہو۔“(۱)

۲۲۵-(۲) «ثَلَاثٌ مَنْ جَمَعَهُنَّ، فَقَدْ جَمَعَ الْإِيمَانَ: الْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ، وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ، وَالْإِنْفَاقُ مِنَ الْإِقْتَارِ».

”تین چیزیں ایسی ہیں کہ جو شخص انھیں جمع کرلے گا وہ ایمان کو سمیٹ لے گا: [۱] اپنے آپ سے انصاف کرنا۔ [۲] لوگوں کو بے دریغ سلام کہنا۔ [۳] تنگدست ہونے کے باوجود (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنا۔“(۲)

۲۲۶-(۳) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ».

(۱) مسلم: ۱/ ۷۴، حدیث: ۵۴، احمد، حدیث: ۱۴۳۰، الفاظ مسند احمد کے ہیں، اور صحیح مسلم کے الفاظ یہ ہیں: «لا تدخلون ...»۔

(۲) صحیح بخاری مع الفتح: ۱/ ۸۲، حدیث: ۲۸، حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا قول ہے، (موقوف معلق)۔

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، کون سا اسلام بہتر ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”تم کھانا کھلاؤ اور سب کو سلام کرو، تم اسے پہچانتے ہو یا نہیں پہچانتے ہو۔“[1]

١٠٩ کافر کے سلام کا جواب

٢٢٧- «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الكِتَابِ، فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ».

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ”جب اہلِ کتاب (یہودی اور عیسائی) تمھیں سلام کہیں تو تم کہو: وعلیکم (اور تم پر بھی)۔“[2]

١١٠ مرغ بولنے اور گدھا رینکنے کے وقت کی دعا

٢٢٨- «إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ؛ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ؛ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا».

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ”جب تم مرغ کی پکار سنو تو اللہ تعالی سے اس کا فضل مانگو کیوں کہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے، اور جب

(١) صحیح بخاری مع الفتح: ١/ ٥٥، حدیث: ١٢، مسلم: ١/ ٦٥، حدیث: ٣٩۔
(٢) صحیح بخاری مع فتح الباری: ١١/ ٤٢، حدیث: ٦٢٥٨، صحیح مسلم: ٤/ ١٧٠٥، حدیث: ٢١٦٣۔

تم گدھے کے رینکنے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو اس لیے کہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔“(۱)

۱۱۱ رات کو کتوں کے بھونکنے کے وقت کی دعا

۲۲۹- «إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الكِلَابِ وَنَهِيقَ الحَمِيرِ بِاللَّيْلِ، فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْهُنَّ؛ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم رات کے وقت کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے رینکنے کی آواز سنو تو ان سے اللہ کی پناہ میں آنے کی دعا کرو کیوں کہ یہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جنھیں تم نہیں دیکھ پاتے۔“(۲)

۱۱۲ ایسے شخص کے لیے دعا جسے تم نے گالی دی ہو

۲۳۰- قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اللّٰهُمَّ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ، فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ القِيَامَةِ».

(۱) صحیح بخاری مع فتح الباری: ۶/۳۵۰، حدیث: ۳۳۰۳، صحیح مسلم: ۴/۲۰۹۲، حدیث: ۲۷۲۹۔

(۲) سنن ابو داود: ۴/۳۲۷، حدیث: ۵۱۰۵، احمد: ۳/۳۰۶، حدیث: ۱۴۲۸۳، اور امام البانی نے صحیح ابی داود میں اسے صحیح کہا ہے: ۳/۹۶۱۔

نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! جس کسی مومن کو میں نے برا بھلا کہا پس تو اسے اس (مومن) کے لیے قیامت کے دن اپنی طرف قربت کا ذریعہ بنادے۔“(۱)

۱۱۳ مسلمان دوسرے مسلمان کی تعریف میں کیا کہے؟

۲۳۱- قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا صَاحِبَهُ لَا مَحَالَةَ، فَلْيَقُلْ: أَحْسَبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ، وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا، أَحْسَبُهُ -إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَاكَ- كَذَا وَكَذَا».

نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی نے ہر صورت اپنے دوست کی تعریف کرنی ہو -بشرطیکہ وہ چیز جانتا ہو- تو اسے یہ الفاظ استعمال کرنے چاہئیں: ”میں سمجھتا ہوں کہ وہ شخص ایسے اور ایسے (مثلاً: متقی، نیک، عالم باعمل، دیانتدار وغیرہ) ہے، تاہم اللہ تعالی اس کا محاسب ہے، میں اللہ تعالی کے سامنے کسی کو پاک قرار نہیں دے سکتا۔“(۲)

(۱) صحیح بخاری مع الفتح: ۱۱/ ۱۷۱، حدیث: ۶۳۶۱، مسلم، ۴/ ۲۰۰۷، حدیث: ۳۹۶، مسلم کے الفاظ یہ ہیں: فاجعلها له زكاةً ورحمةً» ”اسے اس کے لیے پاکیزگی اور رحمت کا ذریعہ بنادے۔“
(۲) مسلم: ۴/ ۲۲۹۶، حدیث: ۳۰۰۰۔

۱۱۴ جب مسلمان اپنی تعریف سنے تو کیا کہے؟

۲۳۲- «اللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا يَقُولُونَ، وَاغْفِرْ لِي مَا لَا يَعْلَمُونَ، [وَاجْعَلْنِي خَيْرًا مِمَّا يَظُنُّونَ]».

"اے اللہ! میری اس کی وجہ سے گرفت نہ فرمانا جو یہ لوگ کہہ رہے ہیں اور میرے لئے ان (گناہوں) کی مغفرت فرما دے جو یہ نہیں جانتے [اور مجھے اس سے زیادہ بہتر بنادے جو یہ (میرے بارے میں) گمان رکھتے ہیں]۔"(۱)

۱۱۵ حج یا عمرے کا احرام باندھنے والا لبیک کیسے کہے؟

۲۳۳- «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ».

"اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بلاشبہ ہر تعریف اور نعمت تیرے

(۱) البخاری: الأدب المفرد، حدیث: ۷۶۱، امام البانی نے صحیح الأدب المفرد میں اس کی اسناد کو صحیح کہا ہے، حدیث: ۵۸۵، اور قوسین والے الفاظ بیہقی نے شعب الإیمان ۴/۲۲۸ میں ایک اور سند سے زیادہ روایت کیے ہیں۔

ہی لیے ہے اور تیری ہی بادشاہت ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔“(۱)

۱۱۶ حجرِ اسود کے قریب جاکر اللہ اکبر کہنا

۲۳۴- «طَافَ النَّبِيُّ ﷺ بِالبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ؛ كُلَّمَا أَتَى الرُّكْنَ، أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ عِنْدَهُ، وَكَبَّرَ».

نبیٔ کریم ﷺ نے اونٹ پر سوار ہوکر بیت اللہ کا طواف کیا، جب آپ حجرِ اسود کے پاس آتے تو اس کی طرف، اپنے پاس موجود کسی چیز (خم دار چھڑی) کے ذریعے سے اشارہ کرتے اور ”اللہ اکبر“ کہتے۔(۲)

۱۱۷ رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان کی دعا

۲۳۵- «﴿رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِي ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي ٱلْأَخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ﴾».

”اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔“(۳)

(۱) صحیح بخاری مع فتح الباری: ۳/ ۴۰۸، حدیث: ۱۵۴۹، صحیح مسلم: ۲/ ۸۴۱، حدیث: ۱۱۸۴۔

(۲) صحیح بخاری مع الفتح: ۳/ ۴۷۶، حدیث: ۱۶۱۳، حدیث میں وارد لفظ «بالشيء» سے مراد خم دار چھڑی ہے۔ دیکھیے: صحیح بخاری مع الفتح: ۳/۴۷۲۔

(۳) سنن ابو داود: ۲/ ۱۷۹، حدیث: ۱۸۹۴، احمد: ۳/ ۴۱۱، حدیث: ۱۵۳۹۸، شرح السنۃ بغوی:

۱۱۸ صفا اور مروہ پر ٹھہرنے کے وقت کی دعا

۲۳۶- لَمَّا دَنَا النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الصَّفَا، قَرَأَ: «﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ﴾، أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ»، فَبَدَأَ بِالصَّفَا، فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى البَيْتَ، فَاسْتَقْبَلَ القِبْلَةَ، فَوَحَّدَ اللهَ وَكَبَّرَهُ، وَقَالَ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ، وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ»، ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ؛ قَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ... الحَدِيثَ. وَفِيهِ: فَفَعَلَ عَلَى المَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا.

رسول اللہ ﷺ جب صفا کے قریب ہوئے تو تلاوت کیا: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ﴾ (بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہیں)، میں وہیں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ تعالی نے شروع کیا۔“پھر نبی ﷺ نے ”صفا“ سے آغاز فرمایا۔ اس کے اوپر چڑھتے گئے یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھا، پھر قبلے کی طرف منہ کیا اور اللہ تعالی کی توحید اور کبریائی بیان کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے: ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ

۱۲۸/۷، امام البانی نے صحیح ابی داود میں اسے حسن کہا ہے: ۱/۳۵۴، سورۃ البقرۃ آیت: ۲۰۱۔

ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے ہی نے (مخالف) گروہوں کو شکست دی۔" پھر اس کے درمیان دعا فرمائی، اس طرح تین دفعہ کہا۔ حدیث لمبی ہے اور اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ (نبی ﷺ نے مروہ پر بھی ویسے ہی کیا جیسے صفا پر کیا)۔"(۱)

۱۱۹ یوم عرفہ (۹ ذو الحجہ) کی دعا

۲۳۷- قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ».

نبی ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر دعا یومِ عرفہ کی دعا ہے۔ اور (اس دن) جو کچھ میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کیا ہے اس میں سب سے افضل یہ ہے: "اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔"(۲)

(۱) مسلم: ۲/ ۸۸۸، حدیث: ۱۲۱۸، سورۃ البقرۃ آیت: ۱۵۸۔

(۲) جامع الترمذی، حدیث: ۳۵۸۵، اور امام البانی نے صحیح الترمذی ۳/۱۸۴ اور سلسلۃ

١٢٠ مشعرِ حرام کے پاس ذکر

٢٣٨- «رَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ القَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى المَشْعَرَ الحَرَامَ، فَاسْتَقْبَلَ القِبْلَةَ (فَدَعَاهُ، وَكَبَّرَهُ، وَهَلَّلَهُ، وَوَحَّدَهُ)، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا، فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ».

نبی ﷺ قصواء (اونٹنی) پر سوار ہوگئے۔ جب مشعرِ حرام پہنچے تو قبلہ رخ ہوکر اللہ تعالی سے دعا کی، اللہ کی تکبیر وتہلیل میں لگے رہے اور کلماتِ توحید کہتے رہے۔ پھر خوب روشنی ہونے تک یہیں ٹھہرے رہے، اس کے بعد سورج نکلنے سے پہلے یہاں سے روانہ ہوگئے۔[1]

١٢١ رمیٔ جمرات کے وقت ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہنا

٢٣٩- «يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ عِنْدَ الجِمَارِ الثَّلَاثِ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ، وَيَقِفُ يَدْعُو مُسْتَقْبِلَ القِبْلَةِ، رَافِعًا يَدَيْهِ بَعْدَ الجَمْرَةِ الأُولَى وَالثَّانِيَةِ. أَمَّا جَمْرَةُ العَقَبَةِ، فَيَرْمِيهَا، وَيُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ، وَيَنْصَرِفُ، وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا».

الاَحادیث الصحیحۃ: ٤/٦ میں اسے حسن کہا ہے۔

(١) صحیح مسلم، ٢/٨٩١، حدیث نمبر: ١٢١٨

رسول اللہ ﷺ تینوں جمرات کے پاس جب بھی کنکری پھینکتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر آگے بڑھتے اور پہلے اور دوسرے جمرے کے بعد دعا بھی فرماتے، تاہم آخری جمرے کو رمی کرتے ہوئے ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے اور اس کے پاس ٹھہرے بغیر واپس ہو جاتے۔[1]

۱۲۲ خوشی محسوس کرنے اور خوش کن کام پر دعائیں

۲۴۰-(۱) «سُبْحَانَ اللّٰهِ!».

”اللہ پاک ہے۔“[2]

۲۴۱- (۲) «اَللّٰهُ أَكْبَرُ!».

”اللہ سب سے بڑا ہے۔“[3]

(۱) صحیح بخاری مع الفتح: ۳/ ۵۸۳، حدیث: ۱۷۵۱، اور اس کے الفاظ یہاں دیکھیے: صحیح بخاری مع الفتح: ۳/ ۵۸۳، و۳/ ۵۸۴، و۳/ ۵۸۱، حدیث: ۱۷۵۳، مسلم نے بھی اسے روایت کیا ہے، حدیث: ۱۲۱۸۔

(۲) صحیح بخاری مع الفتح: ۱/ ۲۱۰، و۳۹۰، و۴۱۴، حدیث: ۱۱۵، اور حدیث: ۳۵۹۹، اور حدیث: ۶۲۱۸، مسلم: ۴/ ۱۸۵۷، حدیث: ۱۶۷۴۔

(۳) صحیح بخاری مع الفتح: ۸/ ۴۴۱، حدیث: ۴۷۴۱، اور حدیث: ۳۰۶۲، جامع الترمذی، حدیث:

۱۲۳ خوشخبری ملنے پر کیا کرے

۲۴۲- «كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ أَمْرٌ يَسُرُّهُ أَوْ يُسَرُّ بِهِ، خَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ».

نبی اکرم ﷺ کو کسی خوش کن چیز کی اطلاع ملتی تو آپ اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ ریز ہو جاتے۔[۱]

۱۲۴ جسم میں تکلیف محسوس ہو تو کیا کرے اور کیا کہے؟

۲۴۳- «ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَأَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ، وَقُلْ: بِاسْمِ اللّٰهِ، ثَلَاثًا، وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ».

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”جسم کے جس حصے میں تکلیف ہو اس پر اپنا ہاتھ رکھو اور تین دفعہ کہو: ”بسم اللہ: اللہ کے نام سے“۔ اور

۲۱۸۰، نسائی فی الکبری، حدیث: ۱۱۱۸۵، اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ۲/۱۰۳، و ۲/۲۳۵، اور مسند احمد: ۵/ ۲۱۸، حدیث: ۲۱۹۰۰۔

(۱) اسے نسائی کے علاوہ تمام اصحابِ سنن نے روایت کیا ہے: سنن ابی داود، حدیث: ۲۷۷۴، جامع الترمذی، حدیث: ۱۵۷۸، وابن ماجہ، حدیث: ۱۳۹۴، اور دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۱/۲۳۳، اور اِرواء الغلیل: ۲/۲۲۶۔

سات دفعہ کہو: ”میں اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں محسوس کرتا ہوں اور جس کا مجھے اندیشہ ہے۔“(۱)

۱۲۵ خود اپنی نظر لگ جانے کا اندیشہ ہو تو کیا کہے؟

۲۴۴- «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ أَخِيهِ، أَوْ مِنْ نَفْسِهِ، أَوْ مِنْ مَالِهِ مَا يُعْجِبُهُ: [فَلْيَدْعُ لَهُ بِالبَرَكَةِ]؛ فَإِنَّ العَيْنَ حَقٌّ».

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی یا اپنے نفس میں یا اپنے مال میں خوش کن چیز دیکھے تو اسے برکت کی دعا کرنی چاہیے کیوں کہ نظر (لگ جانا) حق ہے۔“(۲)

۱۲۶ گھبراہٹ کے وقت کیا کہا جائے؟

۲۴۵- «لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ!».

(۱) صحیح مسلم، ۴/۱۷۲۸، حدیث نمبر: ۲۲۰۲

(۲) مسند احمد: ۴/۴۴۷، حدیث: ۱۵۷۰۰، ابن ماجہ، حدیث: ۳۵۰۸، مؤطا مالک: ۳/ ۱۱۸-۱۱۹، امام البانی نے صحیح الجامع میں اسے صحیح کہا ہے: ۱/۲۱۲، اور دیکھیے: تحقیق زاد المعاد للأرناؤوط: ۴/ ۱۷۰۔

”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔“(۱)

۱۲۷ عام جانور یا اونٹ ذبح کرتے وقت کیا کہے؟

۲۴۶- «بِاسْمِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، [اللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ]، اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي».

”(میں) اللہ تعالی کے نام سے (ذبح کرتا ہوں) اور اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ! یہ تیری ہی طرف سے اور تیرے ہی لیے ہے، اے اللہ! تو (اسے) میری طرف سے قبول فرما۔“(۲)

۱۲۸ سرکش شیطانوں کے مکر وفریب سے بچنے کی دعا

۲۴۷- «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ: مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَأَ وَذَرَأَ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا

(۱) صحیح بخاری مع فتح الباری: ۶/ ۳۸۱، حدیث: ۳۳۴۶، صحیح مسلم: ۴/ ۲۲۰۸، حدیث: ۲۸۸۰۔
(۲) مسلم: ۳/ ۱۵۵۷، حدیث: ۱۹۶۷، بیهقي: ۹/۲۸۷ قوسین والے الفاظ بیہقی: ۹/ ۲۸۷ وغیرہ میں ہیں، آخری جملہ مسلم سے روایت بالمعنی ہے۔

يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ، إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ!».

”میں اللہ تعالیٰ کے ان مکمل کلمات کے ساتھ (اللہ کی) پناہ میں آتا ہوں جن سے کوئی نیک اور کوئی برا آگے نہیں گزر سکتا، اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا فرمایا اور پھیلایا اور وجود عطا کیا اور اس چیز کے شر سے جو آسمانوں سے اتری ہے اور اس چیز کے شر سے جو اس میں چڑھتی ہے اور اس چیز کے شر سے جسے اس نے زمین میں پھیلایا اور اس چیز کے شر سے جو اس سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنوں کے شر سے اور رات کے وقت ہر آنے والے کے شر سے، سوائے ایسے رات کو آنے والے کے جو خیر کے ساتھ آئے، اے نہایت رحم کرنے والے!“(۱)

۱۲۹ توبہ واستغفار

۲۲۸-(۱) قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَاللّٰهِ، إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً».

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”اللہ کی قسم! میں دن میں ستر مرتبہ

(۱) احمد: ۳/ ۴۱۹، حدیث: ۱۵۴۶۱، بسندِ صحیح، ابن السنی، حدیث: ۶۳۷، أرناؤوط نے طحاویۃ کی تخریج ص۱۳۳، میں اس کی سند کو صحیح کہا ہے،اور دیکھیے: مجمع الزوائد: ۱۰/ ۱۲۷۔

سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتاہوں اور اس کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔"[1]

۲۴۹-(۲) وَقَالَ ﷺ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ؛ فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ إِلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ».

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرو، میں دن میں سو دفعہ اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔"[2]

۲۵۰-(۳) وَقَالَ ﷺ: «مَنْ قَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَإِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ».

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص یہ کلمات: "میں اللہ سے مغفرت کا خواست گار ہوں، وہ (اللہ) جس کے سوا کوئی معبودبرحق نہیں، زندہ ہے، کائنات کا نگران ہے اور میں اسی کے حضور توبہ کرتا ہوں۔" کہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے، خواہ لڑائی سے بھاگا ہو۔"[3]

(۱) صحیح بخاری مع الفتح: ۲/ ۲۸۲، حدیث: ۷۹۶۔
(۲) صحیح مسلم، ۴/۲۰۷۶، حدیث نمبر: ۲۷۰۲
(۳) سنن ابو داود: ۲/ ۸۵، حدیث: ۱۵۱۷، جامع الترمذی: ۵/ ۵۶۹، حدیث: ۳۵۷۷، اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور امام ذھبي نے اس کی موافقت کی ہے: ۱/۵۱۱، امام البانی نے

۲۵۱-(۴) وَقَالَ ﷺ: «أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ العَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الآخِرِ؛ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ، فَكُنْ».

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رب تعالیٰ بندے کے سب سے نزدیک رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے، اگر تم ان لوگوں میں شامل ہو سکتے ہو جو اس وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں تو ہو جاؤ۔“[1]

۲۵۲-(۵) وَقَالَ ﷺ: «أَقْرَبُ مَا يَكُونُ العَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ؛ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ».

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ نزدیک سجدہ کرتے ہوئے ہوتا ہے، لہٰذا (سجدے میں) زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرو۔“[2]

۲۵۳-(۶) وَقَالَ ﷺ: «إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي، وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ فِي اليَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ».

اسے صحیح کہا ہے، دیکھیے: صحیح الترمذی: ۳/۱۸۲، وجامع الأصول لأحادیث الرسول -صلی اللہ علیہ وسلم-: ۴/۳۸۹-۳۹۰ بتحقیق أرناؤوط۔

(۱) جامع الترمذی، حدیث: ۳۵۷۹، نسائی: ۱/ ۲۷۹، حدیث: ۵۷۲، حاکم: ۱/ ۳۰۹، اور دیکھیے: صحیح الترمذی: ۳/۱۸۳، وجامع الأصول بتحقیق أرناؤوط: ۴/۱۴۴۔

(۲) صحیح مسلم، ۱/۳۵۰، حدیث نمبر: ۴۸۲

نیز رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ”میرے دل پر پردہ سا آجاتا ہے اور میں دن میں سو دفعہ اللہ تعالی سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔“(۱)

۱۳۰ تسبیح، حمد وثنا، لا الہ الا اللہ اور تکبیر کی فضیلت

۲۵۴-(۱) قَالَ ﷺ: «مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ».

رسول اللہ نے فرمایا: ”جو شخص ایک دن میں [سبحان اللہ وبحمدہ] ”پاک ہے اللہ اپنی خوبیوں سمیت۔“ سو مرتبہ کہے اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو معاف ہوجاتے ہیں۔“(۲)

۲۵۵-(۲) وَقَالَ ﷺ: «مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرَ مِرَارٍ: كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ».

(۱) مسلم: ۴/ ۲۰۷۵، حدیث: ۲۷۰۲، ابن الأثیر نے فرمایا: ”پردہ سا آنے“ سے مراد سہو (بھول) ہے کیوں کہ آپ ہمیشہ سے زیادہ سے زیادہ ذکر، قربت اور مراقبے میں رہتے، جب بعض اوقات ان میں کسی چیز سے کچھ غفلت ہوجاتی یا آپ بھول جاتے تو اسے اپنا گناہ شمار کرتے اور فورًا استغفار شروع کردیتے، دیکھیے: جامع الأصول: ۴/ ۳۸۶۔

(۲) صحیح بخاری: ۷/ ۱۶۸، حدیث: ۶۴۰۵، مسلم: ۴/ ۲۰۷۱، حدیث: ۲۶۹۱، اور دیکھیے: اس کتاب میں ص ۶۵، اس دعا کی فضیلت کے متعلق جو اسے سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو پڑھے۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دس دفعہ یہ دعا پڑھے: ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ تو وہ اس شخص کی طرح ہو گا جس نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کیے۔“(۱)

۲۵۶-(۳) وَقَالَ ﷺ: «كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي المِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ العَظِيمِ».

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو کلمے زبان پر ہلکے پھلکے ہیں (لیکن) میزان میں انتہائی وزنی اور اللہ تعالیٰ کو از حد محبوب ہیں (اور وہ یہ ہیں): ”پاک ہے اللہ اپنی خوبیوں سمیت، پاک ہے اللہ بہت عظمت والا۔“(۲)

۲۵۷-(۴) وَقَالَ ﷺ: «لَأَنْ أَقُولَ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالحَمْدُ لِلهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ: أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ».

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں یہ (کلمات) کہوں: اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی

(۱) صحیح بخاری: ۷/ ۶۷، حدیث: ۶۴۰۴، الفاظ مسلم کے ہیں: ۴/ ۲۰۷۱، حدیث: ۲۶۹۳، اور دیکھیے: اس کتاب میں دعا نمبر ۹۳، ص ۶۶ اس دعا کو سو دفعہ پڑھنے کی فضیلت۔
(۲) صحیح بخاری ۷/ ۱۶۸، حدیث: ۶۴۰۴، مسلم: ۴/ ۲۰۷۲، حدیث: ۲۶۹۴۔

معبود برحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ مجھے یہ عمل ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔“[1] (یعنی یہ کلمات کہنا ساری دنیا کی نعمتوں سے زیادہ محبوب ہے۔)

۲۵۸-(۵) وَقَالَ ﷺ: «أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ»، فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: «يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ، فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ، أَوْ يُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ».

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی شخص روزانہ ایک ہزار نیکی کرنے سے عاجز ہے؟“ ہم نشینوں میں سے کسی نے دریافت کیا کہ ہم میں سے کوئی شخص ایک ہزار نیکی کیسے کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ سو مرتبہ [سبحان اللہ] کہے تو اس کے لیے ایک ہزار نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اس کے ایک ہزار گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔“[2]

۲۵۹-(۶) «مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ العَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ، غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الجَنَّةِ».

(۱) صحیح مسلم، ۴/۲۰۷۲، حدیث نمبر: ۲۶۹۵
(۲) صحیح مسلم، ۴/۲۰۷۳، حدیث نمبر: ۲۶۹۸

نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص [سبحان اللہ العظیم وبحمدہ] ”پاک ہے اللہ عظمتوں والا اپنی تعریفوں کے ساتھ۔“ کہے اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔“(۱)

۲۶۰-(۷) وَقَالَ ﷺ: «یَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَیْسٍ، أَلَا أَدُلُّكَ عَلَی كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الجَنَّةِ؟!»، فَقُلْتُ: بَلَی یَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: «قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ».

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عبد اللہ بن قیس! کیا میں تمہیں جنت کے ایک خزانہ کے بارے میں نہ بتادوں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول' آپ نے فرمایا: تم یہ کہو: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ» گناہوں سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی قوت صرف اور صرف اللہ سے ہی ملتی ہے“(۲).

۲۶۱-(۸) وَقَالَ ﷺ: «أَحَبُّ الكَلَامِ إِلَی اللّٰهِ: أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ؛ لَا یَضُرُّكَ بِأَیِّهِنَّ بَدَأْتَ».

(۱) جامع الترمذی: ۵/ ۵۱۱، حدیث: ۳۴۶۴، حاکم: ۱/۵۰۱ نے اسے صحیح کہا اور امام ذھبی نے اس کی موافقت کی ہے، اور دیکھیے: صحیح الجامع: ۵/۵۳۱، اور صحیح الترمذی: ۳/۱۶۰۔

(۲) صحیح بخاری مع فتح الباری: ۱۱/ ۲۱۳، حدیث: ۴۲۰۶، صحیح مسلم: ۴/ ۲۰۷۶، حدیث: ۲۷۰۴۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چار کلمات اللہ تعالی کے ہاں سب سے زیادہ محبوب ہیں: (اللہ پاک ہے۔ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبودبرحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔) ان میں سے جو بھی پہلے کہہ لیا جائے کوئی حرج نہیں۔“[1]

٢٦٢-(٩) جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: عَلِّمْنِي كَلَامًا أَقُولُهُ، قَالَ: «قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالحَمْدُ لِلهِ كَثِيرًا، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ العَالَمِينَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ العَزِيزِ الحَكِيمِ»، قَالَ: فَهَؤُلَاءِ لِرَبِّي، فَمَا لِي؟ قَالَ: «قُلِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي».

ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے کچھ کلمات سکھائیے جنہیں میں (بطور ذکر) کہا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کہا کرو: (لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالحَمْدُ لِلهِ كَثِيرًا، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ العَالَمِينَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ العَزِيزِ الحَكِيمِ)“اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ بڑائی میں سب سے بڑا ہے اور بے حد و حساب تعریف اللہ کی ہے، اللہ ہر

(١) صحیح مسلم، ٣/١٦٨٥، حدیث نمبر: ٢١٣٧

اس چیز سے پاک ہے جو اس کے شایان شان نہیں، وہ سارے جہانوں کا پالنے والا ہے، کسی میں برائی سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر صرف اور صرف اللہ کی دی ہوئی جو سب پر غالب ہے، بڑی حکمت والا ہے۔'' اس شخص نے کہا: یہ کلمات تو میرے رب کے لیے ہیں، میرے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہو: (اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي) ''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔''(۱).

۲۶۳-(۱۰) كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ، عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ، ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الكَلِمَاتِ: «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي».

۲۶۳-(۱۰) جب کوئی مسلمان ہوتا تو نبیِ اکرم ﷺ اسے نماز سکھاتے، پھر اسے حکم فرماتے کہ ان کلمات کے ساتھ دعا کرے: ''اے اللہ! میری مغفرت فرمادے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت

(۱) مسلم: ۴/ ۲۰۷۲، حدیث: ۲۶۹۶، ابو داود: ۱/ ۲۲۰، حدیث: ۸۳۲ نے یہ الفاظ زائد بیان کیے ہیں کہ جب اعرابی واپس مڑا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اس آدمی نے اپنا ہاتھ خیر سے بھر لیا۔''

دے، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق دے۔"(۱)

۲۶۴-(۱۱) «إِنَّ أَفْضَلَ الدُّعَاءِ: الحَمْدُ لِلّٰهِ، وَأَفْضَلَ الذِّكْرِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ».

نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ: "سب سے افضل دعا: [الحَمْدُ لِلّٰهِ] "سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔" اور سب سے افضل ذکر ہے: [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ] "اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔"(۲)

۲۶۵-(۱۲) «البَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ».

باقیات الصالحات (باقی رہنے والے عمل) یہ ہیں: "اللہ پاک ہے، سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اور برائی سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق سے۔"(۳)

---

(۱) مسلم: ۴/ ۲۰۷۳، حدیث: ۲۶۹۷، مسلم کی روایت میں ہے کہ یہ کلمات تیرے لیے تیری دنیا اور آخرت جمع کر دیں گے۔

(۲) جامع الترمذی: ۵/ ۴۶۲، حدیث: ۳۳۸۳، ابن ماجہ: ۲/ ۱۲۴۹، حدیث: ۳۸۰۰، حاکم: ۱/۵۰۳، امام حاکم نے صحیح کہا اور امام ذھبی نے اس کی موافقت کی ہے، اور دیکھیے: صحیح الجامع: ۱/۳۶۲۔

(۳) احمد، حدیث: ۵۱۳، بترتیب احمد شاکر، اور دیکھیے: مجمع الزوائد: ۱/۲۹۷، حافظ ابن حجر نے بلوغ المرام میں اسے ابو سعید کی روایت سے بحوالہ نسائی [الکبری میں] حدیث: ۱۰۶۱۷

۱۳۱ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تسبیح کیسے پڑھتے تھے؟

۲۶۶- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما، قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ»، وفي زيادةٍ: «بِيَمِينِهِ».

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ”میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں ہاتھ کے ساتھ تسبیح شمار کرتے ہوئے دیکھا۔“(۱)

۱۳۲ نوع بہ نوع خیر اور جامع آداب

۲۶۷- قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ -أَوْ أَمْسَيْتُمْ- فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ؛ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا، وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ؛ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا، وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ».

نقل کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اسے ابن حبان، [حدیث: ۸۴۰]، اور حاکم [حدیث: ۱/ ۵۴۱] نے صحیح کہا ہے۔

(۱) ان الفاظ کے ساتھ ابو داود نے روایت کیا ہے ۲/ ۸۱، حدیث: ۱۵۰۲، جامع الترمذی: ۵/ ۵۲۱، حدیث: ۳۴۸۶، اور دیکھیے: صحیح الجامع: ۴/ ۲۷۱، حدیث: ۴۸۶۵، امام البانی نے صحیح سنن ابی داود میں اسے صحیح کہا ہے: ۱/ ۴۱۱۔

نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب رات کا اندھیرا چھا جائے یا فرمایا: جب شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو روک لیا کرو کیوں کہ اس وقت شیطان پھیلتے ہیں اور جب رات کا کچھ وقت گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو، اور بسم اللہ پڑھ کر دروازے بند کر دیا کرو، کیوں کہ شیطان بند دروازے نہیں کھولتا، اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزے کے تسمے بند کر دیا کرو، اور اللہ تعالی کا نام لے کر برتن ڈھانپ دیا کرو خواہ ان پر کوئی چیز ہی رکھ دیا کرو اور اپنے چراغ بجھا دیا کرو۔“(۱)

درود وسلام اور برکت نازل ہو ہمارے نبی محمد ﷺ، آپ کے آل بیت اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پر۔

(۱) صحیح بخاری مع فتح الباری: ۱۰/ ۸۸، حدیث: ۵۶۲۳، صحیح مسلم: ۳/ ۱۵۹۵، حدیث: ۲۰۱۲۔

فہرست

تقدیم ۳
ذکر کی فضیلت ۷
۱- نیند سے بیدار ہونے کے اذکار ۱۲
۲- لباس پہننے کی دعا ۱۶
۳- نیا لباس پہننے کی دعا ۱۷
۴- نیا لباس پہننے والے کے لیے دعا ۱۷
۵- لباس اتارتے وقت کیا پڑھے ؟ ۱۸
۶- بیت الخلا میں داخل ہونے کی دعا ۱۸
۷- بیت الخلا سے نکلنے کی دعا ۱۹
۸- وضو سے پہلے کا ذکر ۱۹
۹- وضو کے بعد کا ذکر ۱۹
۱۰- گھر سے نکلتے وقت کا ذکر ۲۰
۱۱- گھر میں داخل ہوتے وقت کا ذکر ۲۱
۱۲- مسجد کی طرف جانے کی دعا ۲۲
۱۳- مسجد میں داخل ہونے کی دعا ۲۴
۱۴- مسجد سے نکلنے کی دعا ۲۵
۱۵- اذان کے اذکار ۲۶
۱۶- استفتاح (نماز شروع کرنے) کی دعا ۲۸
۱۷- رکوع کی دعائیں ۳۴

۱۸- رکوع سے اٹھنے کی دعائیں ۳۵
۱۹- سجدے کی دعائیں ۳۷
۲۰- دو سجدوں کے درمیان کی دعائیں ۳۹
۲۱- سجدۂ تلاوت کی دعائیں ۴۰
۲۲- تشہد ۴۱
۲۳- تشہد کے بعد نبی ﷺ پر درود وسلام ۴۲
۲۴- آخری تشہد کے بعد سلام پھیر نے سے پہلے کی دعائیں ۴۳
۲۵- سلام پھیرنے کے بعد کے اذکار ۴۹
۲۶- نماز استخارہ کی دعا ۵۵
۲۷- صبح و شام کے اذکار ۵۷
۲۸- سونے کے وقت کے اذکار ۷۲
۲۹- رات کو کروٹ بدلتے وقت کی دعا ۸۱
۳۰- وحشت اور نیند میں گھبراہٹ کے وقت کی دعا ۸۱
۳۱- برا خواب آئے تو کیا کرے ۸۲
۳۲- قنوتِ وتر کی دعائیں ۸۳
۳۳- نمازِ وتر سے سلام کے بعد کی دعا ۸۵
۳۴- فکر مندی اور حزن وملال کے وقت کی دعائیں ۸۶
۳۵- بے قراری اور اضطراب کے وقت کی دعائیں ۸۷
۳۶- دشمن اور صاحبِ سلطنت سے ملتے وقت کی دعائیں ۸۹
۳۷- بادشاہ کے ظلم سے ڈرنے والے کی دعائیں ۹۰

۳۸- دشمن کے لیے بد دعا ۹۲
۳۹- لوگوں سے ڈرے تو یہ دعا مانگے ۹۲
۴۰- جسے ایمان میں وسوسہ لاحق ہوجائے اس کے لیے دعائیں........ ۹۲
۴۱- ادائیگی قرض کے لیے دعا ۹۳
۴۲- قرآن اور نماز میں وسوسے سے بچاؤ کی دعا........................ ۹۴
۴۳- مشکل کام کی آسانی کے لیے دعا............................... ۹۵
۴۴- گناہ کر بیٹھے تو کیا کہے اور کیا کرے؟ ۹۵
۴۵- شیطان اور اس کے وسوسوں کو دور کرنے کی دعا................. ۹۶
۴۶-ناپسندیدہ واقعہ کے رونما ہونے اور بے بسی کے وقت کی دعا........ ۹۶
۴۷- جس کے یہاں نو مولود کی ولادت ہوئی ہو اس کو مبارکباد دینے
اور اس کا جواب ۹۷
۴۸- بچوں کو کن الفاظ کے ساتھ اللہ کی پناہ میں دیا جائے ۹۸
۴۹- بیمار پرسی کے وقت مریض کے لیے دعائیں ۹۸
۵۰- بیمار پرسی کی فضیلت ۹۹
۵۱- زندگی سے ناامید مریض کی دعائیں ۱۰۰
۵۲- قریب الموت کو تلقین ۱۰۱
۵۳- مبتلائے مصیبت کی دعا ۱۰۱
۵۴- میت کی آنکھیں بند کرتے وقت کی دعا ۱۰۲
۵۵- میت کے لیے نمازِ جنازہ کے دوران کی دعائیں................... ۱۰۳
۵۶- بچے کی نمازِ جنازہ کے دوران کی دعائیں......................... ۱۰۵

۵۷- تعزیت کی دعائیں ۱۰۷
۵۸- میت کو قبر میں اتارتے وقت کی دعا ۱۰۸
۵۹- میت کو دفن کرنے کے بعد کی دعا ۱۰۸
۶۰- زیارتِ قبور کی دعا ۱۰۹
۶۱- آندھی کی دعائیں ۱۱۰
۶۲- بادل گرجنے کے وقت کی دعا ۱۱۱
۶۳- بارش طلب کرنے کی چند دعائیں ۱۱۱
۶۴- بارش نازل ہوتے ہوئے دیکھ کر پڑھنے کی دعا ۱۱۲
۶۵- بارش نازل ہونے کے بعد کی دعا ۱۱۳
۶۶- مطلع صاف ہونے کے لیے دعا ۱۱۳
۶۷- چاند دیکھنے کی دعا ۱۱۳
۶۸- روزہ افطار کرنے کے وقت کی دعائیں ۱۱۴
۶۹- کھانا کھانے سے پہلے کی دعا ۱۱۵
۷۰- کھانے سے فراغت کے بعد کی دعائیں ۱۱۶
۷۱- مہمان کی میزبان کے لیے دعا ۱۱۷
۷۲- کھانا یا پانی طلب کرنے کے لئے بطور تعریض دعا دینا ۱۱۷
۷۳- کسی کے ہاں افطاری کرنے کے وقت کی دعا ۱۱۷
۷۴- روزہ دار کی دعا کہ جب کھانا حاضر ہو اور روزہ دار کھانا تناول
نہ کرے ۱۱۸
۷۵- روزے دار کو کوئی گالی دے تو کیا کہے؟ ۱۱۹

۷۶- پہلا پھل دیکھنے کے وقت کی دعا ۱۱۹
۷۷- چھینک کی دعا ۱۱۹
۷۸- اگر کافر چھینک آنے پر الحمد للہ کہے تو کہا جائے ۱۲۰
۷۹- شادی کرنے والے کے لیے دعا ۱۲۰
۸۰- شادی کرنے اور سواری خرید نے والے کی دعا ۱۲۱
۸۱- بیوی کے پاس آنے سے پہلے کی دعا ۱۲۲
۸۲- غصہ آجانے کے وقت کی دعا ۱۲۲
۸۳- مصیبت زدہ کو دیکھنے کے وقت کی دعا ۱۲۲
۸۴- دورانِ مجلس کی دعا ۱۲۳
۸۵- کفارۂ مجلس ۱۲۳
۸۶- اس شخص کے لئے دعا جو یہ کہے اللہ آپ کی مغفرت فرمائے ۱۲۴
۸۷- حسن سلوک کرنے والے کے لیے دعا ۱۲۴
۸۸- وہ اذکار جن کے اختیار کرنے کی وجہ سے اللہ تعالے دجال
سے محفوظ رکھے گا ۱۲۵
۸۹- مجھے تم سے اللہ کے لیے محبت ہے، کہنے والے کو دعا۔ ۱۲۵
۹۰- مال و دولت خرچ کرنے والے کے لیے دعا ۱۲۶
۹۱- ادائیگی قرض کے وقت قرض دینے والے کے لیے دعا ۱۲۶
۹۲- شرک سے خوف کی دعا ۱۲۷
۹۳- برکت کی دعا دینے والے کے لیے دعا ۱۲۷
۹۴- بد شگونی سے ناپسند یدگی کی دعا ۱۲۸

۹۵- سواری پر بیٹھنے کی دعا ۱۲۸
۹۶- سفر کی دعا ۱۲۹
۹۷- کسی شہر یا بستی میں داخل ہونے کی دعا ۱۳۱
۹۸- بازار میں داخل ہونے کی دعا ۱۳۲
۹۹- سواری کے پھسلنے کے وقت کی دعا ۱۳۲
۱۰۰- مسافر کی مقیم کے لیے دعا ۱۳۳
۱۰۱- مقیم کی مسافر کے لیے دعائیں ۱۳۳
۱۰۲- دورانِ سفر تسبیح وتکبیر ۱۳۴
۱۰۳- دورانِ سفر صبح کے وقت کی دعا ۱۳۴
۱۰۴- دورانِ سفر یا سفر کے بغیر کسی جگہ ٹھہر نے کی دعا ۱۳۵
۱۰۵- سفر سے واپسی کی دعا ۱۳۵
۱۰۶- خوشخبری یا نا پسندیدہ بات سننے والا کیا کہے؟ ۱۳۶
۱۰۷- رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت ۱۳۷
۱۰۸- کثرت سے سلام کہنے کی تلقین ۱۳۸
۱۰۹- کافر کے سلام کا جواب ۱۴۰
۱۱۰- مرغ بولنے اور گدھا رینکنے کے وقت کی دعا ۱۴۰
۱۱۱- رات کو کتوں کے بھونکنے کے وقت کی دعا ۱۴۱
۱۱۲- ایسے شخص کے لیے دعا جسے تم نے گالی دی ہو ۱۴۱
۱۱۳- مسلمان دوسرے مسلمان کی تعریف میں کیا کہے؟ ۱۴۲
۱۱۴- جب مسلمان اپنی تعریف سنے تو کیا کہے؟ ۱۴۳

۱۱۵- حج یا عمرے کا احرام باندھنے والا لبیک کیسے کہے؟ ۱۴۳
۱۱۶- حجرِ اسود کے قریب جاکر اللہ اکبر کہنا ۱۴۴
۱۱۷- رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان کی دعا ۱۴۴
۱۱۸- صفا اور مروہ پر ٹھہرنے کے وقت کی دعا ۱۴۵
۱۱۹- یوم عرفہ (۹ ذو الحجہ) کی دعا ۱۴۶
۱۲۰- مشعرِ حرام کے پاس ذکر ۱۴۷
۱۲۱- رمیٔ جمرات کے وقت ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہنا ۱۴۷
۱۲۲- خوشی محسوس کرنے اور خوش کن کام پر دعائیں ۱۴۸
۱۲۳- خوشخبری ملنے پر کیا کرے ۱۴۹
۱۲۴- جسم میں تکلیف محسوس ہو تو کیا کرے اور کیا کہے؟ ۱۴۹
۱۲۵- خود اپنی نظر لگ جانے کا اندیشہ ہو تو کیا کہے؟ ۱۵۰
۱۲۶- گھبراہٹ کے وقت کیا کہا جائے ؟ ۱۵۰
۱۲۷- عام جانور یا اونٹ ذبح کرتے وقت کیا کہے؟ ۱۵۱
۱۲۸- سرکش شیطانوں کے مکر وفریب سے بچنے کی دعا ۱۵۱
۱۲۹- توبہ واستغفار ۱۵۲
۱۳۰- تسبیح، حمد وثنا، لا الہ الا اللہ اور تکبیر کی فضیلت ۱۵۵
۱۳۱- نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم تسبیح کیسے پڑھتے تھے؟ ۱۶۱
۱۳۲- نوع بہ نوع خیر اور جامع آداب ۱۶۲
فہرست ۱۶۴

أردو

حصن المسلم

من أذكار الكتاب والسنة

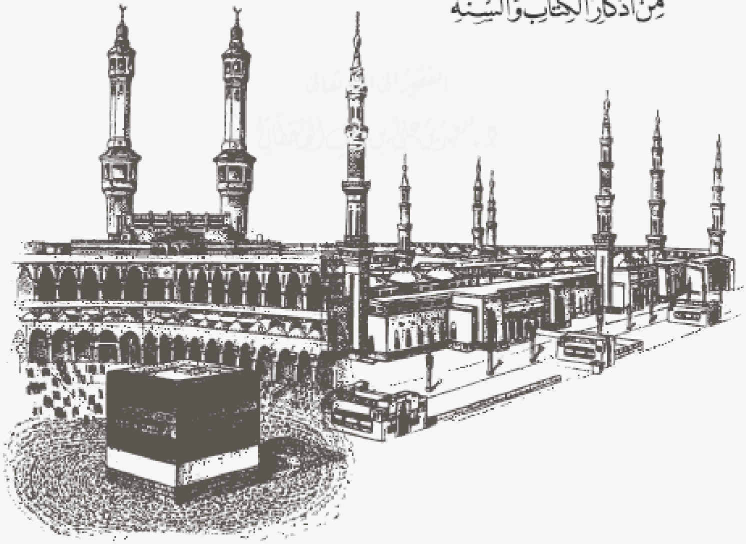

جمعية أصول

Osoul Foundation for Dawa

حرمين

رئاسة الشؤون الدينية بالمسجد الحرام والمسجد النبوي

OSOUL STORE